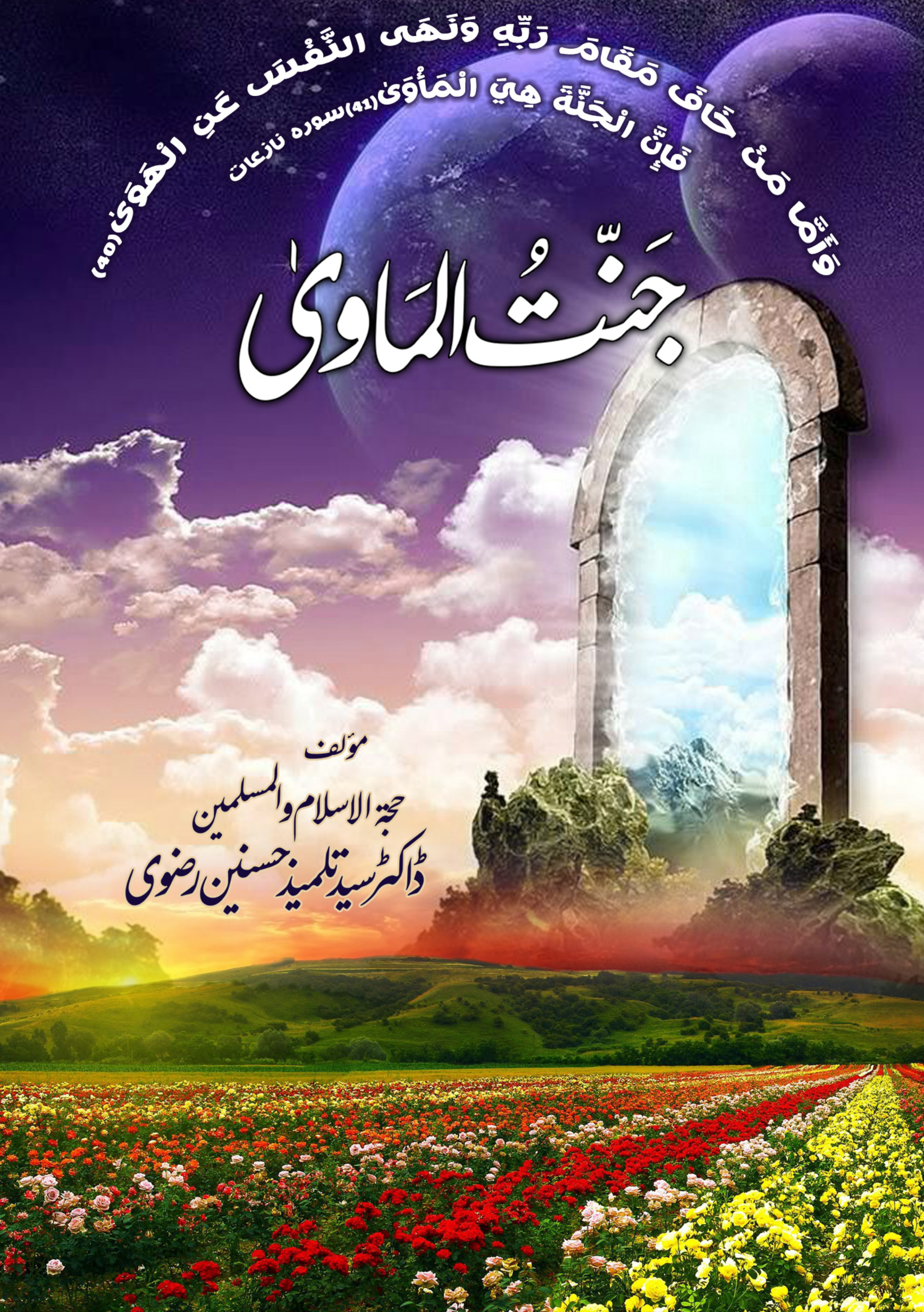

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى(۴۰)

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى(۴۱)سورہ نازعات

جَنّتُ المَاوٰی

مؤلف

حجۃ الاسلام والمسلمین

ڈاکٹر سید تلمیذ حسنین رضوی

جَنَّتُ الْمَاوىٰ

جمع وتدوین

ڈاکٹر سیّد تلمیذ حسنین رضوی

ناشر

نشر دانش ریسرچ اکیڈمی پاکستان و (امریکا)

جمیع الحقوق محفوظۃ

Second Edition

2020 AD—١۴۴٢ هجري

کتاب کی شناخت

نام کتاب: جنت المأویٰ

Jannat al-Maʾwā

ترجمہ: سید تلمیذ حسنین رضوی

کمپوزنگ: سید قمر عباس زیدی

تعداد: ۵۰۰

اشاعت دوم: نومبر ۲۰۲۰ء

طابع / ناشر: نشر دانش ریسرچ اکیڈمی

طابع/ناشر

نشر دانش ریسرچ اکیڈمی

Nashr-e-Dānish Research Academy

3 Railsedge Road

Hillsborough, NJ 08844

(609) 426-8663

info@tilmiz.com | www.tilmiz.com

ضربَت کے بعد حضرت علی علیہ السلام
کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری تھے

اِلٰهِی اَسْئَلُكَ مُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ
وَاَعْلٰی دَرَجَاتِ جَنَّةِ الْمَاوٰی

میرے معبود میں تجھ سے انبیاء اور اوصیاء کی رِفاقت کا سوال کرتا ہوں
اور جنت ماویٰ میں اعلیٰ درجوں کا طلب گار ہوں۔
(منتھی الآمال شیخ عباس قمّی جلد اوّل ص ۲۶۰)

انتساب

والدِ گرامی حجۃ الاسلام مولانا سیّد اظہار الحسنین رضوی

کے نام

جن کے فیض تربیت نے اس منزل تک پہنچایا

اور

والدۂ ماجدہ نجمہ خاتون

کے نام

جن کی دعائیں اور نیک تمنّائیں میرے لئے مشعلِ راہ ہیں

ڈاکٹر سیّد تلمیذ حسنین رضوی

فہرست

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	گزارش احوالِ واقعی	۱۵
۲	جنت قرآن وحدیث کی روشنی میں	۱۸
۳	جنت اور قرآن: سورۃُ البقرہ	۲۱
۴	سورۂ آلِ عمران	۲۱
۵	سورۃُ النساء	۲۳
۶	سورۃُ المائدہ	۲۳
۷	سورۃُ الانعام	۲۴
۸	سورۃُ التوبہ	۲۴
۹	سورۂ یونس	۲۵
۱۰	سورۃُ الرعد	۲۵
۱۱	سورۂ ابراہیم	۲۶
۱۲	سورۃُ الحجر	۲۶
۱۳	سورۃُ النحل	۲۷
۱۴	سورۃُ الکہف	۲۷
۱۵	سورۂ مریم	۲۸
۱۶	سورۃُ الحج	۲۹
۱۷	سورۃُ المومنون	۳۰

۱۸	سورۃُ الفرقان	۳۰
۱۹	سورۃُ العنکبوت	۳۱
۲۰	سورۂ لقمان	۳۱
۲۱	سورۃُ السّجدہ	۳۱
۲۲	سورۂ فاطر	۳۱
۲۳	سورۂ یٰسٓ	۳۲
۲۴	سورۃُ الصّافات	۳۲
۲۵	سورۂ ص	۳۴
۲۶	سورۂ زُمر	۳۵
۲۷	سورۃُ المؤمن	۳۵
۲۸	سورۂ سجدہ/فصّلت	۳۶
۲۹	سورۃالزُخرف	۳۶
۳۰	سورۃُ الدُّخان	۳۷
۳۱	سورۂ محمّد	۳۸
۳۲	سورۂ ق	۳۸
۳۳	سورۃُ الطّور	۳۹
۳۴	سورۃُ القمر	۴۰
۳۵	سورۃُ الرحمٰن	۴۰
۳۶	سورۃُ الواقعہ	۴۳
۳۷	سورۃُ الحدید	۴۵
۳۸	سورۃُ الانسان/سورۃُ دھر	۴۵

۳۹	سورۃُ المرسلات	۴۶
۴۰	سورۃُ النبا	۴۷
۴۱	سورۃُ النازعات	۴۷
۴۲	سورۃُ المطففین	۴۸
۴۳	سورۃُ الغاشیہ	۴۸
۴۴	سورۃُ البیّنۃ	۴۹
۴۵	مضامین کی تشریح	۵۰
۴۶	جنت کی نہروں کے نام	۵۰
۴۷	جنت کی نہروں کی وسعت	۵۱
۴۸	جنت کے حوض کے بارے میں	۵۲
۴۹	صفتِ حوض	۵۲
۵۰	کوثر کی تعریف وتوصیف	۵۶
۵۱	کوثر جنت کی نہر کا نام	۵۷
۵۲	جنت کی عمارات	۵۸
۵۳	مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً کے بارے میں	۶۰
۵۴	نفقۂ جنت	۶۱
۵۵	ہشت بہشت	۶۲
۵۶	قرآن کریم اور جنات عدن	۶۲
۵۷	جنت عدن کی تخلیق	۶۴
۵۸	قرآن اور جنت الفردوس	۶۶
۵۹	ہدیہ ربّ العالمین	۶۹

٦٠	جنت الماوی	۷۱
٦١	جنات النعیم	۷۲
٦٢	جنت الخُلد	۷٦
٦٣	دارالسّلام	۷۷
٦٤	طوبیٰ کیا ہے؟	۷۷
٦٥	شجرہ طوبیٰ کہاں ہے؟	۷۸
٦٦	جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے	۸۱
٦۷	محبّت کا فائدہ	۸۱
٦۸	نکاح طعام اور مشروب سے زیادہ لذیذ	۸۲
٦۹	احادیث دربارۂ جنت	۸۳
۷٠	جَنَّت کی تخلیق	۸۳
۷۱	جِنت کی نہر کہاں سے نکلتی ہے	۸۳
۷۲	انا قسیم النار والجنة	۸۴
۷۳	میں جنّت وجہنّم کا تقسیم کرنے والا ہوں	۸۴
۷۴	بغیر حساب جنت میں جانے والے	۸۴
۷۵	منادی کی ندا	۸۷
۷٦	تفسیر یُحۡبَرُوۡن	۸۷
۷۷	آیتوں کی تفسیر	۸۸
۷۸	لا الٰہ الا اللہ کہنے کا فائدہ	۹٠
۷۹	جنت میں جانے کی ضمانت	۹۱
۸٠	جنت میں پہلے جانے والے	۹۱

۸۱	جنت میں سب سے پہلے جانے والے	۹۱
۸۲	چھ چیزیں جنت میں جانے کی ضمانت	۹۲
۸۳	جنت کی ادنیٰ منزل	۹۳
۸۴	جنت کہاں واقع ہے؟	۹۴
۸۵	جنت میں بول و براز نہیں	۹۴
۸۶	جنت میں ادنیٰ منزل والے	۹۵
۸۷	السابقون السابقون کی تفسیر	۹۵
۸۸	عرفائے اہل جنت، حاملین قرآن	۹۶
۸۹	اہل جنت کا حلیہ	۹۶
۹۰	حلیہ اور عمریں	۹۷
۹۱	چار چیزیں جنت کا خزانہ	۹۷
۹۲	جنت میں سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائیں گے	۹۷
۹۳	معراج کی شب اور حضرت ابراہیمؑ	۹۸
۹۴	مومنین کے لیے روز جمعہ کی کرامت	۹۸
۹۵	نماز شب کا ثواب	۱۰۱
۹۶	زاہدین کے لیے آخرت میں کیا ہے؟	۱۰۲
۹۷	جنت کے دروازوں پر کیا لکھا ہے؟	۱۰۴
۹۸	جنت کے مختلف دروازے	۱۰۸
۹۹	جنت کے آٹھ دروازے	۱۱۰
۱۰۰	جنت کے دروازے پر تحریر	۱۱۲
۱۰۱	جنت کے آٹھ دروازوں کی تفصیل	۱۱۳

۱۰۲	قرآن کی تلاوت اور جنت کے درجات	۱۱۵
۱۰۳	جنت کا دروازہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھلے گا	۱۱۶
۱۰۴	جنت کے خزانے	۱۱۶
۱۰۵	جنت کی گفتگو	۱۱۷
۱۰۶	لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا کی تفسیر	۱۱۸
۱۰۷	مومن کا نور	۱۱۹
۱۰۸	جنت کی عورتوں کا نور	۱۱۹
۱۰۹	ہزار سال تک دیکھتا رہے گا	۱۲۰
۱۱۰	مومنین کی صفات ومنازل	۱۲۰
۱۱۱	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ	۱۲۱
۱۱۲	رزق، پھل اور میوے	۱۲۴
۱۱۳	جنت کے باغات	۱۲۵
۱۱۴	حوروں کا ہنسنا	۱۲۸
۱۱۵	جنت کی دیواریں اور پل	۱۲۹
۱۱۶	مؤدت کا فائدہ	۱۲۹
۱۱۷	زیادہ سونا اچھا نہیں	۱۳۰
۱۱۸	جنت میں چار افراد کیلیے سواریاں	۱۳۱
۱۱۹	جنت کا پہلا کھانا	۱۳۳
۱۲۰	جنت کا ایک دروازہ ریّان	۱۳۳
۱۲۱	اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے	۱۳۳
۱۲۲	جنت کی شراب	۱۳۴

۱۲۳	جنت کی پوشاک اور زیورات	۱۳۸
۱۲۴	جنت کے خدمت گزار	۱۴۰
۱۲۵	جنت میں ہر خواہش کی تکمیل	۱۴۱
۱۲۶	جنت میں جانے کا پروانۂ راہداری	۱۴۱
۱۲۷	جنت کی حوریں بیویاں	۱۴۳
۱۲۸	جنت کے شوہر اور ان کی بیویاں	۱۴۷
۱۲۹	جنت کی ازواج	۱۵۱
۱۳۰	جنت میں شادی شدہ افراد	۱۵۲
۱۳۱	نبی اکرمؐ، شب معراج، حوریں	۱۵۳
۱۳۲	رضائے رب سب سے بہتر	۱۵۴
۱۳۳	آنسوؤں کی قیمت	۱۵۴
۱۳۴	جنت میں گانا اور گناہ نہیں	۱۵۵
۱۳۵	دوست احباب سے ملاقات کے اوقات	۱۵۵
۱۳۶	جنت کا بازار	۱۵۵
۱۳۷	جنت کی کیفیت	۱۵۶
۱۳۸	جنت کے غُرفے	۱۵۷
۱۳۹	غرفوں سے مشاہدہ	۱۵۷
۱۴۰	جنت کے لباس کی کیفیت	۱۵۸
۱۴۱	جنت سے محروم	۱۵۸
۱۴۲	جنت کی نہروں کی وسعت	۱۵۹
۱۴۳	دو شوہروں والی کا حال	۱۵۹

۱۴۴	صفاتِ جنت	۱۶۰
۱۴۵	جنت کے درجات	۱۶۰
۱۴۶	جنت کی تعمیر	۱۶۱
۱۴۷	جنت کی وجہ تسمیہ	۱۶۱
۱۴۸	من یطعِ اللہ ورسولہ کی تفسیر	۱۶۱
۱۴۹	جنت میں کون جائے گا	۱۶۳
۱۵۰	غرفے سے ایک دوسرے کا مشاھدہ	۱۶۳
۱۵۱	جنت دارالخلو دموت نہیں	۱۶۳
۱۵۲	اللہ کا خط مومن کے نام	۱۶۴
۱۵۳	جنت کی ملاقات	۱۶۴
۱۵۴	مومن کا نورشمس وقمر کی طرح	۱۶۵
۱۵۵	نور کے مَنَابر	۱۶۵
۱۵۶	جنت مومن کے چہرے سے روشن	۱۶۶
۱۵۷	جنت میں درختوں کی کاشت	۱۶۶
۱۵۸	جنت کے جانور	۱۶۷
۱۵۹	دوسرے پرفوقیت کیوں؟	۱۶۷
۱۶۰	مختلف سواریوں پرآئیں گے	۱۶۸
۱۶۱	فضیلت کیوں ملی	۱۶۸
۱۶۲	جنت میں جانے کی شرط	۱۶۹
۱۶۳	نفوس کی قیمت	۱۶۹
۱۶۴	شیعوں کے منازل	۱۷۰

۱۶۵	دروازہ جنت کی تحریر	۱۷۱
۱۶۶	جنت کا شہراوراس کا دروازہ	۱۷۲
۱۶۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی زندگی	۱۷۳
۱۶۸	رب کی طرف جانے کی سبیل	۱۷۳
۱۶۹	پنج تن کا تعارف	۱۷۴
۱۷۰	روضۂ جنت	۱۷۴
۱۷۱	یاقوت احمر کا محل کس کے لیے	۱۷۵
۱۷۲	عشرة لايدخلون الجنة	۱۷۶
۱۷۳	دس طرح کے لوگ	۱۷۶
۱۷۴	حسنؑ وحسینؑ وفاطمہؑ کی فضیلت	۱۷۷
۱۷۵	جنتی جوان ہوں گے	۱۷۸
۱۷۶	فرشتے کی بشارت	۱۷۹
۱۷۷	حديث الجنان والنوق	۱۸۰
۱۷۸	جنّتوں اور ناقوں کی حدیث	۱۸۶
۱۷۹	درجۂ وسیلہ	۱۹۳
۱۸۰	نجات کا پروانہ	۱۹۴
۱۸۱	دروازہ جنت کی تحریر	۱۹۵
۱۸۲	جنت کی نہراور رجب کا دروازہ	۱۹۶
۱۸۳	ہر مہینے تین روزے	۱۹۷
۱۸۴	اہل جنت کے قائد وسردار	۱۹۷
۱۸۵	حور کا نغمہ	۱۹۸

۱۸۶	جنت میں اولاد	۱۹۹
۱۸۷	اہل جنت کی عمریں	۱۹۹
۱۸۸	جنت کے گھوڑوں کے بارے میں	۲۰۰
۱۸۹	اہل جنت کی خصوصیت	۲۰۱
۱۹۰	جنتیوں کے جماع کرنے کی کیفیت	۲۰۲
۱۹۱	جنت کا پہلا گروہ	۲۰۲
۱۹۲	اللہ سے فردوس کا سوال کرو	۲۰۳
۱۹۳	جنت تین افراد کی مشتاق ہے	۲۰۴
۱۹۴	جنت میں پہلے جانے والے	۲۰۴
۱۹۵	علیؑ اور نبیؐ کا گھر آمنے سامنے	۲۰۴
۱۹۶	جنت کے ۷۱ دروازے	۲۰۴
۱۹۷	حضرت علیؑ کے لیے حوروں کی تعداد	۲۰۵
۱۹۸	علیؑ بحکمِ خدا قَسِيْمُ النَّارِ وَالْجَنَّة	۲۰۵
۱۹۹	وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ کی تفسیر	۲۰۵
۲۰۰	علی قسیم النار	۲۰۶
۲۰۱	اصحاب یمین اور اصحابِ شمال کے نام	۲۰۶
۲۰۲	رضوان و مالک کا آنا	۲۰۸
۲۰۳	جنّت اور لقائے رب	۲۰۹
۲۰۴	اِرَم کی حقیقت کیا ہے	۲۱۳
۲۰۵	ضمیمہ	۲۱۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گزارشِ احوالِ واقعی

قرآن کریم اور احادیث سے ناواقف لوگوں کے نزدیک جنت ایک تخیّلاتی تصوّراتی اور غیر مرئی حقیقت ہے وہ اسے صرف افسانہ سمجھتے ہیں یا دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے، ان کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو اعمال حسنہ کی ترغیب دلانے کے لیے اسے وضع کیا گیا، صحرانشینوں کے لیے جنت کی نہروں کا تذکرہ اور جنت کے سدا بہار پھولوں پھلوں کا ذکر اور حور وقصور کا ذکر کیا گیا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ جنت ایک جیتی جاگتی حقیقت ہے اس کی تمام نعمتیں لازوال ہیں، اس میں ہر فرد جوان نظر آئے گا، جنت دنیا کی آلائشوں، پریشانیوں، زحمتوں، آلام ومصائب سے پاک صاف ہوگی وہاں پر کسی کو کسی دوسرے سے حسد، بغض، کینہ، دشمنی اور عداوت نہ ہوگی اور نہ ہی وہاں پر تلاش معاش میں در در کی ٹھوکریں کھانا پڑیں گی، ہر شے بغیر طلب اور زحمت کے میسّر اور مہیّا ہوگی جنت میں نماز اور دیگر عبادات نہیں ہیں البتہ ذکرِ رب ہر زبان پر جاری وساری ہوگا اور ہر فرد تسبیح رب میں مصروف نظر آئے گا اور انبیائے کرام، ائمّہ معصومین اور اہل بیت علیہم السلام کی زیارت سے ہر ایک مشرف ہوگا اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔

جنت میں غیبت، چغل خوری اور اخلاقی برائیاں نہیں ہوں گی وہاں کسی قسم کے گناہ اور معصیت کا تصوّر بھی نہیں ہوگا ہر شخص پاک صاف، طیب وطاہر اور بے غلّ وغش ہوگا۔ ہر

فرد ایمان دار، وفا شعار، نیکوکار، پرہیزگار، دین دار، باوقار، عزت دار اور ذمّہ دار ہوگا۔

ہر ایک کی گفتگو شائستہ، شستہ، من موہنی، دل آویز، پر مغز اور پر اُثر ہوگی۔ لعن طعن، بیہودگی یاوہ گوئی، دشنام طرازی، دل آزاری، اورالزام تراشی سے دور ہوگی۔

جنت کا ہر فرد بول و براز سے پاک صاف ہوگا، صرف پسینے کی صورت میں فضلہ نکل جائے گا۔ جنت کا مادّہ منویہ بھی نجس نہیں ہوگا۔ بلکہ پاک، صاف معطّر ومعنبر ہوگا۔ وہاں پر نجاست اور غلاظت کا تصوّر بھی غلط ہے۔

وہاں کے اجسام غیر ضروری بالوں سے منزّہ اور مصفّٰی ہوں گے ڈاڑھی اور مونچھ کے بال بھی نہیں ہوں گے۔ البتہ اگر کوئی رکھنا چاہے تو اسے اختیار حاصل ہوگا لیکن ان میں کسی قسم کا اضافہ یا کمی واقع نہیں ہوگی۔ سر کے بال خوب صورتی کی علامت ہیں مرد اور عورت دونوں کے سر پر بال ہوں گے کوئی فرد گنجا نہیں ہوگا۔ نہ ہی بال گریں گے اور نہ ہی بڑھیں گے۔ بلکہ ایک ہی طرح رہیں گے۔ حوروں سے اختلاط اور ملاپ ہوگا دنیا کی بیویاں بھی حوریہ انسیّہ میں تبدیل ہوجائیں گی۔ سب کی رنگت حسین اور دل نشین ہوگی۔ آنکھیں بڑی بڑی اور ناک نقشہ من موہنی اور دل آویز ہوگا۔ ہر ایک پُرکشش اور جاذب نظر ہوگی۔ تعداد کا کوئی تعیّن نہیں ہے۔ ہر مومن کے حصّے میں متعدد اوران گنت حوریں ہوں گی۔ اور اُن میں کوئی حَسَد یا ایک دوسرے سے جَلن کا کوئی تصوّر تک نہ ہوگا بلکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر میل جول محبت و الفت اور چاہت کے ساتھ اپنے اپنے شوہروں سے تعاون کریں گی اور اس کی ہر خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گی۔

میں نے اس کتاب کا نام ''جنت الماویٰ'' رکھا ہے اور اس کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن کریم میں جہاں جہاں جنت کا تذکرہ ہے ان آیات کو تفصیل کے ساتھ رقم کیا ہے۔

ان کے بعد احادیث بنویہ اور ائمّہ علیہم السلام کے اقوال میں جنت کے بارے میں جو کچھ آیا ہے اس کا انتخاب کیا ہے۔

پھر مختلف عنوانات قائم کر کے قرآن و حدیث کی روشنی میں اُن کی وضاحت کی گئی ہے۔

اس کتاب میں ہر مسلک کی کتب احادیث سے استفادہ کیا گیا ہے میں آپ کی خدمتِ اقدس میں ''جنت الماویٰ'' کا یہ تحفہ پیش کر رہا ہوں اس کی تزئین و آرائش میں میرے دونوں فرزند سیّد ندیم افتخار رضوی اور مولانا سیّد رضوان ارسلان رضوی نے شبانہ روز محنت کی ہے اور اس کی پروف ریڈنگ میرے علاوہ میرے رفیق کار جناب سیّد نصرت علی نقوی نے کی ہے جن کا میں صمیم قلب سے شکر گزار ہوں۔

اس کتاب کی تخلیق میرے عزیز دوست جناب سیّد نثار علی شاہ کی خواہش اور فرمائش پر ہوئی ہے اور انھوں نے ہی کسی حد تک اس کے اخراجات کی ذمّہ داری قبول فرمائی ہے خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ کرے ان کے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمائیں۔ یہاں میں محترم نشید انور کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے لیے ہمیشہ معاون و مددگار رہیں ہیں۔ اب میں آپ کے اور کتاب کے درمیان زیادہ دیر تک حائل نہیں ہونا چاہتا آپ ''جنت الماویٰ'' کی سیر کیجیے اور فیصلہ کیجیے کہ آپ کی منزل کون سی جنت ہوگی اور کس جنت میں آپ تشریف فرما ہوں گے۔

والسّلام

سیّد تلمیذ حسنین رضوی

جنت قرآن وحدیث کی روشنی میں

جنت کے لغوی معنیٰ بہشت ہیں۔

یہ لفظ جَنَّ سے نکلا ہے جس کا مفہوم ہے چیزوں کو حواس سے چھپا دینا۔

قرآن کریم میں ہے: **فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا۔**

جب اُن پر رات چھا گئی تو انھوں نے ایک ستارہ دیکھا۔ (سورہ انعام ۶:۷۶)

جَنَان دل کو کہتے ہیں کیوں کہ وہ پوشیدہ ہے۔

جَنِیْن وہ بچہ جو شِکم مادر میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

مجن اور مجنّہ۔ڈھال کو کہتے ہیں کیوں کہ وہ جسم کو چھپا دیتی ہے۔

حدیث میں آیا ہے **اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ** روزہ ایک طرح کی ڈھال ہے۔

جو انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتا ہے اور **جِنَّة** جنوں کے گروہ کو کہا جاتا ہے وہ بھی انسانوں سے پوشیدہ ہیں۔اور جُنون کو بھی جِنّہ کہتے ہیں کیوں کہ وہ عقل کو چھپا دیتا ہے۔ **جَنَّة** ہر اس باغ کو کہتے ہیں جس میں درخت ہوں ایسے درخت جو زمین کو چھپالیں۔

ارشادرب العزّت ہے:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬

(سورہ سبا ۳۴:۱۵)

بَاشِندَگانِ سَبَا کے لیے ان کے اپنے جائے قرار میں ہی ایک نشانی موجود تھی۔ دو باغات دائیں۔اور

وَبَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ. (سورہ سبا ۳۴:۱۶)

اور ہم نے ان کے دو باغات کو تبدیل کر دیا ایسے دو باغوں میں جن میں کڑوے کسیلے پھل تھے۔

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

(سورہ الکہف ۱۸:۳۹)

اے کاش جب تم اپنے باغ میں داخل ہو رہے تھے تو یہ کہتے: مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ (یعنی جو کچھ اللہ نے چاہا وہی ہوا، اللہ کے سوا کوئی قوت نہیں ہے)

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِىَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ.

(السجدہ ۳۲:۱۷)

کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عمل کی جزا کے طور پر کون سی چیزیں جو اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں وہ چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

ابن عباس کہتے ہیں لفظ جنّات بطور جمع لایا گیا ہے کیوں کہ سات جنتیں ہیں۔ جنۃ الفردوس۔ عدَن۔ جنت نعیم۔ دار الخُلد۔ جنۃ الماوی۔ دار السّلام اور علیّین۔

جنت کی وجہ تسمیہ:

عَنۡ يَزِيۡدَ بۡنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِمَ سُمِّيَتِ الۡجَنَّةُ جَنَّةً قَالَ لِاَنَّهَا جَنِيۡنَةٌ خِيَرَةٌ نَقِيَّةٌ وَ عِنۡدَ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكۡرُهٗ مَرۡضِيَّةٌ.

یزید بن سالم سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ جنت کا نام جنت کیوں رکھا گیا فرمایا اس لیے کہ وہ پوشیدہ ہے۔ بہترین ہے، پاک و پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

مختلف آیتوں کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ جنت ایک ایسا باغ ہے جس کی

شاخوں نے اطراف وجوانب کوڈھانک رکھا ہوا ور درخت باہم متصل ہوں:

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ یَوۡمَئِذٍ خَیۡرٌ مُّسۡتَقَرًّا وَّ اَحۡسَنُ مَقِیۡلًا ﴿۲۴﴾

اس روز صاحبانِ جنّت بہترین جائے قرار اور عمدہ ترین مقامِ اِستراحت میں ہوں گے۔ (سورہ الفرقان ۲۵:۲۴)

اور فرمایا:

قُلۡ اَذٰلِکَ خَیۡرٌ اَمۡ جَنَّۃُ الۡخُلۡدِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ کَانَتۡ لَہُمۡ جَزَآءً وَّ مَصِیۡرًا ﴿۱۵﴾ (سورہ الفرقان ۲۵:۱۵)

(اے نبی) ان سے پوچھیے کیا یہ بہتر ہے یا وہ دائمی بہشت جس کا وعدہ مُتّقین سے کیا جا چکا ہے جو ان کے عمل کی جزا اور آخری رہائش گاہ ہو گی۔

اور فرمایا:

فَہُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ﴿ۙ۲۱﴾ فِیۡ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ ﴿ۙ۲۲﴾ (سورہ الحاقۃ ۶۹:۲۱-۲۲)

وہ پسندیدہ عیش و آرام میں ہو گا۔ عالی مرتبت جنت میں۔

جنت اور قرآن

سورۃ البقرہ:

(۲۵): وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝۲۵

اور (اے نبی) آپ ان لوگوں کو خوش خبری سنا دیں جو (اس کتاب پر) ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے کہ ان کے لیے بہشت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جب بھی انھیں وہاں کے پھلوں کو بطور رزق دیا جائے گا تو وہ کہہ اٹھیں گے یہ پھل تو ہم پہلے بھی کھاتے رہے ہیں۔ درحقیقت انھیں (دنیاوی پھلوں سے) ملتے جلتے پھل دیے جائیں گے۔ اور وہاں پر ان کے لیے پاک وپاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

سورۂ آلِ عمران:

(۱۵): قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ‌ۚ﴿۱۵﴾

کہو! کیا میں تمھیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھّی چیز کیا ہے؟ تو سنو جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے ان کے رَبّ کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہاں انھیں دائمی زندگی ملے گی اور پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ رضائے الٰہی سے سرفراز ہوں گے اور اللہ اپنے بندوں کے ہر عمل پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

(۱۳۳):وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۱۳۳﴾

(اے ایمان والو!) اپنے رَبّ کی مغفرت کی طرف تیزی سے دوڑو اور اس جنت کو حاصل کرنے کی سعی کرو جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین جتنی ہے، جو متّقین کے لیے بنائی گئی ہے۔

(۱۹۵):فَاسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ اَنِّىۡ لَاۤ اُضِيۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى ۚ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ﴿۱۹۵﴾

تو جواب میں ان کے رَبّ نے فرمایا تم میں سے جو بھی عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت مَیں کسی کا عمل ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ تم ایک ہی جیسے ہو پس جن لوگوں نے میری خاطر ہجرت کی اور جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انھیں ستایا گیا۔ اور انھوں نے میرے لیے قِتال کیا اور قتل کر دیے گئے، میں ان سب کے قصور معاف کر دوں گا اور ان لوگوں کو ایسی جنت میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ سب کچھ اللہ کے پاس سے بطور جزا انھیں ملے گا اور اللہ کے پاس تو بہترین جزا موجود ہے۔

سورۃُ النساء:

(۱۳):وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝۱۳

اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ لوگ اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۵۷):وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۚ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ۝۵۷

اور جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے ہم عن قریب انھیں ایسی جنّتوں میں داخل کردیں گے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جہاں وہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے وہاں اُن کے لیے پاک و پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انھیں گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

سورۃُ المائدہ:

(۱۱۹):قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝۱۱۹

اس وقت اللہ فرمائے گا یہ وہ دن ہے جس میں سچّوں کی سچّائی ان کے لیے منفعت بخش ہے، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۸۵):فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ﴿۸۵﴾

اُن کے اس قول کی وجہ سے اللہ نے ان کو ایسی جنّتیں عطا کیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور سچّے دل سے نیکی کرنے والوں کی یہ جزا ہے۔

سورۃُ الانعام:

(۱۲۷):لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِیُّهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴿۱۲۷﴾

اُن لوگوں کے لیے ان کے رَبّ کے پاس سلامتی کا گھر ہے، اور وہی ان کا ولی و سرپرست ہے ان کے اعمال کی بنیاد پر۔

سورۃُ التوبہ:

(۲۰): اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ﴿۲۰﴾

(۲۱): یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۙ﴿۲۱﴾

(۲۲): خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴿۲۲﴾

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان لوگوں کا بڑا درجہ ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

ان کا پروردگار انھیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنّتوں کی بشارت دے رہا ہے جن میں اُن کے لیے دائمی عیش و آرام ہوگا۔

وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ کے پاس تو بڑا اجر و ثواب ہے۔

(۷۲): وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کر رکھا ہے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور دائمی بہشت میں ان کے لیے پاکیزہ رہائش گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر وہ اللہ کی خوش نودی حاصل کرلیں گے اور یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

سورۂ یونس:

(۹): اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾

(۱۰): دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے ان کا رَبّ انھیں ان کے ایمان کی وجہ سے نعمتوں سے بھرپور جنتوں کی راہ دکھائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

وہاں پر ان کی دعا یہ ہوگی ''اے اللہ تو پاک و پاکیزہ ہے'' اور ان کا تحفہ یہ ہوگا کہ ''سلامتی ہو'' اور ان کی دعا کا خاتمہ الحمد للہ رَبّ العالمین پر ہوگا۔

سورۃُ الرعد:

(۲۲): وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾

(۲۳): جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾

(۲۴): سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی رضا کی خاطر صبر سے کام لیا اور نماز قائم کی اور جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے علانیہ اور پوشیدہ طریقے سے خرچ کیا اور وہ لوگ بھلائی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جن کے لیے آخرت کا گھر ہے۔

یعنی ایسے باغات ہیں جو اُن کی ابدی قیام گاہ ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد ان کی ازواج اور اولاد میں سے جو بھی صالح افراد ہوں گے وہ بھی اُن کے ساتھ وہاں جائیں گے ہر دروازے سے فرشتے ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

اور کہیں گے سلام علیکم (تم پر سلامتی ہو) یہ تمھارے صبر کا صلہ ہے، آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے۔

(۳۵): مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

متقین کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں رواں ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں، اور اس کا سایہ لازوال ہے۔ صاحبانِ تقویٰ کا یہ انجام ہے، اور کافروں کا انجام آتشِ جہنم ہے۔

سورۂ ابراہیم:

(۲۳): وَ اُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے انھیں ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ حکمِ خدا سے اُن میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے وہاں تحفۂ ملاقات سلام ہوگا۔

سورۃ الحجر:

(۴۵): اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿ؕ۴۵﴾

(۴۶): اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ﴿۴۶﴾

(۴۷): وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ﴿۴۷﴾

(۴۸): لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴿۴۸﴾

بے شک صاحبانِ تقویٰ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔

ان سے کہا جائے گا تم ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ آ جاؤ۔

اور ان کے دلوں میں جو کدُورَت ہوگی اسے ہم نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے مقابل میں تخت پر بیٹھے ہوں گے۔

نہ تو انھیں وہاں کسی مَشقَّت کا سامنا ہوگا اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

سورۃُ النحل:

(۳۰): وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ﴿۳۰﴾

(۳۱): جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ﴿۳۱﴾

(۳۲): الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۳۲﴾

اور آخرت کا گھر تو ہے ہی بہترین اور متقین کا گھر کتنا عمدہ ہے۔

جنّاتِ عَدن (ہمیشہ رہنے والے باغات) میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ان کے لیے وہاں پر جو چاہیں گے مہیا ہوگا اللہ متقین کو ایسی ہی جزا دیتا ہے۔

جن کی روح فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ طَیِّب وطَاہِر ہوتے ہیں اور فرشتے اُن سے کہتے ہیں کہ ''سَلَامٌ عَلَیْکُمْ'' تم اپنے عمل کی بنیاد پر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

سورۃُ الکہف:

(۲): قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ

يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾

(۳): مَّاكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

اور اُن مومنین کو خوش خبری سنا یئے جو نیک اعمال بجالاتے ہیں کہ اُن کے لیے عمدہ اجر مہیا ہے۔

جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۳۱): اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّيَلۡبَسُوۡنَ ثِيَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّكِـئِيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾

ایسے لوگوں کے لیے سدا بہار جنّتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور وہ باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے زیب تن کریں گے اور اونچی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے بہترین ثواب اور خوب صورت جائے قیام ہے۔

(۱۰۷): اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۙ﴿۱۰۷﴾

(۱۰۸): خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے تو ان کی ضیافت کے لیے فردوس کے باغات ہوں گے۔

جن میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور وہاں سے نکل کر کہیں جانے کا دل نہیں چاہے گا۔

سورۂ مریم:

(٦١): جَنّٰتِ عَدۡنِ ۨالَّتِىۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ

مَاْتِيًّا﴿٦١﴾

(٦٢): لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً
وَّعَشِيًّا﴿٦٢﴾

(٦٣): تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا﴿٦٣﴾

اُن کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے در پردہ وعدہ کررکھا ہے اس کا وعدہ تو پورا ہوکر رہتا ہے۔

اس جنت میں وہ کوئی لَغْو بات نہیں سنیں گے یہاں بس سلام کی صدا ہوگی (یعنی سلامتی) اوراس میں ان کا رزق صبح وشام ملتا رہے گا۔

یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اسے بنائیں گے جو ہمارے بندوں میں پرہیزگار رہا ہے۔

سورۃ الحج:

(٢٣): اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ
فِيْهَا حَرِيْرٌ﴿٢٣﴾

(٢٤): وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ﴿٢٤﴾

اور یقیناً جولوگ ایمان لائے اوراعمال صالحہ بجالائے اللّٰہ اُنھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں انھیں سونے کے کنگن اورموتی پہنائے جائیں گے اوروہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

انھیں پاکیزہ قول قبول کرنے کی ہدایت کی گئی اور قابل ستائش راستے کی جانب رہنمائی کی گئی۔

(٥٦): اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۵۶﴾

اُس دِن صرف اللہ کی بادشاہت ہوگی اور وہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جولوگ ایمان لائے اوراعمال صالحہ بجالائے وہ نعمت سے پُر جنتوں میں جائیں گے۔

سورۃُ المومنون:

(۱۰): اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۱۰﴾

(۱۱): الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾

وہی لوگ تو وارث ہیں۔

جوفردوس کے وارث ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

سورۃُ الفرقان:

(۱۵): قُلۡ اَذٰلِکَ خَیۡرٌ اَمۡ جَنَّۃُ الۡخُلۡدِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ کَانَتۡ لَہُمۡ جَزَآءً وَّ مَصِیۡرًا ﴿۱۵﴾

(۱۶): لَہُمۡ فِیۡہَا مَا یَشَآءُوۡنَ خٰلِدِیۡنَ ؕ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ وَعۡدًا مَّسۡـُٔوۡلًا ﴿۱۶﴾

(اے نبی) ان سے پوچھیے کیا یہ بہتر ہے یا وہ دائمی بہشت جس کا وعدہ مُتّقین سے کیا جا چکا ہے جو ان کے عمل کی جزا اور آخری رہائش گاہ ہوگی۔ وہاں ان کے لیے دائمی طور پر وہ سب کچھ ہوگا جسے وہ چاہیں گے اور یہ آپ کے پروردگار کے ذمے ایک لازمی وعدہ ہے۔

(۷۵): اُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ بِمَا صَبَرُوۡا وَ یُلَقَّوۡنَ فِیۡہَا تَحِیَّۃً وَّ سَلٰمًا ﴿۷۵﴾

(۷۶): خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ان کے صبر وتحمُّل کے صلے میں جنت کے بالا خانے عطا کیے جائیں گے اور وہاں پر ان کا استقبال تعظیم اور سلام کے ساتھ ہوگا۔

وہ اس جنت میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے ان کا ٹھکانا عمدہ اور منزل بہترین ہوگی۔

سورۃ العنکبوت:

(۵۸): وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور جولوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے تو ہم انھیں جنت کی بلند و بالا عمارتوں میں جگہ دیں گے جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے کتنا عمدہ اجر ہے ان عمل کرنے والوں کے لیے۔

سورۂ لقمان:

(۸): اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

(۹): خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾

بہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے ان کے لیے نعمت بھری جنتیں ہیں۔

وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔

سورۃ السجدہ:

(۱۹): اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے تو ان کے لیے جنتوں کی قیام گاہیں ہیں جو ان کے اعمال کے بدلے میں بطور ضیافت ملی ہیں۔

سورۂ فاطر:

(۳۳): جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾

(۳۴): وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ

شَكُوْرٌۙ﴿۳۴﴾

(۳۵):الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ﴿۳۵﴾

ہمیشہ رہنے والی جنّتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں انھیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

اور وہ کہیں گے، خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے حُزن کو دور کر دیا بے شک ہمارا پروردگار یقیناً بخشنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔

جس نے اپنے فضل سے ہمیں دائمی قیام گاہ میں ٹھہرا دیا اب یہاں پر نہ تو ہمیں کوئی مَشقَّت پیش آئے گی اور نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ ہوگی۔

سورۂ یٰس :

(۵۵):اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ﴿۵۵﴾

(۵۶):هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ مُتَّكِـُٔوْنَ﴿۵۶﴾

(۵۷): لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ﴿۵۷﴾

(۵۸):سَلٰمٌ ۫ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ﴿۵۸﴾

جَنَّت والے اس روز عیش و نشاط کے مشغلے میں ہوں گے۔

وہ اور ان کی بیویاں سب سائے میں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔

وہاں اُن کے لیے تازہ پھل اور جو وہ چاہیں گے وہ موجود ہوگا۔

مہربان رَبّ کی جانب سے ان کے لیے سلام کا پیام ہوگا۔

سورۃُ الصافات: (۴۰ـ۶۱)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌۙ﴿۴۱﴾فَوَاكِهُ ۚ
وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَۙ﴿۴۲﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِۙ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ﴿۴۴﴾ یُطَافُ

عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍۭ ۙ‏ ﴿۴۵﴾ بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۚ‏ ﴿۴۶﴾ لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ
عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ‏ ﴿۴۷﴾ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ
مَّكۡنُوۡنٌ‏ ﴿۴۹﴾ فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ‏ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ
كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۵۱﴾ يَّقُوۡلُ ءَاِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ‏ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ‏ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ‏ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىۡ سَوَآءِ
الۡجَحِيۡمِ‏ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنۡ كِدْتَّ لَتُرۡدِيۡنِ ۙ‏ ﴿۵۶﴾ وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّىۡ لَـكُنۡتُ مِنَ
الۡمُحۡضَرِيۡنَ‏ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحۡنُ بِمَيِّتِيۡنَ ۙ‏ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ‏ ﴿۵۹﴾
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ‏ ﴿۶۰﴾ لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ‏ ﴿۶۱﴾

مگر اللہ کے منتخب بندے اس سے محفوظ رہیں گے۔

یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے مُقرَّر رِزق فراہم ہے۔

ہر طرح کے پھل اور میوے اور وہ لوگ مُعزَّز ہوں گے۔

نعمتوں سے بھری جنّتوں میں۔

تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے۔

ان کے لیے جاری چشموں سے شرابِ (طَہُور) کے جام گردش کر رہے ہوں گے۔

نہایت سفید رنگ کے (صاف شفّاف) پینے والوں کے لیے لذتوں سے بھرے ہوئے۔

نہ اُس سے سر چکرائے گا اور نہ ہی اس سے وہ مدہوش ہوں گے۔

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی غزال چشم حوریں ہوں گی۔

گویا کہ وہ انڈے ہوں پردوں میں چھپائے ہوئے (پیکرِ حسن و جمال)۔

وہ (جنّتی) ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے۔

ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ہم نشیں تھا۔

جو کہتا تھا کیا تم بھی قیامت کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی بن جائیں گے۔
اور ہڈیوں کا پنجر ہو جائیں گے تو کیا واقعی ہمیں جزا و سزا دی جائے گی؟ (وہ اپنے جنتی ساتھیوں سے کہے گا) کیا تم اس شخص کو دیکھنا چاہو گے؟
(یہ کہہ کر) جب وہ متوجّہ ہوگا تو اسے جہنم کے درمیان دیکھ لے گا۔
اس سے کہے گا بخدا تم تو مجھے ہلاکت میں ڈالنے والے تھے۔
اور اگر مجھ پر میرے رَبّ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو میں ضرور (جہنم میں) حاضر کیے جانے والوں میں سے ہوتا۔
وہ اپنے جنتی ساتھیوں سے کہے گا ''اب ہم مریں گے نہیں۔'' ہمیں جو موت آنی تھی وہ پہلے آچکی اور نہ ہی ہم پر کوئی عذاب ہوگا۔
یقیناً یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔
عمل کرنے والوں کو ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنا چاہیے۔

سورۂ ص:

(۴۹): هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾
(۵۰): جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾
(۵۱): مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾
(۵۲): وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾
(۵۳): هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾
(۵۴): اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

اور بے شک متقین کے لیے بہترین ٹھکانا ہے
دائمی جنتیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے۔
ان میں وہ تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے وہاں بے شمار پھل اور مشروبات منگوا رہے ہوں گے۔

اور اُن کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔
یہ وہ ہے تم سے روز حساب کے لیے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔
یقیناً یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی بھی ختم نہ ہوگا۔

سورۂ زمر:

(۲۰):لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰

البتہ وہ لوگ جو اپنے رَبّ کا خوف رکھتے ہیں ان کے لیے بلند و بالا عمارتیں ہیں ایک منزل کے اوپر دوسری منزل جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۳۴): لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۴

انھیں اپنے رَبّ کے ہاں وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہتے ہیں اور یہ ہے نیکی کرنے والوں کی جزا۔

سورۃُ المومن:

(۸): رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸

بار الٰہا! تو انھیں ایسی سدا بہار جنّتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔اور ان کے آبا وَاجداد اور ان کی اَزْ وَاج اور اَوْلاَد میں سے جو صالح ہوں (انھیں بھی اس نعمت سے نواز) بے شک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔

(۴۰):مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۰

اور جس نے نیک عمل کیا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطے کہ وہ مومن ہو، تو وہ لوگ جنّت میں جائیں گے اور اس میں بے حساب رزق پائیں گے۔

سورۂ سجدہ/سورۂ فُصِّلَتْ:

(۳۰): اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴿۳۰﴾

(۳۱): نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ﴿۳۱﴾

(۳۲): نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴿۳۲﴾

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رَبّ اللہ ہے پھر وہ اس بات پر ثابت قدم رہے تو ان پر فرشتے نازل ہو کر یہ کہتے ہیں ''نہ ڈرو اور نہ ہی غم کرو'' البتہ جنت کی اس بشارت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جا چکا ہے۔

ہم دنیاوی زندگی میں تمھارے دوست تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے وہاں پر تم جو چاہو گے وہ تمھیں ملے گا اور تم جس چیز کی تمنا کرو گے وہ تمھاری ہوگی۔

یہ سامانِ ضِیَافَتْ ہے بخشنے والے مشفق اللہ کی جانب سے۔

سورۃُ الزخرف:

(۶۹): اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ﴿۶۹﴾

(۷۰): اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ﴿۷۰﴾

(۷۱): يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴿۷۱﴾

(۷۲): وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۷۲﴾

(۷۳): لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴿۷۳﴾

جولوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ ہمارے فرماں بردار بھی تھے۔
تم اپنی بیویوں کے ساتھ عزّت واحترام سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔
ان کے لیے سونے کی بڑی بڑی تھالیوں اور پیالوں کو گردش میں لایا جائے گا اور جَنَّت میں وہ کچھ مہیا ہوگا جو تمھارا جی چاہے گا اور جو تمھاری آنکھوں کو بھائے گا اور تم اس میں ہمیشہ کے لیے رہو گے۔
اور یہی وہ جنت ہے تم اپنے عمل کے ذریعے جس کے وارث ہوئے ہو۔
اس میں تمھارے لیے بکثرت پھل موجود ہیں جنھیں تم کھاتے ہو۔

سورۃُ الدّخان:

(۵۱):اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾
(۵۲):فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾
(۵۳):يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾
(۵۴): كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾
(۵۵):يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾
(۵۶):لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾
(۵۷):فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾

بے شک متّقین امن کی جگہ میں ہوں گے۔
باغات اور چشموں میں۔
حریر و دیبا کے لباس زیب تن کیے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
اسی طرح ہم ان کی شادی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کرا دیں گے۔
وہاں پر وہ اطمینان سے ہر طرح کے میوے کھانے کے لیے منگوائیں گے۔
وہ وہاں پر موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے پہلی موت کے اور اللہ انھیں جہنم کے

عذاب سے بچالے گا۔

یہ تمھارے رَبّ کا فضل وکرم ہے اور یہی تو سب سے بڑی کامیابی ہے۔

سورۂ محمد:

(۱۵): مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ

اس جَنَّت کی مثال جس کا وعدہ متقین سے کیا گیا ہے جس میں ایسی پانی کی نہریں رواں ہیں جس میں بُونہیں اور ایسی دودھ کی نہریں جاری ہیں جس کا مزہ تبدیل نہیں ہوا اور شراب کی ایسی نہریں بہہ رہی ہیں جو پینے والوں کے لیے مزے دار ہے اور ایسی شہد کی نہریں موجود ہیں جو صاف وشفاف ہے اور ان کے لیے اس جَنَّت میں ہر طرح کے پھل اور میوے ہوں گے اور ان کے رَبّ کی طرف سے مغفرت ہوگی۔

سورۂ ق:

(۳۱): وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝۳۱

(۳۲): هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝۳۲

(۳۳): مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝۳۳

(۳۴) : ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۳۴

(۳۵): لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝۳۵

اور جنت کو صاحبانِ تقویٰ کے لیے قریب کردیا جائے گا وہ دور نہ ہوگی۔

یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر توبہ کرنے والے اور حدود خداوندی کے مُحافِظین سے۔

جو بے دیکھے رحمان سے ڈرتا تھا اور لَو لگانے والے دل کے ساتھ آیا ہے۔

تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ یہ ہے یَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ (ہمیشگی کا دن)۔

وہاں اُن کے لیے جو وہ چاہیں گے موجود ہوگا اور ہمارے پاس اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

سورۃُ الطور: (۱۷۔۲۸)

اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّنَعِیۡمٍ ﴿۱۷﴾ فٰکِہِیۡنَ بِمَاۤ اٰتٰہُمۡ رَبُّہُمۡ ۚ
وَوَقٰہُمۡ رَبُّہُمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۸﴾ کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا ہَنِیۡٓـئًۢا بِمَا کُنۡتُمۡ
تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصۡفُوۡفَۃٍ ۚ وَزَوَّجۡنٰہُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡہُمۡ ذُرِّیَّتُہُمۡ بِاِیۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَمَاۤ اَلَتۡنٰہُمۡ مِّنۡ
عَمَلِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ کُلُّ امۡرِیًٴۢ بِمَا کَسَبَ رَہِیۡنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمۡدَدۡنٰہُمۡ بِفَاکِہَۃٍ
وَّلَحۡمٍ مِّمَّا یَشۡتَہُوۡنَ ﴿۲۲﴾ یَتَنَازَعُوۡنَ فِیۡہَا کَاۡسًا لَّا لَغۡوٌ فِیۡہَا وَلَا تَاۡثِیۡمٌ ﴿۲۳﴾
وَیَطُوۡفُ عَلَیۡہِمۡ غِلۡمَانٌ لَّہُمۡ کَاَنَّہُمۡ لُؤۡلُؤٌ مَّکۡنُوۡنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقۡبَلَ بَعۡضُہُمۡ عَلٰی
بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوۡۤا اِنَّا کُنَّا قَبۡلُ فِیۡۤ اَہۡلِنَا مُشۡفِقِیۡنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰہُ
عَلَیۡنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا کُنَّا مِنۡ قَبۡلُ نَدۡعُوۡہُ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡبَرُّ
الرَّحِیۡمُ ﴿۲۸﴾

بے شک متقین جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

جو کچھ ان کے رَبّ نے انھیں دیا ہے، وہ اُس کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

اور اُن کے رَبّ نے انھیں عذابِ جہنّم سے بچا لیا ہے۔

مزے سے کھاؤ پیو اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوب صورت آنکھوں والی حوروں سے اُن کی شادی کرا دیں گے۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی ذریّت نے بھی ایمان میں ان کا اِتّباع کیا تو ہم ان کی ذریّت کو بھی ان کے ساتھ مُلحق کر دیں گے اور ان کے عمل میں ہم ذرّہ برابر کمی نہیں

کریں گے ہر شخص اپنے عمل کا خود ضامن ہے۔
اور ہم انھیں پھل، گوشت اور جو وہ چاہیں گے وہ انھیں فراہم کریں گے۔
وہ ایک دوسرے سے ساغر لپک کر لے رہے ہوں گے جہاں پر نہ بے ہودگی ہوگی نہ ہی گناہ کی باتیں۔
اور ان کی خدمت کے لیے نوخیز لڑکے اِدُ دگِرد ہوں گے جو پوشیدہ موتیوں کی طرح حسین و جمیل ہوں گے۔
اہل جنت ایک دوسرے کی طرف مُتوَجِّہ ہوکر حال احوال دریافت کررہے ہوں گے۔
وہ کہیں گے ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی گزارتے تھے۔ ہم پر تو اللہ نے فضل کردیا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہواؤں کے عذاب سے بچالیا۔
یقیناً ہم پہلے بھی اسی کو پکارا کرتے تھے۔ بے شک وہی احسان کرنے والا، اور مہربان ہے۔

سورۃُ القمر:

(۵۴): اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝۵۴

(۵۵): فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝۵۵

یقیناً متقین باغات اور نہروں کے درمیان ہوں گے۔
سچّائی کی منزل میں اس بادشاہ کے نزدیک جو ہر شے کا مالک اور با اقتدار ہے۔

سورۃُ الرحمٰن: (۴۶ ۔ ۷۷)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝۴۶ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۷ ذَوَاتَآ
اَفْنَانٍ ۝۴۸ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۹ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝۵۰ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۱ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝۵۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝۵۳ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ

دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ
وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا
الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ
وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

جس کے دل میں عظمتِ خداوندی کا خوف ہوگا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

پس اے جن وانس تم اپنے ربّ کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے۔

ہری بھری ڈالیوں سے بھرپور۔

پس اے جن وانس تم اپنے ربّ کی کن کن خوبیوں کو جھٹلاؤ گے۔

ان دونوں جنتوں میں دو چشمے رواں ہیں۔

پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن انعامات کا انکار کرو گے۔

دونوں جنتوں میں ہر پھل دو طرح کے ہوں گے۔

پس اے جن وانس تم اپنے ربّ کی کن کن خوبیوں کو جھٹلاؤ گے۔

جنتی لوگ ایسے فرش پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی ہوئی قریب ہوں گی۔

پس اے جن وانس تم اپنے ربّ کی کن کن عنایتوں کو جھٹلاؤ گے۔

ان جنتوں میں پاک دامن عورتیں ہوں گی جنھیں ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کن کن نوازشوں کو جھٹلاؤ گے۔

ایسی خوبصورت گویا مجسّم یاقوت و مَرجانُ ہوں۔

اے جن وانس اپنے رَبّ کے کِس کِس لطف کو جھٹلاؤ گے۔

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کیا ہوسکتا ہے۔

اے جن وانس تم اپنے رَبّ کے کِس کَرَم کو جھٹلاؤ گے۔

ان دو باغات کے علاوہ دو باغات اور ہوں گے۔

بس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کے کن کن اَفْضَال کو جھٹلاؤ گے۔

دونوں نہایت گہرے سبز و سیاہی مائل ہوں گے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کن کن عجائبات کو جھٹلاؤ گے۔

ان دونوں باغات میں دو چشمے موج زن ہونگے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کے کس کس انعام کو جھٹلاؤ گے۔

ان میں بکثرت پھل نیز کھجور اور انار کے درخت بھی ہوں گے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کن کن نوازشات کو جھٹلاؤ گے۔

ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کن کن خوبیوں کو جھٹلاؤ گے۔

ایسی حوریں جو خیموں میں محفوظ بیٹھی ہیں۔

اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کن کن بھلائیوں کو جھٹلاؤ گے۔

ان سے پہلے انھیں نہ کسی انسان نے چھوا ہے اور نہ ہی کسی جن نے ہاتھ لگایا ہے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کس کس کرم فرمائی کو جھٹلاؤ گے۔

صاحبانِ جنت سبز قالینوں، نَفِیس و نَادِرمَسنَدُوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

سورۃُ الواقعہ: (۱۰۔۴۰)

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝۱۰ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۱۱ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۱۲
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۴ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝۱۵ مُّتَّكِـِٕيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝۱۶ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝۱۷ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ
وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝۱۸ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝۱۹ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا
يَتَخَيَّرُوْنَ ۝۲۰ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۲۱ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝۲۲ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ ۝۲۳ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۴ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝۲۵
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝۲۶ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝۲۷ فِيْ سِدْرٍ
مَّخْضُوْدٍ ۝۲۸ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝۲۹ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝۳۰ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝۳۱ وَّفَاكِهَةٍ
كَثِيْرَةٍ ۝۳۲ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝۳۳ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝۳۴ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ
اِنْشَآءً ۝۳۵ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝۳۶ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝۳۷ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۳۸ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۹ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝۴۰

اور سبقت کرنے والے وہ تو سبقت کرنے والے ہیں۔

وہی لوگ مُقرَّب بارگاہِ خداوندی ہیں۔

وہ نعمت بھری جنتّوں میں ہوں گے۔

اور بہت سے تو اگلوں میں سے ہوں گے۔

اور تھوڑے سے آخری دور میں سے۔

لعل و جواہر سے جڑے ہوئے تختوں پر۔

تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

نوجوان خدمت گزار اُن کے ارد گرد گردش کر رہے ہوں گے۔

آب خورے آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لیے ہوئے۔

اس شراب سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ہی عقلیں زائل ہوں گی۔
اور میوے اُن کی پسند کے مطابق ہوں گے۔
اور پرندوں کا گوشت ان کی خواہشات پر مبنی ہوگا۔
اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔
جیسے حفاظت سے رکھا ہوا چمک دار موتی۔
یہ درحقیقت ان کے اعمال کی جزا ہوگی۔
وہاں پر نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ ہی گناہ کی باتیں۔
وہاں پر ان کا کلام سلام، سلام ہوگا۔
اور داہنی طرف والے، کیا کہنا داہنی طرف والوں کا۔
ایسی بیری کے درختوں میں جن میں کانٹے نہ ہوں۔
اور لدے ہوئے تہہ بہ تہہ کیلوں میں۔
اور لمبے لمبے پھیلے ہوئے سایوں میں۔
اور پانی کے جھرنوں میں۔
اور بے حد وحساب پھلوں میں۔
جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ہی کوئی روک ٹوک ہوگی۔
اور اونچے اونچے فرش بچھے ہوں گے۔
ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا ہے۔
تو ہم نے انھیں کنواری بنایا۔
شوہروں سے محبت کرنے والیاں۔
یہ سب کچھ داہنے ہاتھ والوں کے لیے ہے۔
سابقہ لوگوں میں سے بھی کافی لوگ ہوں گے۔
اور آخری دور سے بھی بہت لوگ ہوں گے۔

سورۃ الحدید:

(۲۱): سَابِقُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا کَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ اُعِدَّتۡ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ؕ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۱﴾

تم سبقت لے جانے کی کوشش کرو اپنے رَبّ کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کی وُسعت آسمان وزمین جتنی ہے جو مہیّا کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اللہ اور اُس کے رسولوں پر یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے اسے نوازتا ہے اور اللہ صاحبِ فَضْلِ عَظِیم ہے۔

سورۃ الانسان/سورۃ الدھر:

(۵): اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا ۚ﴿۵﴾

(۶): عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۶﴾

بے شک نیکوکار ایسے جامِ شراب پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

یہ وہ چشمہ ہے جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے اور جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

(۱۲۔۲۲)

وَ جَزٰىہُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّۃً وَّ حَرِیۡرًا ﴿ۙ۱۲﴾ مُّتَّکِـِٕیۡنَ فِیۡہَا عَلَی الۡاَرَآئِکِ ۚ لَا یَرَوۡنَ فِیۡہَا شَمۡسًا وَّ لَا زَمۡہَرِیۡرًا ﴿ۚ۱۳﴾ وَ دَانِیَۃً عَلَیۡہِمۡ ظِلٰلُہَا وَ ذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُہَا تَذۡلِیۡلًا ﴿۱۴﴾ وَ یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِاٰنِیَۃٍ مِّنۡ فِضَّۃٍ وَّ اَکۡوَابٍ کَانَتۡ قَؔوَارِیۡرَا۠ ﴿ۙ۱۵﴾ قَؔوَارِیۡرَا۠ مِنۡ فِضَّۃٍ قَدَّرُوۡہَا تَقۡدِیۡرًا ﴿۱۶﴾ وَ یُسۡقَوۡنَ فِیۡہَا کَاۡسًا کَانَ مِزَاجُہَا زَنۡجَبِیۡلًا ﴿ۚ۱۷﴾ عَیۡنًا فِیۡہَا تُسَمّٰی سَلۡسَبِیۡلًا ﴿۱۸﴾ وَ یَطُوۡفُ عَلَیۡہِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ اِذَا رَاَیۡتَہُمۡ حَسِبۡتَہُمۡ لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَیۡتَ ثَمَّ رَاَیۡتَ

نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ۝٢٠ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ ۚ وَّحُلُّوْا
اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝٢١ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝٢٢

اور انھوں نے صبر کیا اس کے بدلے میں انھیں جنت اور اس کے ریشمی حُلّے عطا کرے گا۔ وہ اس جَنَّت میں اونچی مَسْنَدُ وں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں دھوپ کی حِدَّت دیکھیں گے اور نہ ہی سردی کی شِدَّت۔ اور گھنے درختوں کے سایے ان پر جھکے ہوں گے اور میووں کے گچھے ان کے قریب ان کے اِختیار میں ہوں گے۔

اور ان کے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے شَفّاف گلاس کا دور چل رہا ہوگا۔

شیشے بھی جو چاندی کی قسم کے ہوں گے جسے مناسب مقدار میں بھرا گیا ہوگا۔ اور وہاں انھیں ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔

بہشت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔

اور ان کے سامنے ایسے نوخیز لڑکے گردش کررہے ہوں گے جو ہمیشہ ایک ہی حال میں رہیں گے جب تم انھیں دیکھو گے تو سمجھو گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

اور جب تم وہاں نظر دوڑاؤ گے تو تمھیں ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت نظر آئے گی۔

ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز کپڑے اور اطلس و دیبا کی پوشاک ہوگی انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور اُن کا پروردگار انھیں شرابِ طَہُورَا سے سیراب کرے گا۔

یہ سب کچھ بطورِ جزا ہے۔ اور تمھاری سَعی قابل قدر ہے۔

سورۃُ المُرسلات:

(۴۱): اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝٤١

(۴۲):وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾

(۴۳):كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

(۴۴):اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

بے شک متقین گھنی چھاؤں اور چشموں میں ہوں گے۔

اور وہ جس پھل کی خواہش کریں گے وہاں موجود ہوگا۔

تم مزے سے کھاؤ اور پیوان اعمال کے صلے میں جو تم انجام دے رہے تھے۔

ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

سورۃُ النبا:(۳۱۔۳۶)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

بے شک متقین کے لیے کامرانی ہے۔

باغات اور انگور کے خوشے۔

اور نو جوان کنواری ہم عمر دوشیزائیں۔

اور (شراب کے) چھلکتے ہوئے جام۔

وہاں پر نہ لغوبات سنیں گے نہ ہی جھوٹی بات۔

یہ آپ کے رَبّ کی طرف سے عطا اور مُقرّر کردہ جزا ہے۔

سورۃُ النازعات:

(۴۰):وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

(۴۱): فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

اور جس نے اپنے رَبّ کی بارگاہ میں حاضری کا خوف رکھا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکے رکھا۔ تو یقیناً جَنّت اس کا ٹھکانا ہوگی۔

سورۃ المطففین:

(۲۲): إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾

(۲۳): عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾

(۲۴): تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾

(۲۵): يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾

(۲۶): خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾

(۲۷): وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾

(۲۸): عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾

بے شک نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے۔

اونچی مسندوں پر بیٹھے ہوئے محوِ نظارہ ہوں گے۔

ان کے چہروں سے نعمتوں کی تازگی جھلک رہی ہوگی۔

انھیں مُہر بند خالص شراب پلائی جائے گی۔

جس پر مُشک کی مہر لگی ہوگی اس میں آگے بڑھنے والوں کو سبقت لے جانی چاہیے۔

اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔

ایسا چشمہ جس سے مُقرَّبین سیراب ہوں گے۔

سورۃ الغاشیہ: (۸۔۱۶)

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ
فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ
مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

کچھ چہرے اس روز تروتازہ ہوں گے۔

اپنی کاوشوں سے مطمئن۔

عالی شان جنت میں مقیم ہوں گے۔

وہاں پر کوئی لَغو بات نہ سنیں گے۔

اس میں چشمے رواں ہوں گے۔

وہاں اونچی اونچی مسندیں سجی ہوں گی۔

اور ساغر رکھے ہوئے ہوں گے۔

اور گاؤ تکیے قطار سے لگے ہوں گے۔

اور نرم ونفیس فرش بچھے ہوں گے۔

سورۃُ البَیّنَۃ :

(۷): اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝

(۸): جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے یہی لوگ درحقیقت تمام مخلوقات سے بہتر ہیں۔

ان لوگوں کی جزا اُن کے رَبّ کے پاس ایسی جَنّتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہیں یہ اس کا مقام ہے جو اپنے رَبّ سے خائف رہا۔

مضامین کی تشریح

ان آیتوں میں جو مضامین زیر بحث آئے ہیں ہم ان کی تشریح اور توضیح کر رہے ہیں

اکثر آیتوں میں ہے تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اس کے نیچے نہریں جاری ہیں یعنی درختوں کے نیچے اور جنت کے مکانات اور محلّات کے نیچے اور لفظ تجری لا کر یہ واضح کیا کہ اس کا پانی ٹھہرا ہوا اور رکا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ مسلسل جاری و ساری ہے۔

جنت کی نہروں کے نام

قرآن کریم کی سورۂ محمد میں کچھ نہروں کے نام بیان کئے گئے ہیں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ

(سورہ محمد ۴۷:۱۵)

اس جَنَّت کی مثال جس کا وعدہ متقین سے کیا گیا ہے جس میں ایسی پانی کی نہریں رواں ہیں جس میں بُو نہیں اور ایسی دودھ کی نہریں جاری ہیں جس کا مزہ تبدیل نہیں ہوا اور شراب کی ایسی نہریں بہہ رہی ہیں جو پینے والوں کے لیے مزے دار ہے اور ایسی شہد کی نہریں موجود ہیں جو صاف و شفاف ہے اور ان کے لیے اس جَنَّت میں ہر طرح کے پھل اور

میوے ہوں گے اور ان کے رَبّ کی طرف سے مغفرت ہوگی۔

اس آیت میں چار نہروں کا ذکر ہے

۱۔ اَنۡہٰرٌ مِّنۡ مَّآءٍ غَیۡرِ اٰسِنٍ۔

پانی کی ایسی نہریں جن میں بو نہیں ہے

۲۔ وَ اَنۡہٰرٌ مِّنۡ لَّبَنٍ۔

اور ایسی دودھ کی نہریں جاری ہیں جن کا مزہ تبدیل نہیں ہوتا

۳۔ وَ اَنۡہٰرٌ مِّنۡ خَمۡرٍ۔

اور شراب کی ایسی نہریں بہہ رہی ہیں جو پینے والوں کے لیے مزے دار ہیں

۴۔ وَ اَنۡہٰرٌ مِّنۡ عَسَلٍ مُّصَفًّی۔

اور ایسی شہد کی نہریں موجود ہیں جو صاف اور شفّاف ہیں۔

لمّا نَزَلَ اِنَّا اَعۡطَیۡنَاکَ الۡکَوۡثَرَ قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هُوَ نَهَرٌ فِی الۡجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنۡ ذَهَبٍ شَرَابه اَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحۡلٰی مِنَ الۡعَسَلِ وَ اَطۡیَبَ رِیحاً مِنَ الۡمِسۡكِ یَجۡرِیۡ عَلٰی جَنَادِلِ اللُّؤۡلُؤِ وَ الۡمَرۡجَانُ.

(محجۃ البیضاء ج ۸ ص ۳۵۲)

جب سورہ اِنَّا اَعۡطَیۡنَاکَ الۡکَوۡثَرَ نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''کوثر'' جنت کی ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں اور جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور مُشک سے زیادہ خوش بودار ہے وہ موتی اور مرجان کے چٹان اور آبشار سے نکلتی ہے۔

جنت کی نہروں کی وُسعت

سورۃ حجر میں فرمایا: اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ، بے شک صاحبان تقویٰ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ اس سے پتا چلا کہ جنت میں چشمے بھی ہوں گے۔

سُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنۡ اَنۡهَارِ الۡجَنَّةِ کَمۡ عَرۡضُ کُلِّ نَهرٍ مِنۡهَا فَقَالَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَرْضُ كُلِّ نَهَرٍ مَسِيرَةُ خَمْسِينَ مِائَةَ عَامٍ يَدُورُ تَحْتَ الْقُصُورِ وَ الْحُجُبِ تَتَغَنَّى اَمْوَاجُهُ، وَ تُسَبِّحُ وَ تَطْرَبُ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَطْرَبُ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا. (بحار ج ۸ ص ۱۴۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی نہروں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان میں سے ہر نہر کی چوڑائی کتنی ہے؟ تو فرمایا کہ ہر نہر کی چوڑائی پانچ سو سال کا سفر ہے جو محلّات کے گرد چکّر لگا رہی ہیں اور حجابوں کے نیچے گردش کر رہی ہیں اس کی موجیں گنگنا رہی ہیں اس سے نغمہ پیدا ہو رہا ہے اور وہ تسبیح پڑھ رہی ہیں اور جنت میں اسی طرح گا رہی اور مسکرا رہی ہیں جس طرح دنیا میں لوگ شاداں وفرحاں اور عالم طرب ووجد میں آتے ہیں۔

جنت کے حوض کے بارے میں

شیخ صدوق نے اپنی سند سے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِحَوْضِي فَلَا اَوْرَدَهُ اللهُ بِحَوْضِي. وَ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِشَفَاعَتِي فَلَا اَنَالَهُ اللهُ شَفَاعَتِي ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي اَكْثَرَ مِنْ رَبِيْعَةَ وَ مُضَرَ.

جس شخص کو میرے حوض پر ایمان نہیں ہے اور وہ میری شفاعت پر یقین نہیں رکھتا تو اس تک میری شفاعت نہیں پہنچے گی پھر فرمایا کہ یقیناً میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہے میری امت میں سے جو گناہ کبیرہ کرتے ہیں جن کی تعداد ربیعہ ومُضَر کے قبائل سے زیادہ ہے۔

صفتِ حوض

جان لو کہ حوض کی عظیم شان ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخصوص طور سے اسے عطا کیا ہے اس کے اوصاف میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ہم امید کرتے

ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا علم عطا کرے اور آخرت میں اس کا مزہ چکھنے کو ملے۔ اس لیے کہ اس کی شان ہے کہ جو بھی ایک مرتبہ اس سے سیراب ہوگا وہ کبھی بھی پیاسا نہیں رہے گا کہا گیا ہے جب سورۂ کوثر نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرَ؟ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول بہتر طور سے جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نہر ہے میرے پروردگار نے جنت میں اسے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اس پر خیر کثیر ہے اس پر حوض ہے جہاں روز قیامت میری اُمّت آئے گی میں اُن کا انتظار کروں گا اور وہ ستاروں جتنے ہوں گے۔

(اس حدیث کی تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی سُنن میں حدیث انس سے جیسا کہ درمنثور ج ۶ ص ۴۰۱ میں ہے) (محجۃ البیضاء ج ۴ ص ۵۱۹)

اور کہا گیا ہے کہ رسول اللہ فرماتے تھے میرے درمیان میرا حوض ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صنعاء کا ہے یا جتنا فاصلہ مدینہ اور عمّان میں ہے۔

(صحیح مسلم ج ۶ ص ۷۱، محجۃ البیضاء ج ۴ ص ۵۱۹)

اور روایت کی گئی ہے کہ جب ''اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ'' کا سورہ نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ شَرَابه اَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ اَطْيَبَ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ يَجْرِىْ عَلَى جَنَادِلِ اللُّؤْلُؤِ وَ الْمَرْجَانُ.

وہ جنت کی ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے بنے ہیں جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مُشک سے زیادہ خوش بودار ہے وہ موتی اور مرجان کے پہاڑ اور آبشار سے جاری وساری ہے (دارمی حدیث ابن عمر سے)۔

(محجۃ البیضاء ج ۴ ص ۵۲۰)

وَ قَالَ ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ حَوْضِیْ مَابین عدن اِلٰی عمّان الْبَلْقَاء ماءٌ اَشَدَّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَ اَکْوَابه عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَداً، اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْداً عَلَیْهِ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ یَسْکُبُ فِیْهِ مِیزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ.

(ترمذی ج ۹ ص ۲۷۰ ـ ۲۷۳، صحیح مسلم ج ۷ ص ۶۹، محجۃ البیضاء ج ۴ ص ۵۲۰)

ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض عدن اور عمّان بَلْقاء کے درمیان جتنا ہے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس کے کٹورے آسمان کے تاروں جتنے ہیں جو بھی ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا تو اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ سب سے پہلے اس پر آنے والے فقراء مہاجرین ہوں گے اور ایک روایت میں حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ اس میں جنت کے دو پرنالے بہہ رہے ہیں۔

فیض کاشانی فرماتے ہیں طریق خاصّہ سے اہل بیت سے وارد ہوا ہے۔

اَنَّ الْوَالِیَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام یَسْقِیْ مِنْهُ أَوْلِیَاءَهُ وَیَذُوْدُ عَنْهُ اَعْدَاءَهُ.

کہ کوثر کے والی روز قیامت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوں گے وہ اپنے چاہنے والوں، دوستوں کو اس سے سیراب کریں گے اور اپنے دشمنوں کو اس سے دور بھگا دیں گے۔ (امالی شیخ صدوق ص ۱۶۸) (محجۃ البیضاء ج ۴ ص ۵۲)

اور طرق عامّہ سے جو کچھ ان کے صحاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَیَرِدَنَّ النَّاسُ مِنْ اَصْحَابِیْ عَلَی الْحَوْضِ، حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ، اخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ، فَأَقُوْلُ: اَصْحَابِیْ، اَصْحَابِیْ. وَ فِیْ رِوَایَةِ اُصَیْحَابِیْ اُصَیْحَابِیْ. فَیُقَالُ:

إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ وَزَادَ فِيْ أُخْرَى وَارْتَدُّوْا عَلٰى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى. (صحیح مسلم ح٦ ص٦١ وصحیح بخاری ج٩ ص٥٨-٥٩)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے یہاں تک کہ جب میں انھیں پہچان لوں گا تو میرے پاس سے انھیں کھینچ کر ہٹا دیا جائے گا میں کہوں گا میرے اصحاب میرے اصحاب۔ اور ایک روایت میں ہے یہ تو میرے چند اصحاب ہیں (تصغیر کے ساتھ) میرے چند اصحاب ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا کیا گل کھلائے اور دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ انھیں اُن کے پچھلے پیروں پر لوٹا دیا جائے گا۔

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ جَزَاكَ اللهُ خَيْراً مَا يَعْنِيْ بِهِ؟

فَقَالَ إِنَّ خَيْراً نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ مَخْرَجُهُ مِنَ الْكَوْثَرِ وَ الْكَوْثَرُ مَخْرَجُهُ مِنْ سَاقِ الْعَرْشِ عَلَيْهِ مَنَازِلُ الْأَوْصِيَاءِ وَ شِيْعَتِهِمْ عَلٰى حَافَتَيِ النَّهَرِ جَوَارٍ نَابِتَاتٌ كُلَّمَا قُلِعَتْ وَاحِدَةٌ نَبَتَتْ أُخْرَى سُمِّيَ ذٰلِكَ النَّهَرِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيْ كِتَابِهِ. "فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ" فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ "جَزَاكَ اللهُ خَيْراً" فَإِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ تِلْكَ الْمَنَازِلَ الَّتِيْ أَعَدَّهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِصَفْوَتِهِ وَ خِيَرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ.

(معانی الاخبار شیخ صدوق ص ١٨٢، محجۃ البیضاء ح ۴ ص ٥٢٠)

امام صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا کہ جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے: "جَزَاكَ اللهُ خَيْراً" تو اس کا کیا مفہوم ہے؟ تو امام علیہ السلام نے جواب مرحمت فرمایا کہ "خَيْراً" جنت کی ایک نہر کا نام ہے جو "کوثر" سے نکلتی ہے اور کوثر کا منبع "ساقِ عرش" ہے جس کے اوپر اوصیاء اور ان کے شیعوں کی رہائش گاہیں ہیں اور نہر کے دونوں کناروں پر

خوب صورت لڑکیاں اگتی ہیں اگر اُن میں ایک کو اکھاڑ لیا جائے تو دوسری اُگ جاتی ہے اس نہر کی بنیاد پر اسے خیر کہا گیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے قول سے ثابت ہے:

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ.

لہٰذا جب کوئی شخص اپنے ساتھی سے کہتا ہے: ''جَزَاكَ اللهُ خَيْراً'' تو اس کی مراد وہ منازل اور رہائش گاہیں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے منتخب روزگار اور پسندیدہ ترین مخلوقات کے لیے تیار کر رکھّی ہیں۔

کوثر کی تعریف وتوصیف

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عليه السلام مَا هُوَ الْكَوْثَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ نَهَرٌ اَكْرَمَنِيَ اللهُ بِهِ. قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام اِنَّ هَذَا النَّهَرَ شَرِيْفٌ فَانْعَتْهُ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ نَعَمْ يَا عَلِيُّ، اَلْكَوْثَرُ نَهَرٌ يَجْرِيْ تَحْتَ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ، وَ اَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ اَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، حَصَاؤُهُ الزَّبَرْجَدُ وَ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ، حَشِيْشُهُ الزَّعْفَرَانُ، تُرَابُهُ الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ، قَوَاعِدُهُ تَحْتَ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَدَهُ عَلَى جَنْبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام وَ قَالَ يَا عَلِيُّ اِنَّ هَذَا النَّهَرَ لِيْ وَ لَكَ وَ لِمُحِبِّيْكَ مِنْ بَعْدِيْ.

(امالی شیخ مفید المجلس الخامس والثلاثون۔ (ح ۵ ص ۲۹۴))

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم پر اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ نازل ہوا تو حضرت علی علیہ السلام نے آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم سے سوال کیا: مَا هُوَ الْكَوْثَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم یہ فرمائیے کہ کوثر کیا ہے؟ تو آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک نہر ہے اللہ نے مجھے جس سے نوازا ہے تو حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ اس نہر شریف کی تعریف فرمائیے کہ یہ کیا ہے؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی کوثر ایک نہر ہے جو عرش خداوندی کے نیچے جاری ہے اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مکھن سے زیادہ نرم ہے اور اس کی کنکریاں سنگ ریزے زمرّد و یاقوت اور مرجان ہیں اس کی چمکتی ہوئی ریت زعفران ہے، اس کی مٹی مُشک اذفر ہے اس کے ستون اللہ عزوجل کے عرش کے نیچے ہیں۔

پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ امیر المومنین کے کندھے پر مارا اور فرمایا یا علی یہ نہر میرے لیے، تمھارے لیے اور میرے بعد تمھارے محبّین کے لیے ہے۔

کوثر جنت کی نہر کا نام

وَفِیْ تَفْسِیْرِ عَلِیِّ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ. اِنَّآ اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ.

قَالَ: اَلْکَوْثَرُ نَهَرٌ فِی الْجَنَّةِ اَعْطَی اللّٰهُ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عِوَضاً عَنِ ابْنِهِ اِبْرَاهِیْمَ. (بحار ج ۸ ص ۱۳۵)

اور تفسیر علی بن ابراہیم میں ''اِنَّآ اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ'' کی تفسیر میں فرمایا:

کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے بیٹے ابراہیمؑ کے بدلے میں عطا کیا تھا۔

اِبْنُ جُبَیْرٍ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُئِلَ النَّبِیُّ عَنِ الْکَوْثَرِ. فَقَالَ یَا عَلِیُّ اَلْکَوْثَرُ نَهَرٌ یَجْرِیْ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰهِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ الثَّلْجِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَ اَلْیَنُ مِنَ الزُّبَدِ حَصْبَاؤُهُ الدُّرُّ وَ الزَّبَرْجَدُ وَ الْمَرْجَانُ حَشِیْشُهُ الزَّعْفَرَانُ تُرَابُهُ الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ قَوَاعِدُهُ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰهِ ثُمَّ ضَرَبَ یَدَهُ عَلٰی جَنْبِ عَلِیٍّ وَ قَالَ اِنَّ هٰذَا النَّهَرَ لِیْ وَلَکَ وَلِمُحِبِّیْکَ مِنْ بَعْدِیْ.

(مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۸۵)

ابن جبیراور ابن عباس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوثر کے بارے میں سوال کیا تو حضور انور نے فرمایا اے علی کوثر جنت کی ایک نہر ہے جو عرش خداوندی کے نیچے جاری ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اور مکھن سے زیادہ نرم ہے اس کی کنکریاں موتی، زمرّد اور مرجان ہیں، جس کی بیلیں زعفران ہیں جس کی مٹّی مُشک و عنبر ہے جس کی بنیادیں عرش خداوندی کے نیچے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ علی کے پہلو پر رکھا اور فرمایا کہ اے علی یہ نہر میرے لیے اور تمھارے لیے اور میرے بعد تمھارے چاہنے والوں کے لیے ہے۔

اَلْحَافِظُ اَبُوْ نُعَيْمٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَطِيَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ قَدْ اَعْطَيْتُ الْكَوْثَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ عَرْضُهُ وَ طُوْلُهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَا يَشْرَبُ اَحَدٌ مِنْهُ فَيَظْمَأَ وَ لَا يَتَوَضَّأُ اَحَدٌ مِنْهُ فَيَشْعَثَ وَ لَا يَشْرَبُهُ اِنْسَانٌ اَخْفَرَ ذِمَّتِي وَلَا قَتَلَ اَهْلَ بَيْتِيْ. (مناقب بن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۸۵)

حافظ ابونعیم نے اپنی سند سے عطیہ تک روایت کو منتہی کیا ہے انھوں نے انس سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کوثر عطا کیا گیا ہے میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کوثر کیا ہے؟ فرمایا جنت کی ایک نہر ہے جس کی چوڑائی اور لمبائی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے جو بھی اس سے پیئے گا وہ سیراب ہو جائے گا اور اس سے وضو کرنے والا غبار آلود نہ ہوگا۔ اور وہ شخص اس سے سیراب نہ ہوگا جو بے وفا ہوگا اور جو میرے اہل بیت میں سے کسی کا قاتل ہوگا۔

جنت کی عمارات

سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَ تُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ وَ حصاؤها اللُّؤْلُؤُ وَ الْيَاقُوْتُ مَنْ دَخَلَهَا يَتَنَعَّمُ لَا يَبْأَسُ اَبَداً وَ يُخَلَّدُ لَا يَمُوْتُ اَبَداً لَا يَبْلٰى ثِيَابُهُ وَ لَا

شَبَابُہٗ. (جامع الاخبار ص ۱۷۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ جنت کی عمارت کیسی ہے تو فرمایا: ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا اور سیمنٹ مُشکِ اذْفر (خوش بودار گھاس) کا ہے اور اس کی مٹّی زعفران کی ہے اس کے سنگ ریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور جو بھی اس میں داخل ہوجائے گا وہ عیش و آرام میں ہوگا مصیبت زدہ مفلس اور پریشان حال نہ ہوگا۔ وہ اس میں ہمیشہ کے لیے رہے گا وہاں پر اسے موت نہیں آئے گی اور وہاں پر نہ تو اس کے کپڑے پرانے اور بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی کو زوال اور اِضمحلال ہوگا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ خَلَقَهَا مِنْ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ جَعَلَ حِيطَانَهَا الْيَاقُوتَ وَ سَقْفَهَا الزَّبَرْجَدَ وَ حَصْبَاءَهَا اللُّؤْلُؤَ وَ تُرَابَهَا الزَّعْفَرَانَ وَ الْمِسْكَ الْأَذْفَرَ. فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَدْ سَعِدَ مَنْ يَدْخُلُنِي. فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ بِعِزَّتِي وَ عَظَمَتِي وَ جَلَالِي وَ ارْتِفَاعِي لَا يَدْخُلُهَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَ لَا مُتَكَبِّرٌ وَ لَا قَتَّاتٌ وَ هُوَ النَّمَّامُ وَ لَا دَيُّوثٌ وَ هُوَ الْقَلْطَبَانُ وَ لَا قَلَّاعٌ وَ هُوَ الشُّرْطِيُّ وَ لَا زَنُّوقٌ وَ هُوَ الْخُنْثَى وَ لَا خَيُّوفٌ وَ هُوَ النَّبَّاشُ وَ لَا عَشَّارٌ وَ لَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَ لَا قَدَرِيٌّ. (الخصال ج ۲ ص ۴۳۵، باب العشرۃ ح ۲۲، وبمضمونہ ح ۳۳)

جعفر بن محمد اپنے آباؤ اجداد سے وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو اسے دو اینٹوں سے پیدا کیا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور اس کی دیواریں یاقوت سے اور اس کی چھت زمرّد سے اور اس کے سنگ ریزے موتی سے اور اس کی مٹی زعفران سے اور مُشک اذفر سے بنائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس جنت سے کہا گفتگو کر تو وہ گویا

ہوئی ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ '' تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے تو زندہ اور قائم بالذّات ہے جو بھی میرے اندر آ گیا وہ خوش نصیب اور خوش بخت ہے تو ارشاد ربّ العزّت ہوا مجھے اپنے عزّت و جلال اور عظمت اور بلندی کی قسم کہ اس میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جو شراب کا عادی ہو، متکبّر اور مغرور ہو، چغل خور، جھوٹا اور رشتہ ناطہ توڑنے والا ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ اَلْجَنَّۃُ بِنَاؤُھَا مِنْ فِضَّۃٍ وَلَبِنَۃٌ مِنْ ذَھَبٍ ، وَمِلَاطُھَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ ، وَحَصْبَاءُھَا اللُّؤْلُؤُ وَالیَاقُوْتُ ، وَتُرْبَتُھَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ دَخَلَھَا یَنْعَمُ وَلَا یَبْاَسُ وَیَخْلُدُ وَلَا یَمُوْتُ لَا تَبْلیٰ ثِیَابُھُمْ وَلَا یَفْنیٰ شَبَابُھُمْ. (کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۵۲)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت کی عمارت ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہے اور اس کا گارا اور سیمنٹ مشک اذفر کے ہیں اور اس کی کنکریاں اور سنگ ریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس کی تربت زعفران کی ہے جو بھی اس میں داخل ہوگا وہ نعمتوں سے بہرہ ور ہوگا اور اسے کسی قسم کی تکلیف، غم اور زحمت نہ ہوگی وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا وہاں پر اسے موت نہیں آئے گی اور جنت والوں کے کپڑے کبھی پرانے اور بوسیدہ نہ ہوں گے اور ان کی جوانی سدا بہار ہوگی۔

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں سرخ یاقوت کے بڑے بڑے ستون بنا رکھے ہیں جن کے اوپر ستر ہزار محلّات ہیں اور ہر محل میں ہزار کمرے ہیں جنھیں باری عزّ اِسمُہ نے باہمی محبت کرنے والوں اور اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لیے خلق فرمایا ہے۔ (بحار الانوار ج ۸ ص ۱۳۲)

مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال

قُصُوْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ فِیْ کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ دَاراً مِنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ فِیْ کُلِّ دَارٍ ،سَبْعُوْنَ بَیْتاً مِنْ زُمُرُّدَۃٍ خَضْرَاءَ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ ،سَبْعُوْنَ سَرِیْراً عَلٰی کُلِّ

سَرِيرٍ، سَبْعُونَ فِرَاشاً مِنْ كُلِّ لَوْنٍ عَلَى كُلِّ فِرَاشٍ زَوْجَةٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فِي كُلِّ بَيْتٍ، سَبْعُونَ مَائِدَةً عَلَى كُلِّ مَائِدَةٍ، سَبْعُونَ لَوْناً مِنَ الطَّعَامِ وَفِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ وَصِيفَةً وَ يُعْطِي كُلَّ غَدَاةٍ ''يَعْنِي مِنَ الْقُوَّةِ الْقُوَّةِ'' مَا يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ أَجْمَع. (محجّة البیضاء ج۴ ص۵۲۹)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہاں موتی کے بنے ہوئے محلات ہوں گے ہر محل میں ستر گھر ہوں گے سرخ یاقوت کے بنے ہوئے اور ہر گھر میں ستر گھر ہوں گے زمرّدِ سبز کے اور ہر گھر میں تخت ہوگا اور ہر تخت کے اوپر ہر رنگ کے ستّر فرش ہوں گے اور ہر فرش پر بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی بطورِ زوجہ اور ہر گھر میں ستر دسترخوان ہوں گے اور ہر دسترخوان پر ستر طرح کے کھانے ہوں گے اور ہر گھر میں ستر خادمائیں ہوں گی اور ہر صبح کو عطا کی جائے وہ قوت جو سب پر چھائی ہوگی۔

نَفَقۂ جنت جس سے جنت تعمیر ہو رہی ہے

عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ: قال رسولُ الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا مَلَائِكَةً يَبْنُونَ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ، وَ رُبَّمَا اَمْسَكُوا فَقُلْتُ لَهُمْ مَا لَكُمْ رُبَّمَا بَنَيْتُمْ وَ رُبَّمَا اَمْسَكْتُمْ؟ فَقَالُوا حَتَّى تَجِيئَنَا النَّفَقَةُ. فَقُلْتُ لَهُمْ: وَ مَا نَفَقَتُكُمْ فَقَالُوا قَوْلُ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا ''سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ'' فَاِذَا قَالَ بَنَيْنَا وَاِذَا اَمْسَكَ اَمْسَكْنَا.

(البحار ج۸ ص ۱۲۳، ۱۹۲، تفسیر القمی ج۱ ص۲۱)

ابن ابی عمیر سے وہ جمیل سے وہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے رات کے وقت آسمان کی طرف لے جایا گیا اور میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس میں فرشتے ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی رکھ کر عمارت تعمیر کر رہے ہیں اور کبھی کبھی رک جاتے ہیں میں نے ان

سے استفسار کیا کہ تمھیں کیا ہو گیا کبھی تعمیر کرتے ہو اور کبھی رک جاتے ہو تو انھوں نے جواب دیا ہم نفقۂ خرچ کا انتظار کرتے ہیں میں نے ان سے پوچھا تمھارا نفقہ کیا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا مومن کا قول دنیا میں ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ'' (جب بندہ یہ کہتا ہے تو ہم تعمیر شروع کر دیتے ہیں اور جب وہ رک جاتا ہے تو ہم بھی تعمیر روک دیتے ہیں)۔

ہشت بہشت

مشہور ہے کہ آٹھ جنتیں ہیں۔

ان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ خُلد

۲۔ دارلسّلام

۳۔دارالقرار

۴۔جنّت عَدَن

۵۔ جنت الماویٰ

۶۔ جنت النعیم

۷۔علیین

۸۔فردَوس

قرآن کریم اور جنّاتِ عَدَن

قرآن کریم میں گیارہ مرتبہ عدن کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ

(سورہ توبہ ۹:۷۲)

اور دائمی بہشت میں ان کے لیے پاکیزہ رہائش گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرلیں گے۔

۲۔جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ ۔ (الرعد ۱۳:۲۳)

یعنی ایسے باغات ہیں جو اُن کی ابدی قیام گاہ ہوں گے اوران کے آباؤاجدادان کی ازواج اوراولادمیں سے جو بھی صالح افراد ہوں گے وہ بھی اُن کے ساتھ وہاں جائیں گے

۳۔ جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِیۡهَا مَا یَشَآءُوۡنَ ؕ كَذٰلِكَ یَجۡزِی اللّٰهُ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۱﴾ (النحل ۱۶:۳۱)

جنّاتِ عدن (ہمیشہ رہنے والے باغات) میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ان کے لیے وہاں پر جو چاہیں گے مہیا ہوگا اللہ متقین کوایسی ہی جزا دیتا ہے۔

۴۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ۔ (الکھف ۱۸:۳۱)

ایسے لوگوں کے لیے سدابہار جنّتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

۵۔ جَنّٰتِ عَدۡنِ الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَیۡبِ۔ (مریم ۱۹:۶۱)

اُن کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن کارحمان نے اپنے بندوں سے در پردہ وعدہ کررکھا ہے۔

۶۔جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا۔ (طٰہٰ ۲۰:۷۶)

سدابہار باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی وہ ہمیشہ کے لیے ان میں رہیں گے

۷۔جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُؤۡلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمۡ فِیۡهَا حَرِیۡرٌ۔ (فاطر ۳۵:۳۳)

ہمیشہ رہنے والی جنّتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں انھیں سونے کے کنگنوں اورموتیوں سے آراستہ کیا جائے گا اور وہاں ان کالباس ریشمی ہوگا۔

۸۔جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ. (ص ۳۸: ۵۰)

دائمی جنتیں جن کے دروازے اُن کے لیے کھلے ہوں گے۔

۹۔رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۸﴾ (المومن ۴۰: ۸)

بارالہا! تو انھیں ایسی سدا بہار جنتوں میں داخل کردے جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔اور ان کے آبا وَاجداد اور ان کی اَزْوَاج اور اَوْلاد میں سے جو صالح ہوں (انھیں بھی اس نعمت سے نواز) بے شک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔

۱۰۔وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ. (الصّف ۶۱: ۱۲)

اور جنات عدن میں تمھیں پاکیزہ رہائش گاہیں عطا فرمائے گا

۱۱۔جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ.

(البینہ ۹۸: ۸)

ان لوگوں کی جزا اُن کے رب کے پاس ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

جنتِ عدن کی تخلیق

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلَقَ اللهُ جَنَّةَ عَدْنٍ وَ غَرَسَ اَشْجَارَهَا بِيَدِهٖ فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ فَقَالَتْ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. (کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اس کے درختوں کو خود اپنے ہاتھوں سے لگایا اس کے بعد اس سے کہا گفتگو کر تو وہ گویا ہوئی ''بے شک مومنین فلاح پا گئے۔''

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلَقَ اللهُ جَنَّةَ عَدْنٍ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ .ثُمَّ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ قَالَتْ قَدْ اَفْلَحَ

الْمُؤْمِنُوْنَ. (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۴۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن کو خلق فرمایا تو اس طرح پیدا کیا جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی وہ کسی بشر کے دل و دماغ میں گذرا پھر اس سے فرمایا کہ ہمکلام ہو تو اس نے کہا: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مومنین یقیناً فلاح پا گئے۔

عدن کے لفظی معنیٰ استقرار کے ہیں اور خلود یعنی ہمیشگی بھی اس میں شامل ہے۔

نہایہ میں ہے: عَدَنَ بِالْمَکَانِ اِذَا لَزِمَهُ وَلَمْ يَبْرَحْ مِنْهُ. عَدَنَ بِالْمَکَانِ کا مفہوم ہے۔

جب کسی جگہ سے چمٹ جائے اور وہاں سے جدا نہ ہو۔

جنات عدن سے مراد بہشت ہے جس کا آخرت سے تعلق ہے اور اس سے مراد دوام اور خلود (ہمیشگی) ہے۔

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

وَ عَدْنٌ دَارُ اللهِ الَّتِیْ لَمْ تَرَهَا عَيْنٌ وَ لَا يَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَ لَا يَسْكُنُهَا غَيْرُ ثَلَاثَةٍ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ يَقُوْلُ اللهُ طُوْبٰى لِمَنْ دَخَلَكِ.

اور عَدَن اللہ کا وہ گھر ہے کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ ہی کسی بشر کے دماغ و دل میں اس کا خیال تک گذرا ہوگا اس میں سوائے انبیاء، صدیقین اور شہداء کے کوئی اور رہائش پذیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہوگا سعادت مندی ہے اس کے لیے جو تجھ میں داخل ہو جائے۔

مُسْنَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَنَّةَ عَدْنٍ قَضِيْبٌ غَرَسَهُ اللهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: كُنْ فَكَانَ. (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۴۶)

مسند علی میں اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے علی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنّتِ عدَن ایک ایسی ٹہنی ہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے بویا ہے پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہوگئی۔

قرآن اور جنت الفردوس

قرآن کریم میں صرف دو مقامات پر فردوس کا ذکر ہے۔

۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝١٠٧ (الکھف ۱۸:۱۰۷)

اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے تو ان کی ضیافت کے لیے فردوس کے باغات ہوں گے۔

۲۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝٢ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝٤ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٦ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١

(المومنون ۲۳:۱۔۱۱)

یقیناً مومنین فلاح پا گئے۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خُشُوع کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو لغو باتوں سے رُوگرُدانی کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو زکوٰۃ کا فرض انجام دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی ازواج یا اُن کنیزوں کے جو اُن کی مِلکیّت میں ہوں۔ کیوں کہ اِن کے معاملے میں اُن پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو وہ لوگ زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور وعدوں کا پاس ولحاظ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں

کی مُحافظت کرتے ہیں۔ وہی لوگ تو وارث ہیں۔ جو فردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

تفسیر مجمع البیان میں زجاج سے منقول ہے کہ فردوس وہ باغ ہے جس میں تمام خوبیاں اور محاسن جمع ہیں۔ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ فردوس وہ جگہ ہے جہاں قِسم قِسم کی گھاس اگتی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ یہ رومی زبان کا لفظ ہے جسے عربی زبان نے اپنا لیا ہے اشعار عرب میں یہ لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔

صرف حسان بن ثابت نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے:

فَاِنَّ ثَوَابَ اللهِ كُلِّ مُوَحِّدٍ جِنَانٌ مِنَ الْفِرْدَوْسِ فِيْهَا يُخَلَّدُ

طبرسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ فردوس ایسا باغ ہے جس میں میوہ جات، گلہائے رنگ رنگ اور تمام اسباب عیش وعشرت مہیّا ہیں اور فائدے اور لذّت کے تمام سامان پائے جاتے ہیں۔ کشاف زمخشری میں یہ الفاظ ہیں۔

اَلْفِرْدَوْسُ: هو البستان الواسع الجامع لا صناف الثَّمَرِ.

وہ ایسا وسیع اور کشادہ باغ جس میں ہر طرح کے پھل پائے جاتے ہوں۔

یعنی بہشت کی تمام نعمتیں جس میں وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں اور راحت وسکون اور اطمینانِ قلب کے تمام وسائل جہاں موجود ہوں جیسا کہ ارشاد ربّ العزّت ہے:

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ. (زخرف ۴۳:۷۱)

اور جنّت میں وہ کچھ مہیا ہوگا جو تمھارا جی چاہے گا اور جو تمھاری آنکھوں کو بھائے گا۔

اور جنّات الفردوس جنات النعیم کی مانند ہے۔

عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَلْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ الْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَ اَوْسَطَهَا وَ فَوْقُهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ تَعَالٰى فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ. (کنز العمّال ج ۱۴ ص ۴۵۵)

معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو عمل کرنے دو اس لیے کہ جنت میں سو درجے ہیں ہر درجے میں اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان میں ہے اور فردوس کا درجہ سب سے اعلیٰ اور اس کا اوسط درجہ بھی ہے اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے طلب کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔

عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَلْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ الْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللهَ تَعَالٰى فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ.

(تفسیر صافی ص ۱۵۱ و کنز العمال ج ۴ ص ۴۵۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے ''فردوس'' اُن میں سب سے اعلیٰ درجہ پر ہے جس سے چاروں نہریں (دودھ، پانی، شہد اور شراب) جاری ہوتی ہیں لہٰذا جب تم اللہ سے طلب کرو تو پھر اس سے فردوس کا سوال کرو۔

وَ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللهِ بْنُ اَسْبَاطٍ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَطَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْغَزَّالِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ فِي الْفِرْدَوْسِ لَعَيْناً اَحْلٰى مِنَ الشَّهْدِ، وَ اَلْيَنَ مِنَ الزُّبْدِ، وَ اَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ، وَ اَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ، فِيْهَا طِيْنَةٌ خَلَقَنَا اللهُ (عَزَّ وَ جَلَّ) مِنْهَا، وَ خَلَقَ مِنْهَا شِيعَتَنَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ تِلْكَ الطِّيْنَةِ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَا مِنْ شِيعَتِنَا، وَ هِيَ الْمِيْثَاقُ الَّذِيْ اَخَذَ اللهُ (عَزَّ وَ جَلَّ) عَلَيْهِ وَلَايَةَ اَمِيْرِ

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ).

(۱۱۳۳۰ امالی طوسی علیہ الرحمہ ص ۵۶۹)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً فردوس میں ایک چشمہ ہے جو شہد سے زیادہ شیریں، مکھن سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مُشک سے زیادہ خوش بودار ہے۔ اس کے اندر ایک ایسی مٹّی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلق فرمایا ہے اور اسی طنیت سے ہمارے شیعوں کو پیدا کیا گیا ہے جو اس طنیت سے تعلق نہیں رکھتا وہ ہمارا نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا شیعہ ہے اور یہ وہ عہد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ولایت علی کے لیے لیا ہے۔

ہدیہ ربّ العالمین

قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يُدْخِلُ الله اَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، يَبْعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكاً وَ مَعَهُ هَدِيَّةٌ وَ كِسْوَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَدْخُلُوْهَا، قَالَ لَهُمُ الْمَلَكُ، قِفُوْا فَاِنَّ مَعِيْ هَدِيَّةٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، قَالُوا وَ مَا تِلْكَ الْهَدِيَّةُ ،قَالَ الْمَلَكُ هِيَ عَشَرَةُ خَوَاتِيْمِ. مَكْتُوْبٌ فِيْ اَحَدِهَا: سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ، وَ فِي الثَّانِيْ مَكْتُوْبٌ: اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ، وَفِي الثَّالِثِ مَكْتُوْبٌ: ذَهَبَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَ الْهُمُوْمُ، وَ فِي الرَّابِعِ مَكْتُوْبٌ: اَلْبَسْنَا كُمُ الْحُلِيَّ وَ الْحُلَلَ، وَ فِي الْخَامِسِ مَكْتُوْبٌ: زَوَّجْنَا كُمُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَفِي السَّادِسِ مَكْتُوْبٌ: اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا، وَفِي السَّابِعِ مَكْتُوْبٌ: صَبَرْتُمْ شَبَابًا لَا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا، وَ فِي الثَّامِنِ مَكْتُوْبٌ: رَافَقْتُهُمُ الْاَنْبِيَاءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ، وَ فِي التَّاسِعِ مَكْتُوْبٌ: صَبَرْتُمْ آمِنِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ اَبَدًا، وَ فِي الْعَاشِرِ مَكْتُوْبٌ: كُنْتُمْ فِيْ جَوَارِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ يَقُوْلُ الْمَلَكُ اُدْخُلُوْهَا فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ. (المواعظ العددیہ ص ۲۷۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو جنت میں داخل کرنا چاہے گا تو اُن کی طرف ایک فرشتے کو بھیجے گا جس کے پاس ہدیہ اور جنت کا حُلّہ ہوگا۔ بس جب وہ لوگ جنت میں داخل ہونے کا ارادہ کریں گے تو فرشتہ اُن سے کہے گا ٹھہر جاؤ میرے پاس رب العلمین کی جانب سے ایک ہدیہ ہے وہ کہیں گے وہ کون سا ہدیہ ہے تو فرشتہ کہے گا یہ دس انگوٹھیاں ہیں جن میں سے ایک پر یہ لکھا ''سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ '' تم پر سلامتی ہو، مبارک ہو تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس جنت میں داخل ہو جاؤ'' دوسری انگوٹھی پر یہ تحریر ہوگا ''اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ '' تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ محفوظ طور سے داخل ہو جاؤ۔ تیسری انگوٹھی پر یہ تحریر ہوگی ''ذَهَبَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَ الْهُمُوْمُ '' تم سے حزن وغم دور ہوگیا۔ چوتھی انگوٹھی پر لکھا ہوگا ''اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلِيَّ وَ الْحُلَلَ '' ہم نے تمھیں زیورات او حُلّے پہنائے ہیں۔ پانچویں انگوٹھی پر یہ ہے ''زَوَّجْنَاكُمُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ '' ہم نے بڑی آنکھوں والی حوروں سے تمھاری شادی کرادی چھٹی پر یہ تحریر ہے ''اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا '' آج کے دن میں نے انھیں اُن کے صبر کی جزا دے دی ہے۔ ساتویں پر یہ لکھا ہے ''صَبَرْتُمْ شَبَابًا لَا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا '' تم نے جوانی میں صبر کیا تم اب کبھی بوڑھے نہیں ہوؤ گے۔ آٹھویں انگوٹھی پر یہ لکھا ہے ''رَافَقْتُهُمُ الْاَنْبِيَاءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ '' تم کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت حاصل ہے۔ نویں انگوٹھی پر یہ تحریر ہے ''صَبَرْتُمْ آمِنِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ اَبَدًا '' تم نے نہایت پرسکون انداز میں صبر کیا ہے تمھیں کبھی خوف لاحق نہیں ہوگا اور دسویں انگوٹھی پر یہ رقم ہے ''كُنْتُمْ فِيْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ الْعَظِيْمِ '' تم اب جوار (ہمسائیگی) رحمان ورحیم میں ہو جو صاحب عرش اور صاحب کرم وباعظمت ہے۔

پھر فرشتہ اُن سے کہے گا تم اب جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں گویا ہوں گے" خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے حُزن وغم کو زائل کر دیا بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا قدردان ہے، ثنائے کامل اللہ کے لیے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ عمل کرنے والوں کو کتنا اچھا اجر میسّر آیا ہے۔

جَنّٰتُ الماوٰی

قرآن مجید میں تین مقامات پر جَنَّةُ الماوٰی کا ذکر آیا ہے۔

۱۔ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۱۹ (السجدہ ۳۲: ۱۹)

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے تو ان کے لیے جنتوں کی قیام گاہیں ہیں جو ان کے اعمال کے بدلے میں بطور ضِیَافت ملی ہیں۔

۲۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى۝۱۴ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى۝۱۵ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى۝۱۶ (النجم ۵۳: ۱۴۔۱۶)

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى کے پاس۔ جس کے نزدیک جَنَّتُ الْمَاوٰی ہے۔ جب نورِ حق کی تجَلِّیات سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى کو ڈھانپ رہی تھیں۔

اس آیت وافی ہدایہ میں جنت الماویٰ کا محل وقوع سدرۃ المنتہٰی کے نزدیک بتلایا گیا ہے۔

علامہ طبرسی علیہ الرحمہ تفسیر مجمع البیان میں اس کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى اَىْ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِىَ فِى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، جَنَّةُ الْمَقَامِ وَ هِىَ جَنَّةُ الْخُلْدِ وَهِىَ فِى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، وَ قِيْلَ فِى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَ قِيْلَ هِىَ الْجَنَّةُ الَّتِىْ كَانَ اٰوىٰ اِلَيْهَا آدَم وَ تَصِيْرُ اِلَيْهَا اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ، عَنِ الْجُبَّائِىِّ وَ قَتَادَةُ وَ قِيْلَ هِىَ الَّتِى يَصِيْرُ اِلَيْهَا

أَهْلِ الْجَنَّةِ، عَنِ الْحَسَنِ وِ قِيْلَ هِيَ الَّتِيْ يَاوِيْ إِلَيْهَا جِبْرَائِيْلُ وَ الْمَلَائِكَةُ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

اس کے پاس جَنَّةُ الْمَاوٰی ہے یعنی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی کے پاس قیام کی جنت ہے اور یہ جنتّ الخلد ہے اور یہ ساتویں آسمان میں ہے اور کہا گیا ہے کہ چھٹے آسمان میں ہے۔اور کہا گیا ہے کہ یہ وہ جنت ہے کہ آدم علیہ السلام نے جس کی طرف پناہ لی تھی اور اسی کی جانب شہداء کی روحیں جاتی ہیں جبائی اور قتادہ سے ایسا ہی مروی ہے۔اور کہا گیا ہے یہ وہ جنت ہے جس کی طرف حضرت جبرئیل علیہ السلام اور دیگر فرشتے پناہ لیتے ہیں یہ روایت عطاء اور ابنِ عباس سے ہے۔

۳۔وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ (النازعات ۷۹: ۴۰۔۴۱)

اور جس نے اپنے رَبّ کی بارگاہ میں حاضری کا خوف رکھا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکے رکھا۔تو یقیناً جَنّت اس کا ٹھکانا ہوگی۔

اس آیت میں ماوٰی کے معنیٰ ٹھکانا، پناہ گاہ اور مستقر ہے۔

جنّاتُ النعیم

قرآن کریم میں یہ لفظ اس ترکیب میں ۱۰ مرتبہ آیا۔

۱۔ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ (المائدہ ۵: ۶۵)

اور انھیں نعمتوں سے پُر جنّتوں میں پہنچا دیتے۔

۲۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾ (یونس ۱۰: ۹)

نعمتوں سے بھرپور جنتوں کی راہ دکھائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

۳۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ (الحج ۲۲: ۵۶)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے وہ نعمت سے پُر جنتوں میں جائیں گے۔

۴۔ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ (الشعراء۲۶:۸۵)

اور تو مجھے نعمتوں سے بھری جنتوں کے وارثوں میں شامل کر دے۔

۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

(لقمان۳۱:۸)

بہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے ان کے لیے نعمت بھری جنتیں ہیں۔

۶۔ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾

(الصافات ۳۷:۴۲۔۴۳)

ہر طرح کے پھل اور میوے اور وہ لوگ مُعزّز ہوں گے۔ نعمتوں سے بھری جنّتوں میں۔

۷۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ (الطور ۵۲:۱۷)

بے شک متقین جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

۸۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ (الواقعہ ۵۶:۱۱۔۱۲)

وہی لوگ مُقرَّب بارگاہِ خداوندی ہیں۔ وہ نعمت بھری جنّتوں میں ہوں گے۔

۹۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ (القلم ۶۸:۳۴)

بے شک متقین اپنے رَبّ کے نزدیک نعمتوں والے باغات میں ہوں گے۔

۱۰۔ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾

(معارج ۷۰:۳۸)

کیاان میں سے ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ وہ نعمتوں سے بھری ہوئی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

نعیم: نعمت جو وسیع اور کثیر ہو۔

راغب کہتے ہیں: النَّعِيْمُ: النِّعْمَةُ الْكَثِيْرَةُ، کثیر نعمت

قاموس اور اقرب الموارد اور صحاح نے مطلق نعمت مراد لیا ہے۔

تفسیر برہان میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

قَالَ: نَحْنُ النَّعِيْمُ. نعیم سے مراد ہم لوگ ہیں

دوسری روایت میں آنحضرت سے مروی ہے فرمایا:

تُسْئَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَمَّا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ بِالْاَئِمَّةِ.

کہ اس امّت سے سوال کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو نعمت نازل کی ہے اپنے رسول اور پھر ائمہ کی صورت میں

اور ایک روایت میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے، فرمایا:

اِنَّمَا يَسْئَلُكُمْ عَمَّا اَنْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ.

یقیناً بلاشبہ تم سے سوال ہوگا اس بارے میں تم جس حق پر باقی ہو۔

تفسیر عیاشی میں ایک طویل روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام ابوحنیفہ سے اس آیت ''لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ'' کے بارے میں سوال کیا کہ اے نعمان تمھارے نزدیک نعمت سے کیا مراد ہے جس کے بارے میں سوال کیا جائے گا؟ تو انھوں نے کہا ہم جو کھانا کھاتے ہیں اور ٹھنڈا پانی پیتے ہیں تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ تمھیں قیامت کے دن اپنے سامنے کھڑا کر کے تم سے کھانے کے بارے میں جو تم نے کھایا ہے اور پانی کے بارے میں جو تم نے پیا ہے سوال کرے تو یہ عمل قیام نہایت طولانی ہو جائے گا۔ تو حضرت ابوحنیفہ نے دریافت کیا تو پھر ''نعیم'' سے کیا مراد ہے آپ فرمایئے امام علیہ السلام نے فرمایا: ''قَالَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ'' فرمایا کہ اس سے مراد ہم اہلبیت ہیں وہ نعمت جسے اللہ نے ہمارے ذریعے سے بندوں کو عطا کی ہے وہ ہمارے سبب باہمی متحد ہو گئے جبکہ ایک دوسرے سے جدا تھے اللہ نے ہمارے سبب ان کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دی اور انھیں رشتۂ اخوّت سے منسلک کر دیا۔ جبکہ وہ دشمن تھے اور ہمارے ہی ذریعے سے اللہ نے انھیں اسلام کی جانب رہنمائی کی ہے اور یہ وہ نعمت ہے جو

کبھی منقطع نہ ہوگی اللہ تعالیٰ اس حق نعمت کے بارے میں سوال کرے گا جس کے ذریعے سے انھیں نعمتیں ملی ہیں اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی عترت ہیں۔

(مجمع البیان ج۱۰ ص۴۹۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

وَ اللهِ مَا هُوَ الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ وَلٰكِنْ وَلَايَتُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ.

خدا کی قسم اس سے مراد کھانا اور پانی نہیں ہے البتہ اس سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔(قاموس قرآن ح ۵۔۷،ص۸۶) سید علی اکبر قرشی

قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُقْرِيْ، قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، قَال اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ الْوَرَّاقُ، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَال سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢

(الواقعہ ۵۶: ۱۰۔ ۱۲)

اور سَبقت کرنے والے وہ تو سَبقت کرنے والے ہیں۔ وہی لوگ مُقرّب بارگاہِ خداوندی ہیں۔ وہ نعمت بھری جنّتوں میں ہوں گے۔

فَقَالَ: قَالَ لِيْ جَبْرَئِيْلُ: ذَاكَ عَلِيٌّ وَ شِيْعَتُهُ هُمُ السَّابِقُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ الْمُقَرَّبُوْنَ اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِكَرَامَتِهِ لَهُمْ.

(امالی شیخ مفید ص ۲۹۸، المجلس الخامس والثلاثون، حدیث نمبر ۷)

فرمایا مجھے خبر دی ابونصر محمد بن الحسن المقری نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا عمر بن محمد ورّاق نے کہا۔ مجھے خبر دی علی بن عباس بجلّی نے کہا ہمیں بتلایا محمد بن زیاد نے کہا ہمیں اطّلاع دی محمد بن تسنیم ورّاق نے کہا ہم سے بیان کیا ابونعیم الفضل بن دکین نے کہا ہم سے

بیان کیا مقاتل بن سلمان نے صمّاک بن مزاحم سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول: السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُوْلٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ. کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے کہا وہ علی اور ان کے شیعہ ہیں وہی جنت کی طرف سبقت لے جانے والے اور اللہ تعالیٰ کے مقربّ ہیں اللہ کے نزدیک ان کی کرامت ہے۔

جَنّتُ الخُلد

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ. (الفرقان ۲۵:۱۵)

(اے نبی) ان سے پوچھیے کیا یہ بہتر ہے یا وہ دائمی بہشت جس کا وعدہ مُتّقین سے کیا جا چکا ہے جو ان کے عمل کی جزا اور آخری رہائش گاہ ہوگی۔

لفظ خُلد ہمیشگی اور دوام کا مفہوم دیتا ہے۔ طویل عرصے تک رہنا۔ تفسیر کشّاف میں ہے

وَالْخُلْدُ: الثَّبَاتُ الدَّائِمُ وَالْبَقَاءُ اللَّازِمُ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ.

وہ دائمی ثبات اور لازمی بقا جو کبھی منقطع نہ ہو، مسلسل جاری وساری ہے۔

لفظ خُلُوْدُ قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ (ق ۵۰:۳۴)

تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ یہ ہے یومُ الخُلود (ہمیشگی کا دن)

اس سے پہلی آیتوں میں جنت کا تذکرہ ہے۔

اور جنت کو صاحبان تقویٰ کے قریب کر دیا جائے گا وہ دور نہ ہوگی۔ (ق ۵۰:۳۱)

یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر توبہ کرنے والے اور حدود خداوندی کے محافظین سے۔ (ق ۵۰:۳۲)

جو بے دیکھے رحمان سے ڈرتا تھا اور لو لگانے والے دل کے ساتھ آیا ہے۔

(ق ۵۰:۳۳)

دارُ السّلام

سورۃ انعام کی آیت ۱۲۵ اور ۱۲۶ میں تذکرہ ہے ان لوگوں کا اللہ نے جن کا شرح صدر کیا ہے اور اسلام کی نعمت سے نوازا ہے اور اسے سیدھا راستا قرار دیا ہے اس کے بعد آیت ۱۲۷ میں ارشاد فرمایا:

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۱۲۷

(انعام ۶:۱۲۷)

اُن لوگوں کے لیے ان کے رَبّ کے پاس سلامتی کا گھر ہے، اور وہی ان کا ولی و سر پرست ہے ان کے اعمال کی بنیاد پر۔

سورۂ یونس میں ارشاد فرمایا۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝۲۵

(یونس ۱۰:۲۵)

اور اللہ دَارُ السَّلَام (جنت) کی جانب دعوت دے رہا ہے اور جس کو وہ چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت کر دیتا ہے۔

طوبیٰ کیا ہے؟

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ۝۲۹

(الرعد ۱۳:۲۹)

جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجا لائے وہ خوش نصیب ہیں اور ان کے لیے بہترین بازگشت ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں لفظ طُوبیٰ آیا ہے جس کا مفہوم ہے خوش نصیبی۔ یقیناً جو جنت میں جائے گا وہ خوش نصیب ہوگا۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ: طُوْبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فِيْ دَارِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

علیہ السلام وَ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ شِيْعَتِهِ اِلَّا وَ فِيْ دَارِهِ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِهَا، وَ وَرَقَةٌ مِنْ وَرَقِهَا، يَسْتَظِلُّ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ.

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ طُوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے جو امیر المومنین علیہ السلام کے گھر میں ہے اور ہر شیعہ کے گھر میں اس درخت کی شاخ ہے اور اس کے پتّے ہیں عن قریب امّتوں میں سے ایک اُمّت اس کے سایے سے مستفید ہوگی۔

شجرہ طُوبیٰ کہاں ہے؟

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ: طُوْبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فِيْ دَارِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام وَ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ شِيْعَتِهِ اِلَّا وَ فِيْ دَارِهِ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِهَا، وَ وَرَقَةٌ مِنْ وَرَقِهَا، يَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ. (بحار ج ۸ ص ۱۲۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: طُوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جو امیر المومنین علیہ السلام کے گھر میں ہے اور شیعوں میں کوئی ایسا نہیں جس کے گھر میں اس درخت کی شاخوں میں سے کوئی شاخ نہ ہو اور اس کے پتّوں میں سے کوئی پتّہ نہ ہو اور امتوں میں سے ایک امت اس کے نیچے اور سایے تلے ہوگی۔

اَبَانُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَنَسٍ وَ الْكَلْبِيُّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ الْحَسَنُ عَنْ جَابِرٍ وَ الثَّعْلَبِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبُوْ بَصِيْرٍ وَ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ. (سورہ الرعد ۱۳:۲۹)

قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ طُوْبٰى شَجَرَةٌ اَصْلُهَا فِيْ دَارِ عَلِيٍّ علیہ السلام فِي الْجَنَّةِ وَ لَيْسَ مِنَ الْجَنَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَ هُوَ فِيْهَا.

وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ فِيْ دَارِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْهَا غُصْنٌ وَ فِي الْكَشْفِ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ بِاِسْنَادِهِ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ علیہ السلام وَ عَنِ الْحَاكِمِ الْحَسْكَانِيِّ بِالْاِسْنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ طُوْبٰى فَقَالَ شَجَرَةٌ فِيْ

الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِیْ دَارِیْ وَ فَرْعُهَا عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنْهَا ثَانِیَةً فَقَالَ شَجَرَةٌ اَصْلُهَا فِیْ دَارِ عَلِیٍّ وَ فَرْعُهَا عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقِیْلَ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ دَارِیْ وَدَارَ عَلِیٍّ غَداً وَاحِدَةٌ.

سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَوْماً لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَا عُمَرُ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً مَا فِی الْجَنَّةِ قَصْرٌ وَ لَا دَارٌ وَ لَا مَنْزِلٌ وَ لَا مَجْلِسٌ اِلَّا وَ فِیْهِ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ اَصْلُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فِیْ دَارِیْ ثُمَّ مَضٰی عَلٰی ذٰلِكَ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً مَا فِی الْجَنَّةِ قَصْرٌ وَلَا دَارٌ وَ لَا مَنْزِلٌ وَ لَا مَجْلِسٌ اِلَّا وَ فِیْهِ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ اَصْلُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فِیْ دَارِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ عُمَرُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ ﷺ یَا عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنْ مَنْزِلِیْ وَ مَنْزِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْجَنَّةِ وَاحِدٌ.

اَلْفَلَكِیُّ الْمُفَسِّرُ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ طُوْبٰی شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِیْ دَارِ عَلِیٍّ وَ سَائِرُ اَغْصَانِهَا فِیْ سَائِرِ الْجَنَّةِ.

اَلسَّمْعَانِیُّ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْمَرْزُوْقِ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَوَّلُ مَنْ یَاْكُلُ مِنْ شَجَرَةِ طُوْبٰی عَلِیٌّ.

اُمُّ اَیْمَنَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَ لَقَدْ نَحَلَ اللهُ طُوْبٰی فِیْ مَهْرِ فَاطِمَةَ علیہا السلام فَجَعَلَهَا فِیْ مَنْزِلِ عَلِیٍّ.

(مناقب آل ابی طالب۔ محمد بن علی بن شہر آشوب ج ۳ ص ۲۷۰۔۲۷۱)

ابان بن عیاش ابوبصیر اور عبد الصّمد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول: طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَآبٍ (سورہ الرعد ۱۳: ۲۹) کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی طوبیٰ ایک درخت ہے جس کی جڑ جنت میں حضرت علی

علیہ السلام کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی شے ایسی نہیں جہاں پر یہ نہ ہو۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ ہر مومن کے گھر میں اس درخت کی ٹہنی موجود ہے۔

اور کشف میں ثعلبی نے اپنی سند سے امام محمد باقر علیہ السلام کے روایت کی ہے اور حاکم حسکانی نے اسناد سے امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طوبیٰ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا یہ جنت کا ایک درخت جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخ جنت والوں پر ہے پھر دوبارہ ان سے سوال کیا گیا تو فرمایا ایک درخت ہے جس کی جڑ علی کے گھر میں ہے اور اس کی شاخ جنت والوں پر ہے۔

تو اس کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا، بے شک میرا گھر اور علی کا گھر کل کے دن ایک ہی ہوگا۔

سفیان بن عیینہ نے ابن شہاب سے اعرج سے انھوں نے ابوھریرہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا: اے عمر جنت میں ایک درخت ہے کہ جنت کا کوئی بھی محل، گھر منزل اور مجلس ایسی نہیں ہے جس میں اس درخت کی ٹہنیاں نہ ہوں اور اس درخت کی جڑ میرے گھر میں ہے۔ پھر اس بات کو تین دن گزر گئے پھر فرمایا اے عمر یقیناً جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جنت کا ہر قصر، گھر، منزل اور مجلس میں جس کی شاخیں موجود ہیں اور درخت کی جڑ حضرت علی بن ابی طالب کے گھر میں ہے عمر نے اس بارے میں کچھ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میرا گھر اور علی ابن ابی طالب کا گھر جنت میں ایک ہی ہے۔

فلکی مفسّر کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا کہ طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے جس کی جڑ علی کے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں ہر جنت میں موجود ہیں۔

سمعانی نے فضائل صحابہ میں فضل بن مرزوق سے، انھوں نے عطیہ سے انھوں نے ابی سعید سے انھوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شجرۂ طوبیٰ کا پہلا پھل کھانے والے علی ہیں۔

ام ایمن نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے طوبیٰ کے درخت کو حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بطور مہر عطا فرمادیا ہے اور اسے علی کے گھر میں قرار دیا ہے۔

جنت کی نہریں مُشک کے پہاڑ سے جاری ہوتی ہیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَفْجُرَ مِنْ جَبَلِ مسكٍ. (کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۴۵)

ابن مسعود سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی نہریں مُشک وعنبر کے پہاڑ سے نکلتی ہیں۔

محبّت کا فائدہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْاَزْدِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِيْ اَخِيْ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّنِيْ وَ اَحَبَّ هٰذَيْنِ وَ اَبَاهُمَا وَ اُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۶۸)

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن احمد نے انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا نصر بن علی ازدی نے کہ مجھے خبر دی علی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی نے مجھ سے بیان کیا میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد علی بن الحسین سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے جد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا کہ جو بھی مجھ سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں کو دوست رکھتا ہے اور ان کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ کی محبت کا دم بھرتا ہے تو ایسا شخص میرے ساتھ میرے درجے میں روز قیامت ہوگا۔

نکاح طعام اور مشروب سے زیادہ لذیذ

عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا يَتَلَذَّذُونَ بِشَيْءٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْهَى عِنْدَهُمْ مِنَ النِّكَاحِ لَا طَعَامٍ وَ لَا شَرَابٍ. (بحار ج ۸ ص ۱۳۹)

جمیل بن درّاج امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ صاحبانِ جنت جس چیز سے جنت میں زیادہ لطف اندوز ہوں گے وہ ان کے نزدیک نکاح ہے بیوی سے قربت ہے کھانا اور نہ ہی کوئی مشروب ایسا ہے جو اس سے زیادہ پسندیدہ ہو۔

۳۲۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ، لِكُلِّ امْرِءٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ. (بخاری ۳۔۶)

۳۲۵۴۔ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا ٹولہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں کے چاند کی صورت پر ہوگا اور جو لوگ ان کے نقش قدم پر چلے ہوں گے تو ان کی مثال روشن ستارے جیسی ہوگی ان کے دل ایک فرد کے دل کی طرح ہوں گے ان کے درمیان نہ تو کسی قسم کا بُغض ہوگا اور نہ ہی حسد ان میں سے ہر فرد کو حورالعین میں سے دو بیویاں ملیں گی جن کی پنڈلیاں ہڈیوں اور گوشت کے پیچھے سے دکھائی دے رہی ہوں گی (بخاری)

احادیث دربارۂ جَنَّت

جَنَّت کی تخلیق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی الْجَنَّۃِ عَمُوداً مِنْ یَاقُوتَۃٍ حَمْرَاءَ عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ فِیْ کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ غُرْفَۃٍ خَلَقَھَا اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُتَحَابِّیْنَ وَ الْمُتَزَاوِرِیْنَ فِی اللّٰہِ. (بحار ج ۸ ص ۱۳۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ستون پیدا فرمایا ہے جو سرخ یاقوت کا ہے اس پر ستر ہزار محلّات ہیں ہر محل میں ہزار غرفے ہیں جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے خلق فرمایا ہے جو اللہ کے بارے میں باہمی محبت اور الفت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ (بحار ج ۸ ص ۱۳۲)

جنت کی نہر کہاں سے نکلتی ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اَنْہَارَ الْجَنَّۃِ تَفْجُرُ مِنْ جَبَلِ مسکٍ.
(کنزالعمال ج ۱۴ ص ۲۴۵)

ابن مسعود سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جنت کی نہریں جَبَل مِسک یعنی مُشک کے پہاڑ سے نکلتی ہیں۔ (کنزالعمال ج ۱۴، ص ۱۴۵)

اَنَا قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: اَنَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنَا اَوَّلُ السَّابِقِيْنَ وَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ اَنَا قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ اَنَا صَاحِبُ الْاَعْرَافِ.

(البحار ج ۸ ص ۳۳۶، باب الاعراف ح ۷)

میں جنّت وجہنّم کا تقسیم کرنے والا ہوں

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے جد سے روایت کرتے ہیں اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

اَنَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ: میں مومنین کا یعسوب (سردار) ہوں۔

اَنَا اَوَّلُ السَّابِقِيْنَ: میں سبقت لے جانے والوں میں سب سے پہلا فرد ہوں۔

وَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ: اور عالمین کے پروردگار کے رسول کا جانشین ہوں۔

اَنَا قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ: اور میں ہی جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں۔

اَنَا صَاحِبُ الْاَعْرَافِ: اور میں ہی صاحبِ اعراف ہوں۔

يَعْسُوْب: شہد کی مکھی کے سردار کو کہتے ہیں۔

بغیر حساب جنت میں جانے والے

اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ علیہ السلام عَنْ آبَائِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللهُ الْخَلَائِقَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللهِ يَسْمَعُ آخِرُهُمْ كَمَا يَسْمَعُ اَوَّلُهُمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ اَهْلُ الصَّبْرِ قَالَ فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَتَسْتَقْبِلُهُمْ زُمْرَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَا كَانَ صَبْرُكُمْ هٰذَا الَّذِيْ صَبَرْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ صَبَّرْنَا اَنْفُسَنَا عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ وَ صَبَّرْنَاهَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ صَدَقَ عِبَادِيْ خَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ فَيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. قَالَ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ آخَرُ يَسْمَعُ آخِرُهُمْ كَمَا يَسْمَعُ اَوَّلُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ اَهْلُ الْفَضْلِ فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَتَسْتَقْبِلُهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ مَا فَضْلُكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نُوْدِيْتُمْ بِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا يُجْهَلُ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا فَنَتَحَمَّلُ وَ يُسَاءُ اِلَيْنَا فَنَعْفُوْ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ صَدَقَ عِبَادِيْ خَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ لِيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. قَالَ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَسْمَعُ آخِرُهُمْ كَمَا يَسْمَعُ اَوَّلُهُمْ اَيْنَ جِيْرَانُ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ فِيْ دَارِهٖ فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَتَسْتَقْبِلُهُمْ زُمْرَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا ذَا كَانَ عَمَلُكُمْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَصِرْتُمْ بِهِ الْيَوْمَ جِيْرَانَ اللّٰهِ فِيْ دَارِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا نَتَحَابُّ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ نَتَبَاذَلُ فِي اللّٰهِ وَ نَتَزَاوَرُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى صَدَقَ عِبَادِيْ خَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ لِيَنْطَلِقُوْا اِلٰى جِوَارِ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ علیہ السلام فَهٰؤُلَاءِ جِيْرَانُ اللّٰهِ فِيْ دَارِهٖ يَخَافُ النَّاسُ وَ لَا يَخَافُوْنَ وَ يُحَاسَبُ النَّاسُ وَ لَا يُحَاسَبُوْنَ. (تنبیہ الخواطر و بہجۃ النواظر مجموعہ ورّام ج دوم ص ۴۹۹)

ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السّلام اپنے آباؤ اجداد سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوقات کو بلندی پر ایک ہی جگہ جمع کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے منادی ندا کرے گا جسے آخری فرد بھی اسی طرح سنے گا جس طرح پہلا شخص سنے گا اور وہ کہے گا صبر کرنے والے کہاں ہیں؟ فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ افراد اٹھیں گے ملائکہ کا ایک گروہ اُن

کا استقبال کرے گا اور ان سے دریافت کرے گا تمھارا صبر کیا تھا جس پر تم نے صبر کیا تو وہ کہیں گے ہمارے نفوس نے اللہ کی اطاعت پر صبر کیا اور اسی طرح اللہ کی معصیت پر صبر کیا فرمایا تو اس وقت اللہ کی جانب سے منادی ندا دے گا میرے بندوں نے سچ کہا ہے ان کا راستا چھوڑ دو تا کہ وہ بغیر کسی حساب کے جنت میں چلے جائیں۔ فرمایا پھر دوسرا منادی ندا دے گا جسے آخری فرد اسی طرح سنے گا جس طرح پہلا سُن رہا ہوگا وہ فرشتہ کہے گا کہ صاحبان فضل کہاں ہیں؟ تو لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہوگا فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور ان سے پوچھیں گے تمھارا فضل کیا تھا؟ جس کے بارے میں تم نے کہا ہے تو وہ کہیں گے دنیا میں ہمارے خلاف بہت زیادہ اُجَڈ پنے اور جہالت کا مظاہرہ ہوا ہے جسے ہم نے برداشت کیا اور ہم سے بدسلوکی کی گئی جسے ہم نے نظر انداز کر دیا فرمایا اللہ کی جانب سے منادی ندا کرے گا میرے بندوں نے سچ کہا ان کا راستا چھوڑ دو تا کہ یہ بغیر حساب جنّت میں داخل ہو جائیں۔ پھر منادی اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے ندا دے گا جسے آخری فرد اسی طرح سنے گا جس طرح پہلے شخص نے سنا تھا۔ اللہ جل جلالہ کے پڑوسی کہاں ہیں جو اپنے گھروں میں تھے تو بہت سے افراد یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوں گے تو فرشتوں کا ایک گروہ ان کا استقبال کرے گا وہ دریافت کریں گے دنیا کے گھر میں تمھارا وہ کون سا عمل تھا جس کی بنا پر تم اپنے گھروں میں رہتے ہوئے اللہ کے پڑوسی بن گئے تو وہ جواب دیں گے کہ ہم اللہ کی خاطر لوگوں سے محبت کرتے تھے اور اللہ ہی کے لیے جان و مال لٹا دیتے تھے اور اللہ کی وجہ سے ہم آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تھے فرمایا کہ منادی اللہ کی جانب سے ندا کرے گا میرے بندوں نے سچ کہا ہے ان کا راستا چھوڑ دو تا کہ وہ اللہ کی ہمسایگی کی طرف جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جائیں پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے گھروں میں رہ کر اللہ کے پڑوسی ہیں لوگوں کو روز قیامت خوف ہوگا لیکن یہ بے خوف ہوں گے لوگ حساب دینے میں مشغول ہوں گے لیکن یہ بغیر حساب دیئے جنت میں چلے جائیں گے۔ (تنبیہ الخواطر و بہجۃ النواظر مجموعہ ورّام ج دوم ص ۴۹۹)

منادی کی ندا

صحت ہے بیماری نہیں   حیات ہے موت نہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ: اِنَّ لَكُمْ فِيْهَا اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا ، فَذَالِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۴۳﴾

(اعراف ۷: ۴۳) (محجۃ البیضاء ج ۸ ص ۳۶۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منادی ندا دے گا اے جنت کے رہنے والو! اس میں تمھارے لیے یہ انعام ہے کہ تم یہاں ہمیشہ صحت مند رہو گے بیمار نہیں ہو گے اور یہ کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے موت سے ہم کنار نہ ہو گے اور یہ کہ تم نعمتوں سے بہرہ یاب ہو گے اور ہرگز سختیوں میں گرفتار نہ ہو گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۴۳﴾

(اعراف ۷: ۴۳)

اور اس وقت یہ آواز آئے گی یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے ان اعمال کے سبب جنھیں تم بجالاتے رہے ہو۔

تفسیر يَمْهَدُوْن

وَ بِالْاِسْنَادِ الْاَوَّلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ع صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُوْلُ: اِنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لَيَذْهَبُ اِلَى الْجَنَّةِ فَيُمَهِّدُ لِصَاحِبِهِ كَمَا يَبْعَثُ الرَّجُلُ غُلَامَهُ فَيُفْرِشُ لَهُ ثُمَّ قَرَاَ:

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ. (سورۂ روم ۳۰: ۴۴)

(امالی مفید ص ۱۹۵ المجلس الثالث والعشر ون)

پہلی سند سے علی بن مہزیار سے اور وہ علی بن نعمان سے وہ داؤد بن فرقد سے انھوں نے کہا میں نے سنا ابوعبداللہ جعفر بن محمد کو وہ فرمارہے تھے کہ عملِ صالح انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے وہ عملِ صالح اپنے مالک کے لیے بستر بچھاتا ہے، جس طرح انسان اپنے غلام کو بھیج دیتا ہے تا کہ وہ اس کے لیے بستر بچھادے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنۡفُسِهِمۡ يَمۡهَدُوۡنَ. (سورۂ روم ۳۰: ۴۴)

اور جو نیک عمل انجام دے گا تو گویا یہ خود اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں

آیتوں کی تفسیر

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۲۱﴾

(سورہ واقعہ ۵۶: ۲۰۔۲۱)

اور میوے اُن کی پسند کے مطابق ہوں گے۔ اور پرندوں کا گوشت ان کی خواہشات پر مبنی ہوگا۔

جب اہل جنت پرندوں کا گوشت کھانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے ان کی خواہشات پر مبنی پرندوں کو خلق کردے گا گوشت پکا پکایا بھنا ہوا تیار ان کو مل جائے گا نہ ذبح کرنا ہوگا نہ ہی پکانے کی زحمت ہوگی بس وہ دل میں اس پرندے کے بارے میں تصور کرے گا اور وہ پرندہ تصویر بن کر اس کے سامنے بھنے ہوئے پرندے کی شکل میں نمودار ہو جائے گا اسے بھوننے اور پکانے کے لیے آگ کی ضرورت نہ ہوگی وہ پرندہ شکر رب ادا کرے گا اور کہے گا:

مَنۡ مِثۡلِیۡ وَ قَدۡ اَكَلَ مِنِّیۡ وَلِیُّ اللّٰهِ عَنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ..

میرے جیسا کون ہے ولی اللہ نے امر اللہ کے مطابق مجھے کھایا ہے اور مجھے اپنی غذا بنایا ہے۔

وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡ نُوۡرِثُ مِنۡ

عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا۝۶۳ (سورہ مریم۱۹: ۶۲۔ ۶۳)

اور جنّاتِ عدن میں ان کا رزق صبح وشام انھیں ملتا رہے گا لیکن جنت میں شمس وقمر نہیں ہیں لہٰذا صبح وشام کا تصور نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انھیں صبح اور شام کے لحاظ سے رزق دیا جائے گا جیسا کہ وہ دنیا میں کھایا کرتے تھے اور جب بھی اور جس چیز کے کھانے کی وہ خواہش کریں گے ان کی طلب سے قبل اُن کے لیے مہیّا ہوگا۔

بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا: ہمیں سمجھانے کے لیے لفظیں استعمال کی گئی ہیں ورنہ جنت میں صبح وشام کا تصور نہیں ہے اور آیت نمبر ۶۳ میں یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم نے اپنے بندوں میں سے انھیں بنایا ہے جو تقویٰ کی منزل پر فائز ہیں۔ اور پرہیزگار ہیں۔ یہ سب نعمتیں اور عنایتیں اور نوازشیں مُتّقِین کے لیے مہیّا ہیں کہا گیا ہے کہ وہ لوگ رات کی مقدار کو پردوں کے گرنے اور دروازوں کے کھلنے سے پہچانیں گے اور جنت میں طرح طرح کے مشروبات، ماکولات مشمومات (خوشبوجات) ملبوسات وغیرہ ہر ایک کی مرضی اور اس کی خواہش کے مطابق مہیّا ہوں گے۔ جنھیں دیکھ کر آنکھوں کو لذّت دل کو فرحت، قلب کو سکون ملے گا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت میں جو کچھ جمع کر دیا ہوگا کہ اگر تمام مخلوقات اکٹھے ہو کر جنت کی خوبیاں بیان کرنا چاہیں کہ جنت میں کیا کچھ پایا جاتا ہے طرح طرح کی نعمتیں اور اس کی خوبیاں تو وہ بیان کرنے سے قاصر اور عاجز رہیں گے۔

مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ‌ؕ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا‌ؕ (سورہ الرعد ۱۳: ۳۵)

متقین کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں رواں ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں، اور اس کا سایہ لازوال ہے۔

اس آیت میں تین باتوں کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے

۱۔ اس جنت کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ ہمیشہ تروتازگی، شادابی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

۲۔اس کے پھل موسموں کے پابند نہیں ہیں جس طرح دنیا میں کچھ پھل موسم گرما کے ہیں اور کچھ کا تعلق موسم سرما سے ہے کچھ خزاں میں پائے جاتے ہیں تو کچھ بہار کے موسم میں ہوتے ہیں۔ جنت میں ہمیشہ ایک جیسا موسم ہے۔ اور وہاں ہر وقت ہر قسم کا پھل مہیّا ہوگا۔ اور ان پھلوں کی لذت اور ذائقہ منہ میں باقی رہے گا۔

۳۔ دنیا میں سورج کی وجہ سے کبھی دھوپ ہے تو کبھی چھانو کبھی سایہ ہے اور کبھی سایہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن جنت میں جو سایہ ہے وہ ہمیشہ رہے گا ختم نہیں ہوگا۔

جنت کے درخت دو طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ درخت وہ ہیں جنھیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے خلق فرمایا ہے جیسے طُوبیٰ۔ سِدرَہ اور شَجَرَہ سخا، یہ جنت کے ان درختوں میں سے ہیں جس کی ٹہنیاں زمین والوں کے لیے نیچے جھکی ہوئی ہوں گی جو بھی اس کی کسی ٹہنی کو پکڑ لے گا وہ ٹہنی اسے جنت تک لے جائے گی۔

اور کچھ ایسے درخت بھی ہیں جنھیں فرشتے کاشت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنے کا فائدہ

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَنْبِتُهَا فِي مِسْكٍ اَبْيَضَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيهَا اَمْثَالُ ثُدِيِّ الْاَبْكَارِ تَعْلُو عَلٰى سَبْعِيْنَ حُلَّةً وَ مَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ.

جس نے لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه کہا تو اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت سے ایک درخت بویا جائے گا جو مشک ابیض میں اُگے گا جو شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اس میں باکرہ عورت کے پستان جیسے پھل ہوں گے وہ ستّر پوشاکوں پر بلند ہوگا اور جو کہے گا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تو خداوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس شخص کے لیے درخت کاشت کرے۔ کسی نے کہا یہ درخت تو بہت ہو جائیں گے تو جواب دیا تم

اگر آگ نہ بھیجو جوان درختوں کو جلا کر خاکستر کر دیں۔

(کتاب جنت و نار حاج ملا اسمعیل سبزواری ص ۱۲۰)

جنت میں جانے کی ضمانت

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اُكْفُلُوْا لِيْ بِسِتٍّ اَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ الصَّلاةُ، والزَّكوٰةُ، وَالْاَمَانَةُ، وَالْفَرْجُ، وَالْبَطْنُ، وَاللِّسَانُ.

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۸۹۲)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھے چھ عادتوں کی ضمانت دو میں تمھیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

نماز۔ زکوٰۃ۔ امانت۔ شرم گاہ۔ شکم۔ اور زبان

جنت میں پہلے جانے والے

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ الْفُقَرَاءُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ، الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَيُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوْتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ، لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً.

(کنز العمال ج ۶ ص ۴۸۰)

رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جنت میں جانے والے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے فقراء اور وہ مہاجرین جن پر سرحدیں بند کر دی گئی ہوں اور جنھیں دشواریوں کا سامنا ہو اور ان میں کوئی مر جائے اور اس کے دل میں ایسی تمنا رہ جائے جسے وہ پورا نہ کر سکا ہو۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۴۸۰)

جنت میں سب سے پہلے جانے والے

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَدْخُلُهَا قَبْلَكَ قَالَ نَعَمْ لِاَنَّكَ

صَاحِبُ لِوَائِيْ فِي الْآخِرَةِ كَمَا أَنَّكَ صَاحِبُ لِوَائِيْ فِي الدُّنْيَا، وَ صَاحِبُ اللِّوَاءِ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ، ثُمَّ قَالَ علیہ السلام يَا عَلِيُّ كَأَنِّيْ بِكَ وَ قَدْ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ وَ بِيَدِكَ لِوَائِيْ وَ هُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ.

(بحارج ۸ ص ۶ باب اللّواء)

امیرالمومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ تم سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا میں آپ سے پہلے جنت میں جاؤں گا؟ فرمایا ہاں اس لیے کہ تم آخرت میں میرے صاحب لِواء (پرچم بردار) ہو جس طرح تم دنیا میں میرے صاحبُ اللّواء (علم دار) ہو اور صاحب اللواء جس کے ہاتھ میں پرچم ہوتا ہے وہ آگے آگے جاتا ہے اے علیؑ میں دیکھ رہا ہوں کہ گویا میں تمھارے ساتھ ہوں اور میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور تمھارے ہاتھ میں میرا پرچم ہے اور وہ لواء الحمد ہے جس کے نیچے آدم اور ان کے علاوہ دیگر افراد ہوں گے۔

(بحارالانوار ج ۸ ص ۶ باب اللّواء)

چھ چیزیں جنت میں جانے کی ضمانت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُكْفُلُوا لِيْ بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ! إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ، وَ إِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ وَ إِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ وَ كُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ وَ احْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ.

(کنزالعمّال ج ۱۴ ص ۸۹۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمھیں جنّت کی ضمانت دوں گا جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو وہ جھوٹ نہ بولے اور جب امانت اُس کے سُپرد کی جائے تو وہ اس میں خیانت نہ کرے اور جب وہ وعدہ کرے تو پھر وعدہ خلافی نہ کرے اور تم نامحرم کے لیے اپنی آنکھیں بند کرلو اور تم اپنے ہاتھوں کو ظلم وستم

اور زیادتی سے رو کے رکھو اور تم اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

(کنز العمّال ج ۱۴ ص ۸۹۴)

جنت کی ادنیٰ منزل

قَالَ الصَّادِقُ ع اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا لَوْ نَزَلَ بِهِ الثَّقَلَانِ الْجِنُّ وَ الْاِنْسُ لَوَسِعَهُمْ طَعَاماً وَ شَرَاباً وَلَا يَنْقُصُ مِمَّا عِنْدَهُ شَیْءٌ.

(بحار ج ۸ ص ۱۲۰)

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے روایت کی ہے جنت کی سب سے ادنیٰ منزل وہ ہوگی کہ اگر اس میں ثقلان یعنی تمام جنات اور انسان آ کر بسیرا کر لیں تو وہ ان سب کو کھانا کھلانے کے لیے وسعت رکھتی ہوگی اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوگی۔

قرآن کی آیتوں سے پتا چلتا ہے کہ جنت کسی بلند مقام پر ہے:

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ (الحاقۃ ۶۹:۲۲)

عالی مرتبت جنت میں۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾

(الغاشیۃ ۸۸:۸۔۱۰)

کچھ چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے۔ اپنی کاوشوں سے مطمئن۔ عالی شان جنت میں مقیم ہوں گے۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ (النجم ۵۳:۱۵)

بے شک اس کو دوسری مرتبہ دیکھا۔ سدرۃ المنتہٰی کے پاس جس کے نزدیک جنت الماویٰ ہے۔

پتا چلا کہ جنت الماویٰ افق اعلیٰ پر سدرۃ المنتہی کے نزدیک ہے۔ قرآن سے ہمیں یہی رہنمائی ملتی ہے۔

جنت کہاں واقع ہے؟

سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا حَمْزَةَ الْجَنَّةُ فِي الْاَرْضِ اَمْ فِي السَّمَاءِ؟ قَالَ وَ اَيَّةُ اَرْضٍ تَسَعُ الْجَنَّةَ وَ اَيُّ سَمَاءٍ تَسَعُ الْجَنَّةَ. قِيْلَ فَاَيْنَ هِيَ، قَالَ: فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ تَحْتَ الْعَرْشِ.

(روضۃ الواعظین فتال نیشا پوری ج ۲ ص ۵۰۵)

انس بن مالک سے دریافت کیا گیا: ان سے پوچھا گیا اے ابوحمزہ جنت زمین میں ہے یا آسمان میں؟ فرمایا وہ کون سی زمین ہے جہاں پر جنت سما سکے اور وہ کون سا آسمان ہے جہاں جنت سما جائے پھر پوچھا گیا؟ وہ کہاں پر ہے؟ تو فرمایا وہ عرش کے نیچے ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِيْ.

(الصحیح البخاری ج ۲ ص ۷۷)(حدیث: ۱۱۹۵)

عبداللہ بن زید مازنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ.

(الصحیح البخاری ۲ ص ۷۷)(حدیث: ۱۱۹۶)

ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ نبیّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنّت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

جنت میں بول و براز نہیں

وَ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَ لَا يَبُوْلُوْنَ طَعَامُهُمْ

جَشَأٌ وَ رَشْحٌ كَالْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ الْحَمْدَ وَ التَّسْبِيْحَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ.

(روضۃ الواعظین ج ۲ ص ۵۰۵)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے ساکنین بول و براز نہیں کریں گے۔ان کے کھانے سبزیاں اور ہرن کا گوشت ہوگا خوش بو کی طرح، انھیں حمد و تسبیح کا الہام کیا جائے گا جس طرح انھیں سانس لینے کے لیے الہام کیا جاتا ہے۔

جنت میں ادنیٰ منزل والے

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا مَنْ لَهُ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَ اثْنَتَانِ وَ تِسْعُوْنَ دَرَجَةً وَ يُنْتَصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ زَبَرْجَدٍ وَ يَاقُوْتٍ وَ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ. (روضۃ الواعظین ج ۲)(۵،۵)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جس کے لیے سب سے نیچی منزل ہوگی اس کے اسّی ہزار خادم ہوں گے اور ۹۲ درجات ہوں گے اور اُس کے لیے موتی، زمرّد اور یاقوت کا ایک گنبد نصب کیا جائے گا اس کے دونوں حصوں میں صنعاء تک کا فاصلہ ہوگا۔

السابقون السابقون کی تفسیر

قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُقْرِی قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيْمٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ:

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝۱۰ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۱۱ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۱۲

(الواقعہ ۵۶: ۱۰۔۱۲)

فَقَالَ: قَالَ لِیْ جَبْرَئِیْلُ ذَاكَ عَلِیٌّ وَ شِیْعَتُهُ هُمُ السَّابِقُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ الْمُقَرَّبُوْنَ اِلَی اللهِ تَعَالٰی بِكَرَامَتِهٖ لَهُمْ.

(امالی الشیخ المفید ص ۲۹۸، المجلس الخامس والثلاثون: حدیث ۷)

ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول "السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ" کے بارے میں سوال کیا (اور سبقت کرنے والے وہ تو سبقت کرنے والے ہیں۔ وہی لوگ مقرب بارگاہ خداوندی میں نعمت بھری جنتوں میں ہوں گے) تو انھوں نے فرمایا کہ جبریل نے کہا کہ وہ علیؑ اور اُن کے شیعہ ہیں جو جنت کی جانب سبقت کریں گے وہ لوگ اپنی کرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مقرّب بندوں میں ہوں گے۔

عرفائے اہل جنت، حاملین قرآن

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ قُوَّادُهَا وَ الرُّسُلُ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ. (بحار ج ۸ ص ۱۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حاملین قرآن اہلِ جنت کے عارفین میں سے ہوں گے۔ اور جہاد کرنے والے اہل جنت کے قائدین میں سے ہوں گے اور مُرسلین اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ (بحار ج ۸ ص ۱۹۹)

اہل جنت کا حُلیہ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ. (کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۷۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت والے غیر ضروری بالوں سے عاری، بغیر ڈاڑھی کے، سرمہ لگائے ہوئے ہوں گے، ان کی جوانی ختم نہیں ہوگی اور ان کے کپڑے بوسیدہ نہ ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۷۷)

جنت میں جانے والوں کا حلیہ اور عمر

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يُدْخِلُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا بِيْضًا جِعَادًا مُكَحَّلِيْنَ، اَبْنَاءَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ. (کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۷۷)

صاحبانِ جنت، جنت میں غیر ضروری بالوں سے عاری بغیر ڈاڑھی کے داخل ہوں گے ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ ان کی عمریں تیس سال یا تینتیس سال ہوں گی۔
(کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۷۷)

چار چیزیں جنت کا خزانہ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَرْبَعٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ، كِتْمَانُ الْفَاقَةِ وَ كِتْمَانُ الصَّدَقَةِ وَ كِتْمَانُ الْمُصِيْبَةِ وَ كِتْمَانُ الْوَجَعِ. (بحار ج ۷۸ ص ۳۰۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔

فقر و فاقہ کا پوشیدہ رکھنا۔ صدقہ کا پوشیدہ رکھنا۔ مصیبت کو پوشیدہ رکھنا اور درد و تکلیف کو پوشیدہ رکھنا۔ (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۸)

جنت میں انبیائے کرام سے پہلے ہمارے نبی جائیں گے

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ علیہم السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْاُمَمِ كُلِّهَا حَتّٰى يَدْخُلَهَا شِيْعَتُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ. (البحار ج ۸ ص ۱۴۳)

جابر بن یزید سے انھوں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ اپنے آباؤ اجداد سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمام انبیاء کے لیے اس وقت روا نہیں جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام امتوں کے لیے اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس میں ہمارے اہل بیت کے شیعہ داخل نہ ہو جائیں۔

معراج کی شب اور حضرت ابراہیمؑ

اَبُو اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْہُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مَرَّ بِیْ اِبْرَاھِیْمُ علیہ السلام فَقَالَ مُرْ اُمَّتَکَ اَنْ یُکْثِرُوْا مِنْ غَرْسِ الْجَنَّۃِ فَاِنَّ اَرْضَھَا وَاسِعَۃٌ وَ تُرْبَتَھَا طَیِّبَۃٌ قُلْتُ وَ مَا غَرْسُ الْجَنَّۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

(بحارالانوار ج ۸ ص ۱۴۹ ح ۸۳)

ابوایّوب انصاری آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ جس شب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو ابراہیم علیہ السلام میرے قریب سے گزرے اور انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم اپنی امّت کو حکم دو کہ وہ زیادہ سے زیادہ جنت میں کاشتکاری کریں اس لیے کہ اس کی زمین بہت وسیع ہے اور اس کی مٹی پاک و پاکیزہ ہے میں نے پوچھا جنت میں کس چیز کی کاشت کی جائے تو فرمایا کہو:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ہرطرح کی طاقت وقوت اللہ سے ہے۔

مومنین کے لیے روز جمعہ کی کرامت

اِنَّ لِلّٰہِ کَرَامَۃً فِیْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ بَعَثَ اللّٰہُ اِلَی الْمُؤْمِنِ مَلَکاً مَعَہٗ حُلَّۃٌ فَیَنْتَھِیْ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ اسْتَأْذِنُوْا لِیْ عَلٰی فُلَانٍ فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا رَسُوْلُ رَبِّکَ عَلَی الْبَابِ فَیَقُوْلُ لِاَزْوَاجِہِ اَیَّ شَیْءٍ تَرَیْنَ عَلَیَّ اَحْسَنَ فَیَقُلْنَ یَا سَیِّدَنَا وَ الَّذِیْ اَبَاحَکَ الْجَنَّۃَ مَا رَاَیْنَا عَلَیْکَ شَیْئاً اَحْسَنَ مِنْ ھٰذَا بَعَثَ اِلَیْکَ رَبُّکَ فَیَتَّزِرُ بِوَاحِدَۃٍ وَ یَتَعَطَّفُ بِالْاُخْرٰی فَلَا یَمُرُّ بِشَیْءٍ اِلَّا اَضَاءَ لَہٗ حَتّٰی یَنْتَھِیَ اِلَی الْمَوْعِدِ،

فَاِذَا اجْتَمَعُوْا تَجَلّٰی لَھُمُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فَاِذَا نَظَرُوْا اِلَیْہِ خَرُّوْا سُجَّداً فَیَقُوْلُ عِبَادِیْ ارْفَعُوْا رُءُوْسَکُمْ لَیْسَ ھٰذَا یَوْمَ سُجُوْدٍ وَلَا یَوْمَ عِبَادَۃٍ قَدْ رَفَعْتُ عَنْکُمُ الْمَئُوْنَۃَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَ اَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ

مِمَّا اَعْطَيْتَنَا اَعْطَيْتَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ لَكُمْ مِثْلُ مَا فِي اَيْدِيْكُمْ سَبْعِيْنَ ضِعْفاً،

فَيَرْجِعُ الْمُؤْمِنُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ بِسَبْعِيْنَ ضِعْفاً مِثْلَ مَا فِي يَدَيْهِ وَ هُوَ قَوْلُهُ وَ لَدَيْنَا مَزِيدٌ وَ هُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اِنَّ لَيْلَهَا لَيْلَةٌ غَرَّاءُ وَ يَوْمُهَا يَوْمٌ اَزْهَرُ فَاَكْثِرُوْا فِيْهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ وَ التَّكْبِيْرِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ، قَالَ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ اِلَّا اَضَاءَ لَهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى اَزْوَاجِهِ فَيَقُلْنَ وَ الَّذِيْ اَبَاحَنَا الْجَنَّةَ يَا سَيِّدَنَا مَا رَاَيْنَا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْكَ السَّاعَةَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ قَدْ نَظَرْتُ بِنُوْرِ رَبِّيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَزْوَاجَهُ لَا يَغِرْنَ وَ لَا يَحِضْنَ وَ لَا يَصْلَفْنَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْ شَيْءٍ اَسْتَحْيِيْ مِنْهُ قَالَ سَلْ قُلْتُ هَلْ فِي الْجَنَّةِ غِنَاءٌ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَراً يَاْمُرُ اللهُ رِيَاحَهَا فَتَهُبُّ فَتَضْرِبُ تِلْكَ الشَّجَرَةُ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهَا حُسْناً ثُمَّ قَالَ هٰذَا عِوَضٌ لِمَنْ تَرَكَ السَّمَاعَ فِي الدُّنْيَا مِنْ مَخَافَةِ اللهِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِيْ فَقَالَ اِنَّ اللهَ خَلَقَ جَنَّةً بِيَدِهِ وَ لَمْ تَرَهَا عَيْنٌ وَ لَمْ يَطَّلِعْ مَخْلُوْقٌ يَفْتَحُهَا الرَّبُّ كُلَّ صَبَاحٍ فَيَقُوْلُ اِزْدَادِيْ رِيْحاً اِزْدَادِيْ طِيْباً وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ (السجدہ ۳۲: ۱۷) (البحار ج ۸ ص ۱۲۶ ،۲۷۷، تفسیر قمی ج ۲ ص ۱۶۸)

بے شک اللہ تعالیٰ کا اپنے مومن بندوں پر ہر جمعہ کے دن ایک خاص لطف و کرم ہوگا۔ جب جمعہ کا دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ مومن کی طرف ایک فرشتے کو بھیجے گا جس کے ساتھ ایک پوشاک ہوگی وہ جنت کے دروازے پر آ کر رک جائے گا اور کہے گا کہ مجھے فلاں شخص تک جانے کی اجازت مرحمت کرو تو اس سے کہا جائے کہ یہ تمھارے پروردگار کا پیغام رساں دروازے پر کھڑا ہے تو وہ شخص اپنی ازواج سے کہے گا تم مجھ پر کون سی چیز

زیادہ خوب صورت دیکھ رہی ہوتو وہ سب گویا ہوں گی اے ہمارے آقا جس ہستی نے آپ کے لیے جنت کو مباح قرار دیا ہے ہم نے اس حلّے سے زیادہ خوب صورت آپ پر نہیں دیکھا آپ کے رب نے آپ کی طرف یہ بھیجا ہے ان میں سے ایک زیب تن کیجئے اور دوسرے کو چادر بنالیں اسے پہن کر وہ جہاں سے گذرے گا وہ جگہ روشن ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ وعدہ گاہ پر پہنچ جائے گا۔

جب سب جمع ہوں گے خداوند عالم اُن کے لیے جلوہ فرمائے گا جب وہ اس کی طرف دیکھیں گے تو سجدہ میں گر پڑیں گے تو آواز قدرت آئے گی اے میرے بندو! تم اپنے سروں کو اٹھالو آج کا دن سجدوں اور عبادت کا دن نہیں ہے تم پر سے تکلیف اٹھالی گئی ہے تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب وہ کون سی شے اس سے افضل ہے جو ہمیں تو نے عطا فرمائی ہے تو نے ہمیں جنت عطا کی ہے۔ تو ارشاد باری ہوگا۔ جو کچھ تمھارے پاس ہے اس سے ستر گُنا زیادہ تمھیں اور عطا کیا جائے گا۔

لہٰذا مومن ہر جمعہ کو اس سے ستر گنا زیادہ پائے گا جو اس کے پاس تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے (وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ (ق ۵۰:۳۵) اور ہمارے پاس اس سے بھی بڑھ کر ہے) اور وہ جمعہ کا دن ہے۔ اس کی رات، روشن رات ہوگی اور اس کا دن چمک دار اور روشن دن ہوگا۔ لہٰذا تم اس دن ورات کثرت سے تسبیح وتکبیر تہلیل وثنائے خدا کرو اور محمد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو فرمایا کہ مومن گزرے گا اور وہ جس چیز کے پاس سے گزرے گا وہ شے اس کے نور سے روشن ہو جائے گی یہاں تک کہ جب وہ اپنی بیویوں کے پاس پہنچے گا تو وہ کہیں گی جس ہستی نے ہمیں جنت سے نوازا ہے اے ہمارے آقا ہم نے ہرگز ابھی تک آپ سے زیادہ حسین کوئی اور نہیں دیکھا تو وہ کہے گا میں نے اپنے رب کے نور کو دیکھا ہے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اس شخص کی بیویاں دھوکے باز نہیں ہوں گی۔ انھیں حیض نہیں آتا ہوگا اور وہ بے وقعت نہ ہوں گی۔ راوی نے کہا کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا میری جان آپ پر فدا ہو میں کسی مسئلے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں لیکن شرم دامن گیر

ہے۔امام علیہ السلام نے فرمایا تم پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو میں نے کہا کہ کیا جنت میں موسیقی ہوگی؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت کا ایک درخت ہے اللہ تعالیٰ ہوا کو حکم دے گا اور جب وہ ہوا چلے گی تو اس درخت سے آوازیں نکلیں گی اس جیسی حسین آواز مخلوقات میں سے کسی نے نہیں سنی ہوگی پھر امام علیہ السلام نے فرمایا یہ اس کے بدلے میں ہے کہ جن لوگوں نے خدا کے خوف سے دنیا میں موسیقی سے اجتناب کیا تھا۔ میں نے امام علیہ السلام سے کہا کچھ اضافہ فرمائیے تو امام علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو اپنے ہاتھ سے اپنی قدرت سے پیدا کیا کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہ تھا اور کوئی مخلوق اس سے واقف نہ تھی اللہ تبارک وتعالیٰ ہر صبح اسے وا کرے گا اور فرمائے گا اے ہوا بڑھ جا خوش بو میں اضافہ کر، سعادتوں کو بڑھا دے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ (السجدہ ۳۲: ۱۷)

کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عمل کی جزا کے طور پر کون سی چیزیں جو اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں وہ اور اُن سے چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

نمازِ شب کا ثواب:

عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ:

مَا مِنْ عَمَلٍ حَسَنٍ يَعْمَلُهُ الْعَبْدُ اِلَّا وَ لَهُ ثَوَابٌ فِي الْقُرْآنِ اِلَّا صَلَاةَ اللَّيْلِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُبَيِّنْ ثَوَابَهَا لِعَظِيْمِ خَطَرِهَا عِنْدَهُ فَقَالَ:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَ طَمَعاً سے لے کر اللہ کے قول قَوْلِهِ يَعْمَلُوْنَ تک. (۱۶-۱۷ السجدہ ۳۲)

ابن ابی نجران سے، عاصم بن حمید سے، امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب بھی کوئی بندہ عملِ حسن بجالاتا ہے تو اس کا ثواب قرآن مجید میں مرقوم ہے سوائے نمازِ شب کے، اللہ تعالیٰ نے اس کی شان کے عظیم ہونے کی وجہ سے اس کا

ثواب اپنے تئیں واضح اور معین نہیں کیا۔ ارشاد ربّ العزّت ہے:

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ (السجدہ ۳۲:۱۵۔۱۶)

ہماری آیتوں پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انھیں آیتیں سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رَبّ کے حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبّر نہیں کرتے۔

ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں وہ اپنے رَبّ کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے مرحمت کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(ارشاد القلوب: ۱۷۹۔۱۸۰)

زاہدین کے لیے آخرت میں کیا ہے؟

يَا اَحْمَدُ هَلْ تَعْرِفُ مَا لِلزَّاهِدِيْنَ عِنْدِيْ قَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ يُبْعَثُ الْخَلْقُ وَ يُنَاقَشُوْنَ الْحِسَابَ وَ هُمْ مِنْ ذٰلِكَ آمِنُوْنَ اِنَّ اَدْنٰى مَا اُعْطِي الزَّاهِدِيْنَ فِي الْآخِرَةِ اَنْ اُعْطِيَهُمْ مَفَاتِيْحَ الْجِنَانِ كُلِّهَا حَتّٰى يَفْتَحُوْا اَيَّ بَابٍ شَاءُوا وَ لَا اَحْجُبَ عَنْهُمْ وَجْهِيْ وَ لَاُنْعِمَنَّهُمْ بِاَلْوَانِ التَّلَذُّذِ مِنْ كَلَامِيْ وَ لَاُجْلِسَنَّهُمْ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ وَ اُذَكِّرُهُمْ مَا صَنَعُوْا وَ تَعِبُوْا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا وَ اَفْتَحُ لَهُمْ اَرْبَعَةَ اَبْوَابٍ بَابٍ يَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الْهَدَايَا بُكْرَةً وَ عَشِيًّا مِنْ عِنْدِيْ وَ بَابٍ يَنْظُرُوْنَ مِنْهُ اِلَيَّ كَيْفَ شَاءُوا بِلَا صُعُوْبَةٍ وَ بَابٍ يَطَّلِعُوْنَ مِنْهُ اِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُوْنَ اِلَى الظَّالِمِيْنَ كَيْفَ يُعَذَّبُوْنَ وَ بَابٍ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْهُ الْوَصَائِفُ وَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ الزَّاهِدُوْنَ الَّذِيْنَ وَصَفْتَهُمْ قَالَ الزَّاهِدُ هُوَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ بَيْتٌ يَخْرَبُ فَيَغْتَمَّ لِخَرَابِهِ وَ لَا لَهُ وَلَدٌ يَمُوْتُ فَيَحْزَنَ لِمَوْتِهِ وَ لَا لَهُ شَيْءٌ يَذْهَبُ

فَيَحْزَنَ لِذَهَابِهِ وَ لَا يَعْرِفُهُ إِنْسَانٌ لِيَشْغَلَهُ عَنِ اللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَا لَهُ فَضْلُ طَعَامٍ يُسْأَلُ عَنْهُ وَلَا لَهُ ثَوْبٌ لَيِّنٌ.

(ارشاد القلوب ۱۷۹۔۱۸۰، موسسۃ الاعلمی بیروت)

اے احمد! کیا آپ کے علم میں ہے کہ میرے پاس زاہدوں کے لیے کیا کچھ ہے انھوں نے فرمایا نہیں اے میرے پروردگار تو ارشاد باری ہوا مخلوقات کو مبعوث کیا جائے گا اور وہ حساب و کتاب میں الجھ رہے ہوں گے ان کا سختی سے حساب ہو رہا ہوگا اور زاہدین (کرام) امن و امان میں ہوں گے سب سے معمولی چیز جو آخرت میں زاہدوں کو عطا کی جائے گی وہ تمام جنّتوں کی کنجیاں ہوں گی کہ وہ جس دروازے کو چاہیں اسے کھول لیں میں اپنی ہستی کو ان سے پوشیدہ نہیں رکھوں گا میں انھیں اپنی لذیذ ترین گفتگو سے نوازوں گا اور انھیں 'مقعد صدق'' میں بٹھلاؤں گا:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

(سورۃ القمر ۵۴:۵۴۔۵۵)

یقیناً متقین باغات اور نہروں کے درمیان ہوں گے۔ سچّائی کی منزل میں اس بادشاہ کے نزدیک جو ہر شے کا مالک اور با اقتدار ہے۔

اور میں انھیں یاد دلاؤں گا جو کچھ انھوں نے کیا ہے اور دنیاوی زندگی میں جو مشقتیں برداشت کی ہیں۔ اور میں اُن کے لیے کھول دوں گا چار دروازوں کو۔ ایک دروازہ وہ ہے جس سے صبح و شام میری جانب سے اُن کے لیے تحفے اور سوغات آئیں گے اور ایک دروازہ وہ ہے میری طرف بغیر کسی زحمت پریشانی کے جس طرح چاہیں گے مجھے دیکھیں گے اور ایک دروازہ جہنم کی طرف کھلتا ہوگا جس سے وہ ظالمین کو دیکھیں گے کہ ان پر کس طرح عذاب کیا جا رہا ہے اور ایک دروازہ وہ ہے جس سے ان کے پاس خادمائیں، بڑی آنکھوں والی حوریں داخل ہوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا یہ کون سے زاہد ہیں تو نے جن کے اوصاف بیان کیے فرمایا اس کا کوئی گھر نہ تھا جس کے ویران ہونے کا اسے غم

ہوتا۔ اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد تھی جس کی موت کا اسے دکھ ہوتا اور نہ ہی اس کے پاس دولت دنیا سے کچھ تھا جس کے جانے کا اسے صدمہ ہوتا اور یہ کسی انسان سے ملتا جلتا بھی نہ تھا کہ وہ اسے ایک لمحے کے لیے بھی یادِ خدا سے غافل کر دیتا اور نہ ہی اس کے پاس ضرورت سے زیادہ کھانا تھا جس کا اس سے سوال کیا جاتا اور نہ ہی اس کے پاس نرم و گداز لباس تھا۔

(ارشاد القلوب دیلمی ج اوّل ص ۱۸۰)

جنت کے دروازوں پر کیا لکھا ہے؟

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ اُمِرَ (الله) بِعَرْضِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ عَلَیَّ فَرَاَیْتُهُمَا جَمِیْعاً، رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَ اَلْوَانَ نَعِیْمِهَا وَ رَاَیْتُ النَّارَ وَ اَلْوَانَ عَذَابِهَا. فَلَمَّا رَجَعْتُ قَالَ لِیْ جَبْرَئِیْلُ علیہ السّلام هَلْ قَرَاْتَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا کَانَ مَکْتُوْباً عَلٰی اَبْوَابِ الْجَنَّةِ. مَا کَانَ مَکْتُوْباً عَلٰی اَبْوَابِ النَّارِ؟

فَقُلْتُ لَا یَا جَبْرَئِیْلُ قَالَ اِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةَ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِنْهَا اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ کَلِمَةٍ مِنْهَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا لِمَنْ تَعَلَّمَهَا وَ اسْتَعْمَلَهَا ....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا تو اللہ نے حکم دیا کہ جنت و جہنّم کو میرے سامنے پیش کیا جائے تو میں نے ان دونوں کو مکمّل طور سے دیکھا۔ میں نے جنت اور اس کی رنگ برنگی نعمتوں کو دیکھا اور میں نے جہنّم اور اس کے مختلف قسم کے عذاب کو دیکھا جب میں واپس لوٹا تو جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے پڑھ لیا جو جنت کے دروازوں پر لکھا ہوا تھا؟ اور جو جہنّم کے دروازوں پر تحریر تھا میں نے جواب دیا نہیں اے جبرئیل تو انھوں نے کہا جنت کے آٹھ دروازے ہیں اس کے ہر دروازے پر چار کلمات لکھے ہوئے ہیں اس کے ہر کلمہ میں دنیا و مافیہا کی بھلائی لکھی ہوئی ہے جو اسے پڑھے اور اسے بروئے کار لائے۔

فَقُلْتُ یَا جَبْرَئِیْلُ اِرْجِعْ مَعِیَ لَاقْرَأَهَا فَرَجَعَ مَعَ جَبْرَئِیْلَ فَبَدَأَ بِاَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا

(۱): عَلَی الْبَابِ الْاَوَّلِ مِنْهَا مَكْتُوْبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ، لِكُلِّ شَیْءٍ حِیْلَةٌ وَ حِیْلَةُ طِیْبِ الْعَیْشِ فِی الدُّنْیَا اَرْبَعُ خِصَالٍ الْقَنَاعَةُ، وَ نَبْذُ الْحِقْدِ، وَ تَرْكُ الْحَسَدِ، وَ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الْخَیْرِ.

(فرائد السمطین ج ۱ ص ۴۱)

میں نے جبرئیل امین سے کہا میرے ساتھ واپس چلو تاکہ میں پڑھوں کہ کیا لکھا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل کے ساتھ واپس آئے تو آپ نے جنت کے دروازوں سے آغاز کیا۔

تو پہلے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

ہر چیز کی ایک تدبیر ہوتی ہے اور دنیا میں اچھی اور پاک و پاکیزہ زندگی گزارنے کے لیے چار خصلتیں ہیں۔ قناعت کرنا، کینہ کو چھوڑنا، حسد کو ترک کرنا اور صاحبانِ خیر کی صحبت اختیار کرنا۔

(۲): وَ عَلَی الْبَابِ الثَّانِیْ مَكْتُوْبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ لِكُلِّ شَیْءٍ حِیْلَةٌ وَ حِیْلَةُ السُّرُوْرِ فِی الْآخِرَةِ اَرْبَعٌ مَسْحُ رُءُوْسِ الْیَتَامٰی وَ التَّعَطُّفُ عَلَی الْاَرَامِلِ وَ السَّعْیُ فِیْ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ تَفَقُّدُ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِیْنِ. (فرائد السمطین ج ۱ ص ۴۱ تا ۲۳۹)

اور دوسرے دروازے پر یہ تحریر تھا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ، ہر چیز کے لیے تدبیر ہوتی ہے اور آخرت میں مسرور وشادمان رہنے کی تدبیر یہ ہے۔ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ بیواؤں پر مہربانی کرنا۔ مومنین کی حاجت روائی کے لیے کوشاں رہنا۔ اور فقراء ومساکین کی تلاش وجستجو میں لگے رہنا۔

(۳): وَ عَلَی الْبَابِ الثَّالِثِ مَكْتُوْبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ،

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ لِکُلِّ شَیْءٍ حِیلَةٌ وَ حِیلَةُ الصِّحَّةِ فِی الدُّنْیَا اَرْبَعُ خِصَالٍ: قِلَّةُ الْکَلَامِ وَ قِلَّةُ الْمَنَامِ وَ قِلَّةُ الْمَشْیِ وَ قِلَّةُ الطَّعَامِ.

(فرائدالسمطین ج ۱ ص ۱۴۱ تا ۲۳۹)

اوراس میں سے تیسرے دروازے پر یہ تحریر تھا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ، ہر چیز کے لیے ایک تدبیر ہوتی ہے اور دنیا میں صحت یاب رہنے کے لیے چار خصلتیں ہیں۔کم بولنا، کم سونا، کم چلنا اور کم کھانا۔

(۴): وَ عَلَی الْبَابِ الرَّابِعِ مَکْتُوبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَهُ، مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهُ، مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَالِدَیْهِ ،مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْراً اَوْ یَسْکُتْ. (فرائدالسمطین ج ۱ ص ۱۴۱ تا ۲۳۹)

اوران میں سے چوتھے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ، جس کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزّت کرے اور جو اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے والدین سے نیکی کا برتاؤ کرے اور جو اللہ اور روز آخرت پر یقین کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔

(۵): وَ عَلَی الْبَابِ الْخَامِسِ مَکْتُوبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ مَنْ اَرَادَ اَنْ لَا یَذِلَّ وَ لَا یُذِلَّ، وَ مَنْ اَرَادَ اَنْ لَا یُشْتَمَ فَلَا یُشْتَمْ، وَ مَنْ اَرَادَ اَنْ لَا یَظْلِمَ وَ لَا یُظْلَمَ، وَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَسْتَمْسِكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی فَلْیَسْتَمْسِكْ بِقَوْلِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ.

اور پانچویں دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ، جو یہ چاہتا ہے کہ نہ اسے ذلیل کیا جائے اور نہ وہ کسی کو ذلیل کرے اور جو یہ چاہتا ہے کہ نہ اُسے گالی دی جائے اور نہ وہ کسی کو گالی دے اور جو یہ چاہتا ہے کہ نہ اُس پر ظلم کیا جائے اور نہ ہی وہ کسی پر ظلم ڈھائے اور جو یہ چاہتا ہے کہ مضبوط رسّی سے متمسّک ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ، سے تمسک اختیار کرے۔

(٦): وَ عَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مِنْهَا مَكْتُوبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ قَبْرُهُ وَاسِعاً فَلْيَبْنِ الْمَسَاجِدَ، مَنْ اَحَبَّ اَنْ لَا يَأْكُلَهُ الدِّيْدَانُ تَحْتَ الْاَرْضِ فَلْيَكْنُسِ الْمَسَاجِدَ، مَنْ اَحَبَّ اَنْ لَا يُظْلَمَ لَحْدُهُ فَلْيُنَوِّرِ الْمَسَاجِدَ، وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَبْقٰى طَرِيّاً تَحْتَ الْاَرْضِ فَلَا يَبْلٰى جَسَدُهُ فَلْيَشْتَرِ بُسُطَ الْمَسَاجِدَ.

(فرائد السمطین ج اول ص ۴۰)

اور چھٹے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ، جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی قبر کشادہ ہو، تو وہ مسجد کی صفائی کا خیال رکھے اور اسے صاف کرے، اور جو یہ چاہتا ہے کہ اُسے کیڑے زمین کے نیچے نہ کھائیں تو وہ مسجدوں کے فرش اور غلاف کا خیال رکھے۔ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی لحد تاریک نہ ہو تو وہ مسجدوں میں روشنی کا اہتمام کرے۔ اور جو یہ چاہتا ہے کہ وہ زمین کے نیچے تر و تازہ رہے اس کا جسم بوسیدہ نہ ہو تو وہ مسجدوں میں فرش بچھائے (خواہ وہ چٹائی ہو، دری ہو یا قالین ہو)۔

(۷): وَ عَلَى الْبَابِ السَّابِعِ مِنْهَا مَكْتُوبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ بَيَاضُ الْقُلُوْبِ فِيْ اَرْبَعِ خِصَالٍ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ شِرَاءِ اَكْفَانِ الْمَوْتٰى وَ دَفْعِ الْقَرْضِ.

(فرائد السمطین ج اوّل ص ۲۴۰)

اور اس کے ساتویں دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ

اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ، دلوں کی روشنی، صفائی (جِلائے قلب) چار خصلتوں میں پنہاں ہے، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کی مشایعت کرنا (ساتھ ساتھ جانا) مُردوں کے لیے کفن خرید کر دینا۔ اور قرض کا ادا کر دینا۔

(۸): وَ عَلَى الْبَابِ الثَّامِنِ مِنْهَا مَكْتُوبٌ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ، مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِیْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ الثَّمَانِيَةِ فَلْيَتَمَسَّكْ بِاَرْبَعِ خِصَالٍ: بِالصَّدَقَةِ وَ السَّخَاءِ وَ حُسْنِ لْاَخْلَاقِ وَ كَفِّ الْاَذٰى عَنْ عِبَادِ اللهِ. (بحار الانوار ج ۸ ص ۱۴۴)

اور آٹھویں دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ، جو بھی ان آٹھوں دروازوں سے داخل ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ چار خصلتیں اختیار کرلے سچائی۔ سخاوت، حُسن اخلاق اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں سے اذیّت رسانی کو دور کردینا۔

جنت کے مختلف دروازے

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ الْجَنَّةِ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ لَبِنَةٌ مِنْ يَاقُوتٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَ شُرَفُهَا الْيَاقُوتُ الْاَحْمَرُ وَ الْاَخْضَرُ وَ الْاَصْفَرُ وَ اَبْوَابُهَا مُخْتَلِفَةٌ بَابُ الرَّحْمَةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ وَ اَمَّا الصَّبْرُ فَبَابٌ صَغِيْرٌ مِصْرَاعٌ وَاحِدٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ لَا حَلَقَ لَهُ وَ اَمَّا بَابُ الشُّكْرِ فَاِنَّهُ مِنْ يَاقُوتَةٍ بَيْضَاءَ لَهَا مِصْرَاعَانِ مَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسِمِائَةِ عَامٍ لَهُ ضَجِيْجٌ وَ حَنِيْنٌ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ جِئْنِیْ بِاَهْلِی يُنْطِقُهُ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ،

وَ اَمَّا بَابُ الْبَلَاءِ مِنْ يَاقُوتَةٍ صَفْرَاءَ لَهُ مِصْرَاعٌ وَاحِدٌ مَا اَقَلَّ مَنْ يَدْخُلُ مِنْهُ،

فَاَمَّا الْبَابُ الْاَعْظَمُ فَيَدْخُلُ مِنْهُ الْعِبَادُ الصَّالِحُوْنَ وَ هُمْ اَهْلُ

الزُّهْدِ وَ الْوَرَعِ وَ الرَّاغِبُونَ اِلَى اللهِ تَعَالٰى وَ تَقَدَّسَ الْمُسْتَاْنِسُوْنَ بِهٖ فَاِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ يَسِيْرُوْنَ عَلٰى نَهْرَيْنِ فِيْ مَصَافٍّ فِيْ سُفُنِ الْيَاقُوْتِ مَجَادِيْفُهَا اللُّؤْلُؤُ فِيْهَا مَلَائِكَةٌ مِنْ نُوْرٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ شَدِيْدَةٌ خُضْرَتُهَا يَسِيْرُوْنَ عَلٰى حَافَتَيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ وَ اسْمُ ذٰلِكَ النَّهْرِ جَنَّةُ الْمَاْوٰى وَ جَنَّةُ عَدْنٍ وَ هِيَ وَسَطُ الْجِنَانِ وَ سُوْرُهَا يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ وَ حَصَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ.

(رَوْضَۃُ الواعظین ج دوم ص ۵۰۴)

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ یاقوت کی ہے اور اس کا گارا اور سیمنٹ مُشک اذفر سے تیار کیا گیا ہے اور اس کے کنگرے یاقوت احمر (سرخ) یاقوت اخضر (سبز) اور یاقوت اصفر (پیلے، زرد) سے تیار کیے گئے ہیں اور اس میں مختلف دروازے ہیں بابِ رحمت یاقوت احمر سے بنایا گیا ہے اور جہاں تک صبر کا تعلق ہے تو اس کا چھوٹا سا دروازہ ہے اور ایک پَٹ ہے جو یاقوت احمر سے بنا ہوا ہے اور جس کا حلقہ نہیں ہے۔

جہاں تک بابِ شکر کا تعلق ہے تو وہ یاقوت ابیض کا بنا ہوا ہے اس کے دو پٹ ہیں دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے وہ چیختا اور چلّاتا اور آہ وزاری کرتا ہے اور یہ کہتا ہے یا اللہ جو میرے اہل ہیں انھیں یہاں لے آ تا کہ صاحبِ جلال واکرام اُن سے محو گفتگو ہو۔

اب رہا بابِ بلا (آزمائش کا دروازہ) تو وہ زرد یاقوت کا بنا ہوا ہے اور اس کا ایک پٹ ہے

اس میں سے بہت کم لوگ داخل ہوں گے

جہاں تک بابِ اعظم (بڑا دروازہ) ہے تو اس سے صالح بندوں کا داخلہ ہوگا۔ جو صاحبان تقویٰ اور زاہد ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب راغب ہوں گے اس سے مانوس ہوں گے۔ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہ سیر کریں گے دو نہروں کی یاقوت کی

کشتیوں میں جن کے چپّو موتی سے بنے ہوں گے جن میں نورانی فرشتے ہوں گے جو نہایت گہرے سبز رنگ کا لباس زیب تن کیے ہوں گے وہ اس نہر کے دونوں کناروں کی سیر کر رہے ہوں گے اور اس نہر کا نام جنت الماویٰ اور جنت عدن ہوگا اور یہ جنتوں کے درمیان میں ہے اور جنت کے اردگرد دیوار یاقوت احمر کی ہوگی اور اس کے سنگ ریزے موتی کے ہوں گے۔

جنت کے آٹھ دروازے

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ: اِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةَ اَبْوَابٍ: بَابٌ یَدْخُلُ مِنْهُ النَّبِیُّوْنَ وَ الصِّدِّیْقُوْنَ وَ بَابٌ یَدْخُلُ مِنْهُ الشُّهَدَاءُ وَ الصَّالِحُوْنَ وَ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ یَدْخُلُ مِنْهَا شِیْعَتُنَا وَ مُحِبُّوْنَا فَلَا اَزَالُ وَاقِفاً عَلَی الصِّرَاطِ اَدْعُوْ وَ اَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ شِیْعَتِیْ وَ مُحِبِّیْ وَ اَنْصَارِیْ وَ مَنْ تَوَلَّانِیْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَاِذَا النِّدَاءُ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ قَدْ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكَ وَ شُفِّعْتَ فِیْ شِیْعَتِكَ وَ یُشَفَّعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ شِیْعَتِیْ وَ مَنْ تَوَلَّانِیْ وَ نَصَرَنِیْ وَ حَارَبَ مَنْ حَارَبَنِیْ بِفِعْلٍ اَوْ قَوْلٍ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مِنْ جِیْرَانِهٖ وَ اَقْرِبَائِهٖ وَ بَابٌ یَدْخُلُ مِنْهُ سَائِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مِمَّنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ لَمْ یَكُنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِقْدَارُ ذَرَّةٍ مِنْ بُغْضِنَا اَهْلَ الْبَیْتِ.

(بحار ج ۸ ص ۱۲۲، الخصال ج ۲ ص ۳۹)

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے جد سے وہ علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازہ وہ ہے جس سے انبیاء اور صدّیقین داخل ہوں گے۔ اور ایک دروازے سے شہداء اور صالحین داخل ہوں گے اور پانچ دروازے وہ ہیں جن سے ہمارے شیعہ اور مُحِبّین داخل ہوں گے۔ میں صراط پر کھڑا رہوں گا اور کہوں گا اے میرے پروردگار تو سلامت رکھ میرے شیعوں میرے محبّوں، میرے مددگاروں، مجھ سے محبت کرنے والوں کو دنیا کے گھر میں، کہ اتنے میں عرش کے اندر

سے یہ آواز آئے گی کہ میں نے تمھاری دعا قبول کر لی اور تمھارے شیعوں کے بارے میں تمھاری شفاعت قبول کر لی گئی اور میرے شیعہ مجھ سے تولاّ کرنے والے، میری نصرت کرنے والے اور مجھ سے جنگ کرنے والوں سے جنگ کرنے والے اپنے عمل اور قول سے ان میں سے ہر فرد اپنے ستر ہزار پڑوسیوں اور قرابت داروں کی شفاعت کرے گا اور ایک دروازہ وہ ہوگا جس سے تمام وہ مسلمان داخل ہوں گے جنھوں نے کلمۂ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا ہوگا اور ان کے دل میں ہم اہل بیت کے لیے ذرا سا بھی بغض نہ ہوگا۔

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : "مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ كُلِّهَا وَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ. فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَهُوَ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ. (محجۃ البیضاء ج ۸ ص ۲۶۷)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے مال میں سے دو حصّے اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو اسے جنت کے تمام دروازوں سے دعوت دی جائے گی اور جنت کے اٹھ دروازے ہیں لہٰذا جو ان میں سے نمازی ہوگا تو اسے باب الصّلوٰۃ (نماز کا دروازہ) سے بلایا جائے گا اور جو روزے داروں میں سے ہوگا۔ تو اُسے باب الصیام سے طلب کیا جائے گا جس کا نام اَلرّیّان ہے اور جو صاحبان صدقہ میں سے ہوگا تو اے باب الصدقہ سے اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اے باب الجہاد سے بلایا جائے گا۔

باب صِفَةِ ابواب الْجَنَّةِ جنت کے دروازوں کا وصف

۳۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ، فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ. (بخاری)

۳۲۵۷۔ ہم سے بیان کیا سعید بن ابی مریم نے، ہم سے بیان کیا محمد بن مُطرف

نے انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا ابوحازم نے انھوں نے سَہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ انھوں نے فرمایا کہ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریّان ہے جس سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ (بخاری)

قال حدثنا علی بن المدینی قال حدثنا

أَخْبَرَنَا الْحَفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمَّادٍ الْخَشَّابُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوباً لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ حَبِيبُ اللهِ، اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللهِ، فَاطِمَةُ اَمَةُ اللهِ عَلَى بَاغِضِيهِمْ لَعْنَةُ اللهِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آسمان کی بلندی پر مجھے لے جایا گیا تو میں نے جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، عَلِيٌّ حَبِيبُ اللهِ، اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللهِ، فَاطِمَةُ اَمَةُ اللهِ'' اوران سے بغض کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔ (امالی طوسی علیہ الرحمہ ص ۳۱۳۔ ۳۱۴ حدیث ۷۳۱)

جنت کے دروازے پر تحریر

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَخُو رَسُولِ اللهِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضَ.

جابر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ اَخُو رَسُولِ

اللہِ'' آسمان وزمین کی تخلیق سے بہت پہلے سے۔

عَنْ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُ عَلٰی بَابِهَا مَكْتُوْباً بِالذَّهَبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ، فَاطِمَةُ اَمَةُ اللهِ، اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ صَفْوَةُ اللهِ، عَلٰی مُبْغِضِیْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ.

(البحار ج ۸ ص ۱۹۱ ح ۱۶۷)

موسیٰ بن جعفر اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں وہ علی بن ابی طالبؑ سے روایت کرتے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جنت میں لے جایا گیا تو میں نے اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللهِ، عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ، فَاطِمَةُ اَمَةُ اللهِ، اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ صَفْوَةُ اللهِ،'' (فاطمہؑ اللہ کی کنیز) الحسنؑ والحسینؑ صفوۃ اللہ (اور حسنؑ وحسینؑ اللہ کے منتخب افراد ہیں) ان سے بغض رکھنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَكْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ عَلِيٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللهِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ. (بحارالانوار ج ۸ ص ۱۳۱ ح ۳۴)

جابر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازے پر آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے سے یہ تحریر ہے: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ عَلِيٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللهِ'' (علی رسول اللہ کے بھائی ہیں)۔

جنت کے آٹھ دروازوں کی تفصیل

وَاعْلَمْ اَنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةَ اَبْوَابٍ، فَفِيْ هٰذَا الْمَقَامِ انفتح لك باب من ابواب الجنّة وهو باب المعرفة، والباب الثانی هو باب الذّكر وهو قولك بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ والبابُ الثالث باب الشّكر

وهوقولك اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ والباب الرابع باب الرجا وهو قولك الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ والباب الخامس باب الخوف وهو قولك مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ والباب السادس باب الاخلاص المتولد من معرفة العبوديه و معرفة الربوبية وهو قولك اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ والباب السابع باب الدّعاء والتضرّع كماقال (اَمَّنۡ يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ) وقال (ادۡعُوۡنِيۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ) وهو ههنا قولك اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ والباب الثامن باب الاقتداء بالارواح الطيّبة الطاهرة والاهتداء بانوارهم وهوقولك صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ وبهذا الطريق اذا قرأت هذه السورة ووقفت علی اسرارها انفتحت لك ثمانية ابواب الجنة وهوالمراد من قوله تعالیٰ:

جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ. فخبأت المعارف الربانية انفتحت ابوابها بهذه المقاليد الروحانية فهذا هو الاشارة الی ماحصل فی الصلاة من المعراج الرّوحانی

(تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی ج ا ص ۲۷۷۔۲۷۸)

اور جان لو کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اس جگہ پر تمھارے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جائے گا جس کا نام بابُ المَعرِ فت۔ اور دوسرا دروازہ بابُ الذکر ہے اور وہ تمھارا قول بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ تیسرا دروازہ باب الشکر ہے اور وہ تمھارا قول اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ہے اور چوتھا دروازہ باب الرّجا ہے اور وہ تمھارا قول الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ہے اور پانچواں دروازہ باب الخوف ہے اور وہ تمھارا قول مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ہے اور چھٹا دروازہ باب الاخلاص ہے جو جنم لیتا ہے معرفت عبودیت اور معرفتِ ربوبیّت سے اور وہ تمھارا قول اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ

نَسْتَعِيْنُ ہے اور ساتواں دروازہ باب دعا وتضرّع ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ''اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ '' کیا ہے کوئی مضطر کی دعا کو قبول کرنے والا جب وہ دعا کرے اور فرمایا ''اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ''تم مجھ سے دعا طلب کرو میں تمھاری دُعا قبول کروں گا۔ اور وہ اس مقام پر تمھارا قول اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ہے اور آٹھواں دروازہ ارواح طیّبہ و طاہرہ کی اقتدا اوران کے انوار سے ہدایت حاصل کرنے کا دروازہ ہے اور وہ تمھارا قول صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ہے اوراس طرح جب تم اس سورے کی تلاوت کرو گے اوراس کے رازوں سے واقف ہو جاؤ گے تو تمھارے لیے جنت میں آٹھ دروازے کھل جائیں گے اور وہ مقصود ہے اللہ تعالیٰ کے قول جَنَّاتِ عَدۡنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الۡاَبۡوَابُ دائمی جنتیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے۔تو معارف ربانیہ پوشیدہ رہتے ہیں اوران کے دروازے ان روحانی کنجیوں کے ذریعے سے کھلتے ہیں تو یہ اشارہ ہے اس کی طرف جو کچھ نماز میں معراج روحانی سے حاصل ہوتا ہے۔

عَنۡ اَبِیۡ جَعۡفَرٍ علیہ السلام قَالَ: اَحۡسِنُوا الظَّنَّ بِاللّٰهِ وَ اعۡلَمُوۡا اَنَّ لِلۡجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ اَبۡوَابٍ عَرۡضُ كُلِّ بَابٍ مِنۡهَا مَسِيۡرَةُ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً.

(بحار ج ۸ ص ۱۳۱)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم اللہ سے حسنِ ظن رکھو اور جان لو کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اوران میں سے ہر دروازے کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت ہے۔

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : شِبۡرٌ مِنَ الۡجَنَّةِ خَيۡرٌ مِنَ الدُّنۡيَا وَ مَا فِيۡهَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک بالشت رقبہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔(بحار ج ۸ ص ۱۴۸ وکنز العمّال ج ۱۴ ص ۴۵۶)

قرآن کی تلاوت اور جنت کے درجات

قَالَ عَلِیُّ بۡنُ الۡحُسَيۡنِ علیہ السلام : عَلَيۡكَ بِالۡقُرۡآنِ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الۡجَنَّةَ بِيَدِهٖ

لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ، وَ جَعَلَ مِلَاطَهَا الْمِسْكَ، وَ تُرَابَهَا الزَّعْفَرَانَ وَ حَصَاهَا اللُّؤْلُؤَ، وَ جَعَلَ دَرَجَاتِهَا عَلٰى قَدْرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ فَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَالَ لَهُ اقْرَأْ وَ ارْقَ، وَ مَنْ دَخَلَ مِنْهُمُ الْجَنَّةَ لَمْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ اَعْلٰى دَرَجَةً مِنْهُ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ. (بحارالانوار ج ۸ ص ۱۳۳)

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ قرآن کی تلاوت کرو بے شک اللہ نے جنّت کو اپنے ہاتھ سے خلق فرمایا ہے ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا مشک و عنبر کا ہے اور اس کی مٹّی زعفران ہے اور اس کی کنکریاں موتی کی ہیں اس کے درجات آیاتِ قرآنی کے مطابق رکھے گئے ہیں پس جو بھی قرآن پڑھتا ہے تو قرآن اُس سے کہتا ہے پڑھو اور آگے بڑھو اور ان میں سے جو بھی جنت میں داخل ہوگا اس سے زیادہ اعلیٰ درجہ کسی کا نہیں ہوگا سوائے انبیاء اور صدّیقین کے۔

(بحارالانوار ج ۸ ص ۱۳۳)

جنت کا دروازہ سب سے پہلے رسول اللہ کے لیے کھلے گا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اٰتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَابَ الْجَنَّةِ فَاَسْتَفْتِحُ، فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ. فَيَقُوْلُ: بِكَ اُمِرْتُ اَلَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلَكَ. (محجۃ البیضاء ج ۴ ص ۵۲۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں روز قیامت جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کے کھولنے کے لیے کہوں گا تو خازن کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد تو کہا جائے گا آپ کی وجہ سے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے میں کسی کے لیے اس کے دروازے کو نہ کھولوں۔

جنت کے خزانے

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام: مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ الْبِرُّ وَ اِخْفَاءُ الْعَمَلِ وَ

الصَّبْرُ عَلَى الرَّزَايَا وَ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ. (بحار ج ۷۵ ص ۴۷)

امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ جنت کے خزانوں میں سے یہ چیزیں ہیں۔

۱۔نیکی کرنا

لفظ ''بَرّ'' بالفتح یعنی ''ب'' کی زبر کے ساتھ بھی آیا ہے اس کا مفہوم ہے۔ نیک ہونا، راست باز ہونا، اطاعت کرنا، اچھا سلوک کرنا اور اگر اس لفظ کو ''ب'' کے زیر کے ساتھ بِر پڑھا جائے تو بھی یہ معقول ہوگا۔ نیکی، اِطاعت، سچّائی، اچھا سلوک، عَطیّہ۔

۲۔عمل کو پوشیدہ رکھنا

ریاکاری اور دکھاوے سے بچنا۔ اپنے نیک کاموں کا اعلان نہ کرنا، اپنی عبادتوں کو اور ریاضتوں کو ظاہر نہ کرنا۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے: اَفْضَلُ الزُّهْدِ اِخْفَاءُ الزُّهْدِ۔ بہترین زہد، زہد کا پوشیدہ رکھنا ہے۔

۳۔اور نقصان پر صبر کرنا

جزع وفزع اور شور وغوغا سے بچنا۔ خاموشی کے ساتھ اس پر صبر کرنا۔ صبر ایک طاقت اور قوت کا نام ہے نقصان اور پریشانیوں پر صبر کرنا اعلیٰ اور بہترین صفت شمار کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بشارت دیتا ہے اور صبر کرنے والوں کے لیے بغیر حساب کے اجر مقرر کیا گیا ہے۔

۴۔اور مصیبتوں کو چھپانا

اگر انسان مصیبتوں کے بارے میں شور وغوغا کرے گا اور اعلان کرتا رہے گا۔ تو اس سے مصیبتیں دور تو نہیں ہوں گی۔ خود سے مصیبتوں کو دور کرنے اور مصیبتوں سے نجات پانے کے لیے عمل کرنا ہوگا جدوجہد کرنی ہوگی اور اللہ سے رجوع کرنا ہوگا۔ مصیبتوں کا اعلان کرنا مصیبتوں کو گھٹانے کی بجائے اسے اور بڑھا دیتا ہے۔

جنت کی گفتگو، لغو اور بے ہودہ باتوں سے دوری

۱۔ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿۲۳﴾ (الطّور ۵۲:۲۳)

وہ ایک دوسرے سے ساغر لپک کر لے رہے ہوں گے جہاں پر نہ بے ہودگی ہوگی نہ ہی گناہ کی باتیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

۲۔لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿۶۲﴾ (مریم۱۹: ۶۲)

اس جنت میں وہ کوئی لَغْو بات نہیں سنیں گے یہاں بس سلام کی صدا ہوگی (یعنی سلامتی) اور اس میں ان کا رزق صبح وشام ملتا رہے گا۔

۳۔لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾

(الواقعہ ۵۶: ۲۵۔۲۶)

وہاں پر نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ ہی گناہ کی باتیں۔ وہاں پر ان کا کلام سلام، سلام ہوگا۔

۴۔لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ (النبا۷۸: ۳۵)

وہاں پر نہ لغو بات سنیں گے نہ ہی جھوٹی بات

۵۔فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ (غاشیۃ ۸۸: ۱۱۔۱۰)

عالی شان جنت میں مقیم ہوں گے۔ وہاں پر کوئی لغو بات نہ سنیں گے

لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَبَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اِذْ رَاَوْا مِثْلَ الشَّمْسِ قَدْ اَشْرَقَتْ لَهَا الْجِنَانُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَا رَبِّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْساً فَيُرْسِلُ اللهُ جَلَّ اسْمُهُ اِلَيْهِمْ جَبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ لَيْسَ هٰذِهٖ بِشَمْسٍ وَلٰكِنَّ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ ضَحِكَا فَاَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ نُوْرِ ضَحِكِهِمَا وَنَزَلَتْ هَلْ اَتٰى فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوْراً۔

(امالی شیخ صدوق ۱۵۷ مجلس الرابع والاربعون یوم الثلثا لخمس بقین من صفر سنۃ ثمان وستین وثلاثمائۃ ۳۶۸)

ابن عباس نے کہا کہ جب جنّتی لوگ جنّت میں تھے کہ انھوں نے دیکھا سورج کی طرح کچھ ہے جس سے جنتیں روشن ہوگئیں تو اہلِ جنت کہیں گے اے میرے پروردگار تو نے اپنی کتاب (قرآن) میں کہا ہے: لَا یَرَوْنَ فِیۡہَا شَمۡسًا کہ وہ لوگ جنت میں سورج کو نہیں دیکھیں گے تو اللہ جل جلالہ ان کی طرف جبرئیل کو بھیجے گا جبرئیل ان سے کہیں گے کہ یہ سورج نہیں ہے البتہ علی و فاطمہ کسی بات پر مسکرا رہے ہیں تو ان کی مسکراہٹ کے نور سے جنتیں روشن اور منور ہوگئی ہیں اور اُن کے بارے میں سورۂ ھَلۡ اَتٰی نازل ہوئی ھَلۡ اَتٰی سے لے کر وَ کَانَ سَعۡیُکُمۡ مَشۡکُوۡرًا تک

مومن کا نور

وَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ الدَّرَجَۃُ فِی الۡجَنَّۃِ کَمَا بَیۡنَ السَّمَاءِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اِنَّ الۡعَبۡدَ لَیَرۡفَعُ بَصَرَہٗ فَیَلۡمَعُ لَہٗ نُوۡرٌ یَکَادُ یَخۡطَفُ بَصَرَہٗ فَیَفۡزَعُ لِذٰلِکَ فَیَقُوۡلُ مَا ھٰذَا فَیُقَالُ ھٰذَا نُوۡرُ اَخِیۡکَ فَیَقُوۡلُ اَخِیۡ فُلَانٌ کُنَّا نَعۡمَلُ جَمِیۡعاً فِی الدُّنۡیَا وَ قَدۡ فُضِّلَ عَلَیَّ ھٰکَذَا فَیُقَالُ لَہٗ اِنَّہٗ کَانَ اَفۡضَلَ مِنۡکَ عَمَلًا. ثُمَّ یُجۡعَلُ فِیۡ قَلۡبِہِ الرِّضَا حَتّٰی یَرۡضٰی. (البحار ج ۷۷ ص ۸۰)

اور فرمایا: اے ابوذر جنت کا ایک درجہ زمین و آسمان کے فاصلے جتنا ہے اور بندہ جب اپنی نگاہیں اٹھائے گا تو اس کے لیے ایک نور چمکے گا اور اس کی نگاہوں کو اچک لے گا وہ اس سے خوف زدہ ہوجائے گا اور کہے گا یہ کیا ہے؟ تو اس سے کہا جائے گا یہ تمھارے فلاں بھائی کا نور ہے تو وہ کہے گا میرا فلاں بھائی اور ہم دنیا میں ایک ساتھ ہی عمل انجام دیتے تھے وہ کِس طرح ہم سے افضل ہوگیا ہے تو اسے بتایا جائے گا وہ عمل کے اعتبار سے تم سے افضل تھا۔ پھر اس شخص کے دل میں رضامندی ڈال دی جائے گی اور وہ راضی ہوجائے گا۔

جنت کی عورتوں کا نور

وَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَوۡ اَنَّ امۡرَاَۃً مِنۡ نِسَاءِ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ اطَّلَعَتۡ مِنۡ سَمَاءِ

الدُّنْيَا فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ لَاَضَاءَتْ لَهَا الْاَرْضُ اَفْضَلَ مِمَّا يُضِيْئُهَا الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَلَوَجَدَ رِيْحَ نَشْرِهَا جَمِيْعُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ ثَوْباً مِنْ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ نُشِرَ الْيَوْمَ فِي الدُّنْيَا لَصَعِقَ مَنْ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ مَا حَمَلَتْهُ اَبْصَارُهُمْ. (البحار ج ۷۷ ص ۸۲)

اور فرمایا: اے ابوذر ا گر صاحبان جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیاوی آسمان سے تاریک رات میں منہ نکال کر دیکھ لے تو اس کے لیے زمین اس سے بہتر روشن ہو جائے گی جس طرح چودھویں کا چاند نکلنے سے روشن ہوتی اور تمام ساکنین ارض اس کی خوش بو کے پھیلنے کو محسوس کرتے اور اگر صاحبانِ جنت کے ملبوسات میں سے کوئی کپڑا آج کے دن دنیا میں پھیل جائے تو اس کی طرف دیکھنے والا چیخ مارنے لگے اور اُن کی آنکھیں اس کی رویت کو برداشت نہ کرسکیں۔

ہزار سال تک دیکھتا رہے گا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا يَنْظُرُ اِلٰی جِنَانِهِ وَ اَزْوَاجِهِ وَنَعِيْمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ، وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِهِ غَدْوَةً وَعَشِيَّةً. (المیزان ج ۲۰ ص ۴)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اہلِ جنت کی ادنیٰ منزل جس سے وہ اپنی جنتوں اور ازواج اور نعمتوں اور خدمت گزاروں اور اپنے تخت کو دیکھے گا وہ سو سال کے فاصلے پر ہوگا اور ان میں سے اللہ کے نزدیک سب سے مکرّم وہ ہوگا جو صبح و شام وجہ اللہ پر نظر کرے گا۔

مومنین کی صفات ومنازل

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ حَدِيْثٍ، قَالَ: وَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى صَفَاتٍ وَ مَنَازِلَ فَمِنْهُمْ مَنْ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيْراً وَ يَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِهِ مَسْرُوْراً وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَتَلَبَّسُوْا

مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا بِشَیْءٍ وَ اِنَّمَا الْحِسَابُ هُنَاكَ عَلٰی مَنْ تَلَبَّسَ بِهَا هَاهُنَا وَ مِنْهُمْ مَنْ يُحَاسَبُ عَلَی النَّقِيْرِ وَ الْقِطْمِيْرِ وَ يَصِيْرُ اِلٰی عَذَابِ السَّعِيْرِ.

(المیز ان ج ۲ ص ۳۶۶، از احتجاج)

حضرت علی علیہ السلام سے ایک حدیث میں وارد ہوا ہے فرمایا اُس روز انسان مختلف اوصاف اور منازل پر ہوں گے کچھ لوگ وہ ہوں گے جن سے بہت آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے اہل وعیال کی جانب خوش وخرّم لوٹے گا اور ان میں سے وہ لوگ بھی ہوں گے جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے اس لیے کہ وہ امر دنیا سے بالکل لطف اندوز نہیں ہوئے البتہ وہاں پر اس کا حساب ہوگا جو اس دنیا سے اچھی طرح لطف اندوز ہوتا رہا ہوگا اور اُن میں سے وہ بھی ہوگا جس سے کھجور کی گٹھلی کے گڑھے اور کھجور کی گٹھلی کے باریک چھلکے کا بھی حساب لیا جائے اور پھر وہ جہنم کے عذاب کی طرف روانہ ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰی قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْعَبْدِیُّ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : اِذَا سَاَلْتُمُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاسْاَلُوْهُ لِیَ الْوَسِيْلَةَ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْوَسِيْلَةِ فَقَالَ هِیَ دَرَجَتِیْ فِی الْجَنَّةِ وَ هِیَ اَلْفُ مِرْقَاةٍ مَا بَيْنَ الْمِرْقَاةِ اِلَی الْمِرْقَاةِ حُضْرُ الْفَرَسِ الْجَوَادِ شَهْرًا وَ هِیَ مَا بَيْنَ مِرْقَاةِ جَوْهَرٍ اِلٰی مِرْقَاةِ زَبَرْجَدٍ وَ مِرْقَاةِ يَاقُوْتٍ اِلٰی مِرْقَاةِ ذَهَبٍ اِلٰی مِرْقَاةِ فِضَّةٍ فَيُؤْتٰی بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰی تُنْصَبَ مَعَ دَرَجَةِ النَّبِيِّيْنَ فَهِیَ فِیْ دَرَجِ النَّبِيِّيْنَ كَالْقَمَرِ بَيْنَ الْكَوَاكِبِ فَلَا يَبْقٰی يَوْمَئِذٍ نَبِیٌّ وَ لَا صِدِّيْقٌ وَ لَا شَهِيْدٌ اِلَّا قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ كَانَتْ هٰذِهِ الدَّرَجَةُ دَرَجَتَهُ فَيَاْتِی النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُسْمِعُ النَّبِيِّيْنَ وَ جَمِيْعَ الْخَلْقِ هٰذِهِ دَرَجَةُ مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاَقْبَلُ وَ اَنَا يَوْمَئِذٍ مُتَّزِرٌ بِرَيْطَةٍ مِنْ نُوْرٍ عَلَى تَاجِ الْمُلْكِ وَ اِكْلِيْلُ الْكَرَامَةِ وَ عَلِيٌّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَامِيْ وَبِيَدِهٖ لِوَائِيْ وَهُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمُفْلِحُوْنَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ بِاللّٰهِ وَ اِذَا مَرَرْنَا بِالنَّبِيِّيْنَ قَالُوْا هٰذَانِ مَلَكَانِ كَرِيْمَانِ مُقَرَّبَانِ لَمْ نَعْرِفْهُمَا وَ لَمْ نَرَهُمَا وَ اِذَا مَرَرْنَا بِالْمَلَائِكَةِ قَالُوْا هٰذَانِ نَبِيَّانِ مُرْسَلَانِ حَتّٰى اَعْلَوَ الدَّرَجَةَ وَ عَلِيٌّ علیہ السلام يَتْبَعُنِيْ حَتّٰى اِذَا صِرْتُ فِيْ اَعْلَى الدَّرَجَةِ مِنْهَا وَ عَلِيٌّ علیہ السلام اَسْفَلَ مِنِّيْ بِدَرَجَةٍ فَلَا يَبْقٰى يَوْمَئِذٍ نَبِيٌّ وَ لَا صِدِّيْقٌ وَ لَا شَهِيْدٌ اِلَّا قَالَ طُوْبٰى لِهٰذَيْنِ الْعَبْدَيْنِ مَا اَكْرَمَهُمَا عَلَى اللّٰهِ فَيَاْتِي النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ يُسْمِعُ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءَ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٌ وَ هٰذَا وَلِيِّيْ عَلِيٌّ طُوْبٰى لِمَنْ اَحَبَّهٗ وَ وَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَهٗ وَ كَذَّبَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَلَا يَبْقٰى يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اَحَبَّكَ يَا عَلِيُّ اِلَّا اسْتَرْوَحَ اِلٰى هٰذَا الْكَلَامِ وَ ابْيَضَّ وَجْهُهٗ وَ فَرِحَ قَلْبُهٗ وَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِمَّنْ عَادَاكَ اَوْ نَصَبَ لَكَ حَرْباً اَوْ جَحَدَ لَكَ حَقّاً اِلَّا اسْوَدَّ وَجْهُهٗ وَ اضْطَرَبَتْ قَدَمَاهُ فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا مَلَكَانِ قَدْ اَقْبَلَا اِلَيَّ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَرِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ۔

(المجلس الرابع والعشرون یوم الاربعاء لثلث خلون من شوال سنۃ وسبع وستین و ثلثمائۃ (امالی شیخ صدوق ۳/شوال ۳۶۷ ہجری ص ۷۱۔۷۲)

ہم سے بیان کیا میرے والد گرامی نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا عباس بن معروف نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابوحفص العبدی نے انھوں نے ابوھارون عبدی سے انھوں نے ابوسعید خدری سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھیں اللہ سے کچھ طلب کرنا ہوتو مجھے وسیلہ بنا کر سوال کیا کروتو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وسیلہ کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے

فرمایا یہ جنت میں میرا درجہ ہے جس کے ہزار زینے ہیں ایک زینے سے دوسرے زینے تک تیز رفتار گھوڑے کی ایک مہینے کی مسافت ہے اور یہ جوہر کے زینے سے زَمُرّد کے زینے کے درمیان میں ہے اور یاقوت کے زینے سے سونے کے زینے اور چاندی کے زینے کی طرف ہے اسے قیامت کے دن لایا جائے گا اور دیگر انبیاء کے درجات کے ساتھ اسے نصب کر دیا جائے گا تو یہ درجہ نبیوں کے درجوں کے درمیان ایسا ہوگا جیسے ستاروں کے درمیان چاند ہوتا ہے اس روز کوئی نبی کوئی صدیق اور کوئی شہید باقی نہ رہے گا جو یہ کہتا ہوا نظر نہ آئے مبارک ہے اس کے لیے جو اس درجے کا مالک ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے آواز آئے گی جسے تمام انبیاء اور تمام مخلوقات سنے گی کہ یہ محمد کا درجہ ہے آگے بڑھو اور میں اس روز ایک نور کی چادر زیبِ تن کیے ہوں گا اور سر پر بادشاہوں کا تاج اور کرامت کی دستار جو جواہرات سے مزین ہوگی اور علی ابن ابی طالب میرے آگے ہوں گے اور اُن کے ہاتھ میں پرچم ہوگا اور وہ ''لواءُالحمد'' ہوگا جس پر یہ لکھا ہوگا: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمُفْلِحُوْنَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ بِاللّٰهِ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور فلاح پانے والے ہی اللہ تک رسائی میں کامیاب ہیں اور جب ہم انبیاء کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے یہ دونوں مقرب فرشتے ہیں جنھیں ہم نہیں پہچانتے اور ہم نے انھیں نہیں دیکھا اور جب ہم فرشتوں کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے یہ دونوں نبی مُرسَل ہیں۔ یہاں تک کہ جب میں اس کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ جاؤں گا اور علی مجھ سے ایک درجہ نیچے ہوں گے تو اس روز کوئی نبی کوئی صدیق اور کوئی شہید باقی نہ بچے گا جو یہ کہتا ہوا نظر نہ آئے ان دونوں بندوں کو تبریک پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں کتنی عزت وعظمت سے نوازا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ آواز آئے گی جسے تمام انبیاء، صدّیقین شُہدا اور مومنین سنیں گے هٰذَا حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٌ یہ میرا حبیب محمد ہے، وَ هٰذَا وَلِيِّيْ عَلِيٌّ اور یہ میرا ولی علی ہے سعادت مند ہے وہ جو انھیں دوست رکھّے اور ویل ہے اس کے لیے جو ان سے دشمنی کرے اور نھیں جھٹلائے پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اس روز

کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا اے علی جو تم سے محبت کرتا ہوا سے اس بات سے راحت محسوس نہ ہو اس کا چہرہ نورانی ہوگا اور اس کا دل خوشیوں سے بھر جائے گا اور کوئی ایسا شخص باقی نہ بچے گا جس نے اے علی تم سے دشمنی کی ہو یا تمھارے لیے جنگ برپا کی ہو یا تمھارے حق کا انکار کر دیا کہ اس کا چہرہ سیاہ نہ ہو جائے اور اس کے دونوں قدم لڑکھڑانے نہ لگیں۔ ہم ابھی اسی کیفیت سے دوچار تھے کہ دو فرشتے میری جانب بڑھے ان میں سے ایک رضوان خازنِ جنّت تھا۔

(امالی شیخ صدوق مجلس ۲۴ بروز چہارشنبہ ۳رشوال ۳۶۷ ہجری ص ۷۱۔۷۲)

رزق پھل، میوے

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾

(الصافات ۳۷:۴۱۔۴۲)

یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے مُقرّرہ رزق فراہم ہے۔ ہر طرح کے پھل اور میوے اور وہ لوگ مُعزّز ہوں گے۔

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ (البقرہ ۲:۲۵)

جب بھی انھیں وہاں کے پھلوں کو بطور رزق دیا جائے گا تو وہ کہہ اٹھیں گے یہ پھل تو ہم پہلے بھی کھاتے رہے ہیں۔ درحقیقت انھیں (دنیاوی پھلوں سے) ملتے جلتے پھل دیے جائیں گے۔

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ (الرعد ۱۳:۳۵)

متقین کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں رواں ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں، اور اس کا سایہ لازوال ہے۔

جنت کے باغات، جنت کے پھل اور میوے

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ (النبا ٧٨: ٣١-٣٢)

بے شک متقین کے لیے کامرانی ہے باغات اور انگور کے خوشے

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ (یٰس ٣٦: ٥٧)

وہاں ان کے لیے تازہ پھل اور جو وہ چاہیں گے وہ موجود ہوگا۔

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ (الرحمٰن ٥٥: ٥٠-٥٣)

ان دونوں جنتوں میں دو چشمے رواں ہیں۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کے کن کن انعامات کا انکار کرو گے۔ دونوں جنتوں میں ہر پھل دو طرح کے ہوں گے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رَبّ کی کن کن خوبیوں کو جھٹلاؤ گے۔

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ (رحمٰن ٥٥: ٦٨)

ان میں بکثرت پھل نیز کھجور اور انار کے درخت بھی ہوں گے۔

مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ (ص ٣٨: ٥١)

ان میں وہ تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے وہاں بے شمار پھل اور مشروبات منگوا رہے ہوں گے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ (الزخرف ٤٣: ٧٢-٧٣)

اور یہی وہ جنت ہے تم اپنے عمل کے ذریعے جس کے وارث ہوئے ہو اس میں تمھارے لیے بکثرت پھل موجود ہیں جنھیں تم کھاتے ہو۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ (الدخان ٤٤: ٥٥)

وہاں پر وہ اطمینان سے ہر طرح کے میوے کھانے کے لیے منگوائیں گے۔

ہر شخص جس قسم کا پھل چاہے گا وہ اس کے لیے مہیّا ہوگا۔ پھل کے لیے کسی موسم یا

زمانے کی پابندی نہیں ہوگی۔ دنیا میں بہت سے پھل مخصوص موسم میں پیدا ہوتے ہیں جنت میں ایسا نہیں ہوگا ہر موسم کا پھل ہر وقت مہیّا ہوگا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ (محمد ۴۷:۱۵)

اس جَنَّت کی مثال جس کا وعدہ متقین سے کیا گیا ہے جس میں ایسی پانی کی نہریں رواں ہیں جس میں بُو نہیں اور ایسی دودھ کی نہریں جاری ہیں جس کا مزہ تبدیل نہیں ہوا اور شراب کی ایسی نہریں بہہ رہی ہیں جو پینے والوں کے لیے مزے دار ہے اور ایسی شہد کی نہریں موجود ہیں جو صاف وشفاف ہے اور ان کے لیے اس جَنَّت میں ہر طرح کے پھل اور میوے ہوں گے اور ان کے رَبّ کی طرف سے مغفرت ہوگی

اس آیت میں ہر طرح کے پھل کی موجودگی کے بارے میں بتلایا گیا ہے۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ (ق ۵۰:۳۱)

اور جنت کو صاحبانِ تقویٰ کے لیے قریب کردیا جائے گا وہ دور نہ ہوگی۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ (ق ۵۰:۳۵)

وہاں اُن کے لیے جو وہ چاہیں گے موجود ہوگا اور ہمارے پاس اس سے بھی بڑھ کر ہے جو چاہیں گے یعنی ہر شخص کو اس کی خواہش، تمنّا اور آرزو کے مطابق ملے گا

یہ اور بات ہے کہ ہمارا ذہن اس وقت اتنا پاک اور صاف ہوگا کہ کسی غلط چیز کی فرمائش نہیں کرے گا مثلاً جسے شراباً طہورا مل جائے وہ چائے اور کافی کا کیا کرے گا اور کیوں اپنا دل جلائے گا۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ (الطّور ۵۲:۱۷)

بے شک متقین جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ (الطّور ۵۲:۱۹)

مزے سے کھاؤ پیوا پنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ جنت میں کھانا پینا معمول کے مطابق ہوگا جیسا کہ دنیا میں ہوتا ہے۔

وَاَمۡدَدۡنٰهُمۡ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحۡمٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ﴿۲۲﴾ (الطّور ۵۲:۲۲)

اور ہم انھیں پھل، گوشت اور جو وہ چاہیں گے وہ انھیں فراہم کریں گے۔

اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ جنت میں پھلوں کے علاوہ ہر قسم کا گوشت بھی مہیّا ہوگا۔ کسی خاص قسم کا گوشت بیان نہیں کیا گیا بلکہ ہر شخص کی خواہش پر چھوڑ دیا گیا ہے خواہ وہ پرندے کا گوشت ہو یا کسی جانور کا۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ﴿۲۰﴾ (الواقعہ ۵۶:۲۰)

وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ﴿۲۱﴾ (الواقعہ ۵۶:۲۱)

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ﴿۳۲﴾ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ﴿۳۳﴾

(الواقعہ ۵۶:۳۲۔۳۳)

اور میوے اُن کی پسند کے مطابق ہوں گے۔

اور پرندوں کا گوشت ان کی خواہشات پر مبنی ہوگا۔

اور بے حد وحساب پھلوں میں۔ جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ہی کوئی روک ٹوک ہوگی۔

وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ﴿۲۹﴾ (الواقعہ ۵۶:۲۹)

اور لدے ہوئے تہہ بہ تہہ کیلوں میں۔

وَدَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا﴿۱۴﴾ (الدھر ۷۶:۱۴)

اور گھنے درختوں کے سایے ان پر جھکے ہوں گے اور میووں کے گچھے ان کے قریب ان کے اِختیار میں ہوں گے۔

جس پھل کھانے کی خواہش ہو اس کی ٹہنی قریب آ جائے گی اور بہشت میں لوگ ہاتھ بڑھا کر اُس پھل کو براہ راست حاصل کر کے اس سے لطف اندوز ہوں گے۔

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِيۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشۡتَهُوۡنَ﴿۴۲﴾ كُلُوۡا

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿۴۳﴾ (المرسلات ۷۷:۴۱۔۴۳)

بے شک متقین گھنی چھانو اور چشموں میں ہوں گے۔

اور وہ جس پھل کی خواہش کریں گے وہاں موجود ہوگا۔

تم مزے سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے صلے میں جو تم انجام دے رہے تھے۔

ان آیات میں گھنی چھانو اور چشموں کا تذکرہ ہے اور ہر طرح کے پھلوں کا بیان ہے جو شخص جس پھل کی خواہش کرے گا جنت میں وہ پھل اسی وقت اُس کے لیے مہیّا اور موجود ہوگا۔

انسانوں کے لیے انھیں کھانے پینے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا﴿۳۲﴾ (النبا ۷۸:۳۱۔۳۲)

بے شک متقین کے لیے کامرانی ہے

باغات اور انگور کے خوشے

ان آیات میں متقین کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا تذکرہ ہے۔

نیز یہ بتلایا گیا ہے کہ جنت میں باغات ہوں گے جن میں ہر طرح کے پھل موجود ہوں گے۔

اور خصوصیت کے ساتھ انگور کے خوشوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ انگور اکثر لوگوں کا پسندیدہ پھل ہے۔

حوروں کا ہنسنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَسَطَعَ نُوْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَرَفَعُوْا رُءُوسَهُمْ فَإِذَا هُوَ ثَغْرُ حَوْرَاءَ ضَحِكَتْ فِيْ وَجْهِ زَوْجِهَا. (روضۃ الواعظین ج ۲ ص ۵۰۵)

اور جنت میں ایک نور ساطع ہوگا تو اہلِ جنت اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھیں گے تو یہ دیکھیں گے کہ وہ کسی حور کے دانت ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں جب وہ اپنے شوہر کے سامنے

ہنس رہی ہے۔

جنت کی دیواریں اور پُل

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ! اَنَّ دُوْنَ الْجَنَّةِ سَبْعُ حَوَائِطَ و ثمان قناطير محيط بالجنان كلها اوّل حائط منها فضة والثانى ذهب و فضة والثالث ذهب والرّابع لؤلؤة والخاس دُرّ والسادس زبرجد والسَّابِعُ نور يتلا لؤما بين الحائطين مسيرة مائة عام قوامها من در وياقوت وزبرجد ما بين كلّ مصرا عين مسيرة ولها ثمانية ابواب. (روضۃ الواعظین ج ۲ ص ۵۰۵)

ابن عباس نے کہا کہ جنت کے سامنے سات دیواریں ہیں اور آٹھ پل ہیں۔ جنھوں نے جنت کا احاطہ کر رکھا ہے پہلی دیوار چاندی کی ہے دوسری سونے اور چاندی کی ہے تیسری سونے کی ہے چوتھی موتی کی ہے پانچویں دُرِشہوار کی ہے چھٹی زمرّد کی ہے اور ساتویں اس نور کی ہے جو دو دیواروں کے درمیان چمک رہا ہوگا اور ان میں سو سال کی مسافت ہوگی۔ اس کے ستون دُر و یاقوت و زمرّد کے ہوں گے اور دروازے کے ہر پٹ کے درمیان مسافت ہوگی اور اس کے آٹھ دروازے ہوں گے۔

مؤدت کا فائدہ

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الزَّيَّاتُ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْاَشْقَرُ، قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْزَمُوْا مَوَدَّتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ وَ هُوَ يُحِبُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَنْتَفِعُ عَبْدٌ بِعَمَلِهِ اِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا.

(المجلس الثانی بروز چہارشنبہ ۴۰۴ھ ص ۱۳)

دوسری مجلس

فرمایا ہمیں خبر دی محمد بن عمر زیّات نے، انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا علی بن اسماعیل نے، انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن خلف نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا حسین اشقر نے فرمایا ہم سے بیان کیا قیس نے لیث بن ابی سلیم سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے حسین بن علی علیہما السّلام سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ ہم اہل بیت کی مؤدت سے چمٹے رہو اس لیے کہ جو بھی اللہ سے ملاقات کرے گا اور وہ ہم سے محبت کرتا ہوگا تو وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان سے اس کی قسم کہ کسی بندۂ کا عمل اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا جب تک اسے ہماری معرفت حاصل نہ ہو۔

زیادہ سونا اچھا نہیں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ علیہ السلام يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ فَاِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَدَعُ الرَّجُلَ فَقِيْراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: من لذّاخاه بِمَا يَشْتَهِيْ، كَتَبَ اللهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَ اَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثَلَاثَ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ وَ جَنَّةِ عَدْنٍ وَ جَنَّةِ الْخُلْدِ وَ اَنْ لَا يَقُوْلَ اَقْدَمَ طَعَامًا بَلْ يَقْدِمُ فَاِنِ اشْتَهِيْ اَكَلَ وَ اِلَّا رَفَعَ. وَقَالَ: بَعْضُ الشُّعَرَاءِ فِيْ هذا المعنى واجاد. (المواعظ العددیہ ص ۱۳۰۔۱۳۱)

جابر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سُلیمان علیہ السلام کی والدۂ گرامی نے سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے رات کے وقت زیادہ مت سویا کرو اس لیے کہ رات کے وقت زیادہ سونا

روز قیامت انسان کو محتاج بنا کر چھوڑتا ہے اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی اپنے بھائی کی خواہش کو لذیذ بنا دے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس لاکھ درجات کو بلند کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اسے تین جنتوں جنت الفردوس، جنت عدن اور جنتُ الخلد کے کھانے کھلائے گا اور وہ یہ نہ کہے کہ کھانا لے آؤ بلکہ میزبان اُس کے لیے کھانا لے آئے اگر اس کی خواہش ہوگی تو کھا لے گا ورنہ اسے اٹھا لیا جائے گا۔

جنت میں چار افراد کے لیے سواریاں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ نَحْنُ فِي الْقِيَامَةِ رُكْبَانٌ أَرْبَعَةٌ لَيْسَ غَيْرُنَا قَالَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَنِ الرُّكْبَانِ؟ قَالَ أَنَا عَلَى الْبُرَاقِ وَ أَخِي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةِ اللهِ الَّتِي عَقَرَهَا قَوْمُهُ وَ ابْنَتِي فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَتِيَ الْبَيْضَاءِ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ خِطَامُهَا مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ وَ عَيْنَاهَا مِنْ يَاقُوتَتَيْنِ حَمْرَاوَيْنِ وَ بَطْنُهَا مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا ظَاهِرُهَا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَ بَاطِنُهَا مِنْ عَفْوِ اللهِ إِذَا أَقْبَلَتْ زَفَّتْ وَ إِذَا أَدْبَرَتْ زَفَّتْ وَ هُوَ أَمَامِي عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نُورٍ يُضِيءُ لِأَهْلِ الْجَمْعِ ذَلِكَ التَّاجُ لَهُ سَبْعُونَ رُكْناً كُلُّ رُكْنٍ يُضِيءُ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَ بِيَدِهِ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ هُوَ يُنَادِي فِي الْقِيَامَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَلَا يَمُرُّ بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا يَمُرُّ بِنَبِيٍّ مُقَرَّبٌ إِلَّا قَالَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ هٰذَا مَلَكاً مُقَرَّباً وَلَا نَبِيّاً مُرْسَلاً وَلَا حَامِلَ عَرْشٍ هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ تَجِيءُ شِيعَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُنَادِي مُنَادٍ لِشِيعَتِهِ مَنْ أَنْتُمْ؟

فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْعَلَوِيُّوْنَ فَيَأْتِيْهِمُ النِّدَاءُ اَيُّهَا الْعَلَوِيُّوْنَ اَنْتُمْ آمِنُوْنَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ مَعَ مَنْ كُنْتُمْ تُوَالُوْنَ.

(المجلس الثانی والثلاثون ص ۱۶۷ امالی مفید)

عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! روزِ قیامت ہم چار افراد سوار ہوں گے ہمارے علاوہ کوئی اور سوار نہ ہوگا۔ پوچھنے والے نے اُن سے دریافت کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایئے کہ وہ سوار کون کون ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں براق پر ہوں گا۔ اور میرے بھائی صالح ناقۃُ اللہ پر ہوں گے جسے ان کی قوم نے ذبح کر دیا تھا اور میری بیٹی فاطمہ میرے ناقے عضباء پر ہوگی اور علی بن ابی طالب نورِ جنت کے ایک ناقے پر ہوں گے جس کی نکیل تازہ موتیوں کی ہوگی اور جس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی ہوں گی اور جس کا شکم سبز زمرّد کا ہوگا اس کے اوپر سفید موتی کا قبّہ بنا ہوگا جس کا ظاہر اس کے باطن سے اور اس کا باطن ظاہر سے دکھائی دے رہا ہوگا۔ اس کا ظاہر رحمتِ خداوندی سے ہوگا اور اس کا باطن عفوِ خداوندی سے تعلق رکھتا ہوگا جب وہ آگے بڑھے گا تو تیزی سے آگے بڑھے گا اور تیزی سے ہی پیچھے مڑ جائے گا اور وہ علی میرے آگے ہوں گے ان کے سر پر نور کا تاج ہوگا وہ تاج پوری جماعت کو روشنی فراہم کرے گا اس کے ستّر رکن ہوں گے ہر رکن روشن ستارے کی طرح افقِ سماء میں چمک رہا ہوگا اور اُن کے ہاتھ میں ''لِوَاءُ الْحَمْدِ'' ہوگا اور وہ قیامت میں ہوں گے اس پر 'لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ' لکھا ہوا ہوگا جب ان کا گزر فرشتوں کی جماعت سے ہوگا تو وہ کہیں گے نبی مرسل ہے اور جب نبی مقرب کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے ملک مقرب ہے تو ایک مُنادی عرش کے اندر سے پکار کر کہے گا۔ اے لوگو! یہ نہ تو ملک مقربِ ہے اور نہ ہی نبی مرسل ہے اور نہ ہی عرش کا اٹھانے والا ہے یہ تو علی بن ابی طالب ہیں ان کے بعد ان کے شیعہ آئیں گے تو منادی پکار کر ان کے شیعوں سے دریافت کرے گا کہ تم کون لوگ ہو؟ تو وہ کہیں گے ہم علی

والے ہیں تو انھیں ندا دی جائے گی اے علی والو! تم امان میں ہو تم جس کو دوست رکھتے ہو اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

جنت کا پہلا کھانا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اَوَّلِ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: وَ اَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ. (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۴۵۸)

عبداللہ بن سلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ جنت والوں کا پہلا کھانا کون سا ہوگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا مچھلی کا درمیانہ حِصّہ یعنی سر اور دم کے علاوہ بقیہ حِصّہ۔

جنت کے ایک دروازے کا نام ریّان ہے

قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ، لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ. (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۴۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے۔ جس میں سے سوائے روزے داروں کے کوئی اور داخل نہ ہوگا۔

اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے

قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُوْلُ اللهُ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: رَبَّنَا وَمَا فَوْقَ مَا اَعْطَيْتَنَا؟ فَيَقُوْلُ: رِضْوَانِيْ اَكْبَرُ. (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۴۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ارشاد باری ہوگا کیا تمھیں کسی شے کی خواہش ہے جسے میں بڑھا دوں؟ تو وہ جنتی کہے گا کہ ہمارے

پروردگار جو کچھ تو نے دے رکھا ہے اس سے بڑھ کر کیا ہے؟ تو وہ فرمائے گا میری رضامندی سب سے بڑی ہے۔

جنت کی شراب

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍۭ ۝٤٥ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝٤٦ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝٤٧ (الصافات ۳۷:۴۵۔۴۷)

ان کے لیے جاری چشموں سے شرابِ (طَهُوْر) کے جام گردش کررہے ہوں گے۔

نہایت سفید رنگ کے (صاف شفّاف) پینے والوں کے لیے لذتوں سے بھرے ہوئے۔

نہ اُس سے سر چکرائے گا اور نہ ہی اس سے وہ مدہوش ہوں گے۔

جنت میں شراب پینے کی اجازت ہے اور اس شراب کی صفت اور خصوصیت بیان کی گئی ہے یہ شراب طہورا ہوگی صاف شفّاف سفید رنگ والی۔ نہ تو اس کے پینے کے بعد سر چکرائے گا اور نہ ہی اس کا پینے والا بدمست بے ہوش اور مدہوش ہوگا۔ وہ ہوش وحواس میں رہے گا۔

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝٥١ (ص ۳۸:۵۱)

ان میں وہ تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے وہاں بے شمار پھل اور مشروبات منگوا رہے ہوں گے۔

اس آیت میں صرف مشروبات (DRINK) کہا گیا ہے اس کا نام نہیں لیا گیا۔ لہٰذا جس قسم کا مشروب اسے پسند ہوگا وہ فوراً اس کے لیے مہیّا ہوجائے گا ہر شخص کو اس کی پسند کے مطابق ملے گا۔ کسی پر کسی قسم کا جبر اور زبردستی نہیں ہوگی۔ وہاں کا ہر فرد مختار ہوگا اور اسے مکمل اختیار حاصل ہوگا۔

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ کی تفسیر (مطففین ۲۷)

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہ وَسَلَّمَ قَوْلُہُ تَعَالٰی: ''وَمِزَاجُہٗ مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ'' (مطففین ۲۷): قَالَ ھُوَ اَشْرَفُ شَرَابٍ فِی الْجَنَّۃِ یَشْرَبُہُ مُحَمَّدٌ وَ آلُ مُحَمَّدٍ وَ ھُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ السَّابِقُوْنَ: رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ الْاَئِمَّۃُ وَ فَاطِمَۃُ وَ خَدِیْجَۃُ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْھِمْ وَ ذُرِّیَّتِھِمُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِیْمَانٍ لِیَتَسَنَّمَ عَلَیْھِمْ مِنْ اَعَالِیْ دُوْرِھِمْ.

(بحارالانوار ج ۸ ص ۱۵۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کے قول: وَمِزَاجُہٗ مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت کی سب سے زیادہ نمایاں اور ممتاز باعثِ شرف شراب ہے جس کی بشارت دی ہے محمد وآل محمد علیھم السلام نے اور وہی مقربین اور سابقین ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم اور علی بن ابی طالب اور ائمہ علیھم السلام اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا اور اُن کی ذریت جنھوں نے ان سب کا اتباع ایمان کے ساتھ کیا ہے تاکہ وہ بلندی حاصل کرے ان کے بلند و بالا گھروں میں۔

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ (الزخرف ۴۳:۷۰)

یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَہَبٍ وَّاَکۡوَابٍ ۚ وَفِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡہِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ (الزخرف ۴۳:۷۱)

تم اپنی بیویوں کے ساتھ عزّت واحترام سے جنت میں داخل ہوجاؤ۔

ان کے لیے سونے کی بڑی بڑی تھالیوں اور پیالوں کو گردش میں لایا جائے گا اور جنّت میں وہ کچھ مہیا ہوگا جو تمھارا جی چاہے گا اور جو تمھاری آنکھوں کو بھائے گا اور تم اس میں ہمیشہ کے لیے رہو گے۔

سونا دنیا میں مردوں کے لیے حرام ہے جنت میں حلال ہو جائے گا۔ سونے کی تھالیوں میں جامِ شراب رکھے ہوں گے اور جام کو گردش میں لایا جائے گا۔ اور جنت میں ہر

وہ چیز مہیّا ہوگی جو انسان چاہے گا اور جس چیز کی وہ خواہش کرے گا اور جو بھی اس کی آنکھوں کو بھائے گا اور پسند آجائے گا وہ فوراً اس کے لیے مہیّا اور موجود ہوگا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ (محمد ۴۷:۱۵)

اس جنّت کی مثال جس کا وعدہ متقین سے کیا گیا ہے جس میں ایسی پانی کی نہریں رواں ہیں جس میں بُو نہیں اور ایسی دودھ کی نہریں جاری ہیں جس کا مزہ تبدیل نہیں ہوا اور شراب کی ایسی نہریں بہہ رہی ہیں جو پینے والوں کے لیے مزے دار ہے

قرآن کریم کی اس آیت میں شراب کی نہروں کا ذکر کیا گیا ہے یعنی شراب عام ہوگی جتنی چاہیں پئیں اور جب چاہیں پئیں کسی قسم کی پابندی عائد نہ ہوگی۔

اور دوسری صفت یہ بیان کی وہ پینے والوں کو لذّت فراہم کرے گی۔ نہ اس میں تلخی ہوگی نہ کڑواہٹ ہوگی نہ ہی مدہوش کن اور بدمست کرنے والی ہوگی۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ (الطّور ۵۲:۲۳)

وہ ایک دوسرے سے ساغر لپک کے لے رہے ہوں گے جہاں پر نہ بے ہودگی ہوگی نہ ہی گناہ کی باتیں۔

جام شراب چل رہا ہوگا۔ دوستوں کی محفل جمی ہوگی اور دوست احباب ایک دوسرے سے سبقت لے جارہے ہوں گے اور لپک لپک کر ساغر شراب لے رہے ہوں گے۔قرآن کریم نے اس کیفیت کا ذکر کیا ہے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ (الدھر ۷۶:۱۵۔۱۶)

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ (الدھر ۷۶:۱۷)

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ (الدھر ۷۶:۲۱)

اور ان کے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے شفّاف گلاس کا دور چل رہا ہوگا۔

شیشے بھی جو چاندی کی قسم کے ہوں گے جسے مناسب مقدار میں بھرا گیا ہوگا۔
اور وہاں انھیں ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں زنجبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہوگی۔
اور اُن کا پروردگار انھیں شرابِ طَہُورَا سے سیراب کرے گا۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ (النبا ۷۸:۳۱)
وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ (النبا ۷۸:۳۴)

بے شک متقین کے لیے کامرانی ہے۔
اور (شراب کے) چھلکتے ہوئے جام۔
جنت میں شراب عام ہوگی اور جام چھلک رہے ہوں گے اس آیت میں اسی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ (المطففین ۸۳:۲۲)
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ (المطففین ۸۳: آیت ۲۵۔۲۸ تک)

بے شک نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے۔
انھیں مُہر بند خالص شراب پلائی جائے گی۔
جس پر مُشک کی مہر لگی ہوگی اس میں آگے بڑھنے والوں کو سبقت لے جانی چاہیے۔
اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔
ایسا چشمہ جس سے مُقرّبین سیراب ہوں گے۔
اس سورہ میں شراب کا قدرے تفصیلی ذکر ہے جو نعمتوں کے ذیل میں کیا گیا ہے۔
مہر بند خالص شراب بغیر کسی ملاوٹ کے اور مُشک کی مہر لگی ہوگی
شراب کی خوبی اور کیفیت دونوں کا ذکر ہے:

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ (الغاشیۃ ۸۸:۸)

فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ (الغاشیۃ ۸۸:۱۰)

وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ (الغاشیۃ ۸۸:۱۴)

کچھ چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے۔

عالی شان جنت میں مقیم ہوں گے۔

اور ساغر رکھے ہوئے ہوں گے۔

ساغر ہو گا تو لازماً شراب بھی ہو گی۔ وہ شراب طہور جس سے انھیں سیراب کیا جائے گا۔

جنت کی پوشاک اور زیورات

اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّيَلۡبَسُوۡنَ ثِيَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾ (الکھف ۱۸:۳۱)

ایسے لوگوں کے لیے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور وہ باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے زیب تن کریں گے اور اونچی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

بہترین ثواب اور خوب صورت جائے قیام

۱۔ سونے کے کنگن مرد اور عورت دونوں پہنیں گے

۲۔ باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے زیب تن کریں گے

۳۔ اونچی مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے

۴۔ یہ اللہ کی جانب سے اُن کے عمل کے ثواب کے طور پر عطا کیا جائے گا۔

۵۔ ان کی قیام گاہ بہت خوب صورت ہو گی

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾
(الحج ۲۲:۲۳)

اور یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے اللہ اُنھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں انھیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

۱۔ جنت میں لوگوں کو سونے کے کنگن اور موتی سے آراستہ و پیراستہ کیا جائے گا۔

۲۔ دنیا میں ریشم پہننا مرد کے لیے حرام تھا لیکن جنت میں مرد و عورت دونوں ریشمی لباس پہنیں گے۔ کسی قسم کی پابندی نہیں ہوگی۔

سِوار۔ سُوَار۔ اَسوار۔ اَسَاوِر۔ اَسْوِرَہ

سؤور اور اِسَاورۃ۔ کنگن

لؤلؤ۔ موتی

لؤلؤۃ ج لالی۔ ایک موتی

لؤلؤی۔ موتی کے رنگ جیسا

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ (فاطر ۳۵:۳۳)

ہمیشہ رہنے والی جنّتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں انھیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ (الدھر ۷۶:۱۲)

اور انھوں نے صبر کیا اس کے بدلے میں انھیں جنت اور اس کے ریشمی حُلّے عطا کرے گا۔

جن ہستیوں نے جو صبر کیا یعنی حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام اور اُن کی کنیز خاص فِضّہ جنھوں نے

صرف نمک اور پانی سے افطار کیا اور روٹی مسکین یتیم اور اسیر کو دے دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر کا انعام اس طرح دیا کہ انھیں جنت عطا کر دی اور جنت میں ریشمی حلّے پہننے اور زیب تن کرنے کو عطا فرما دیے۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ (الدھر ۷۶:۲۱)

ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز کپڑے اور اطلس و دیبا کی پوشاک ہوگی انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور اُن کا پروردگار انھیں شرابِ طَھُورا سے سیراب کرے گا۔

سُنْدُسٍ: ایک عمدہ ریشمی کپڑا۔

اِسْتَبْرَقٌ: موٹا ریشمی کپڑا۔ کمخواب

جنت کے خدمت گزار

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ (الطّور ۵۲:۲۴)

اور ان کی خدمت کے لیے نوخیز لڑکے اور اردگرد ہوں گے جو پوشیدہ موتیوں کی طرح حسین وجمیل ہوں گے جنت میں جو خدّام ہوں گے قرآن نے ان کے بارے میں وضاحت کی ہے کہ وہ لڑکے ہوں گے کم عمر، نوخیز حسین وجمیل اور اُن کی تشبیہ موتیوں سے دی ہے۔

وہ انھیں جام شراب پلائیں گے اور ان کی خدمت پر مامور رہیں گے۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ (الواقعہ ۵۶:۱۷۔۱۸)

نوجوان خدمت گزار ان کے اردگرد گردش کر رہے ہوں گے۔ آب خورے آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لیے ہوئے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ (الدھر ۷۶:۱۹)

اوران کے سامنے ایسے نوخیزلڑکے گردش کررہے ہوں گے جو ہمیشہ ایک ہی حال میں رہیں گے جب تم انھیں دیکھو گے تو سمجھو گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔اس آیت میں بھی خدمت گزاروں کا ذکر ہے کہ وہ نوخیز نوجوان اور کم سن لڑکوں کی شکل میں ہوں گے۔اور ایسے حسین وجمیل ہوں گے جیسے موتی ہیں جو ادھر اُدھر بکھر گئے ہیں۔

جنت میں ہر خواہش کی تکمیل

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّكَ لَتَنْظُرُ اِلَى الطَّيْرِ فِي الْجَنَّةِ وَ تَشْتَهِيْهِ فَيَخِرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ مَشْوِيَّةً. (محجۃ البیضاء ج۸ ص ۳۷۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کسی پرندے کو جنت میں محوِ پرواز دیکھ کر اس کی خواہش کرو گے تو وہ تمھارے سامنے بھنا ہوا آ جائے گا۔

جنت میں جانے کا پروانۂ راہ داری

فَاِذَا انْتَهَى اِلَى بَابِ الْجَنَّةِ قِيْلَ لَهُ: هَاتِ الْجَوَازَ قَالَ: هٰذَا جَوَازِي مَكْتُوبٌ فِيْهِ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا جَوَازٌ جَائِزٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَيُنَادِي مُنَادٍ يَسْمَعُ اَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ اَلَا اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَدْ سَعِدَ سَعَادَةً لَا يَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَداً. قَالَ: فَيَدْخُلُ فَاِذَا هُوَ بِشَجَرَةٍ ذَاتِ ظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَ مَاءٍ مَسْكُوْبٍ وَ ثِمَارٍ مُهَدَّلَةٍ يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ فَيَنْطَلِقُ اِلَى اِحْدَاهُمَا فَيَغْتَسِلُ مِنْهَا فَيَخْرُجُ عَلَيْهِ نَضْرَةُ النَّعِيْمِ ثُمَّ يَشْرَبُ مِنَ الْاُخْرٰى فَلَا يَكُوْنُ فِيْ بَطْنِهِ مَغْصٌ وَ لَا مَرَضٌ وَ لَا دَاءٌ اَبَداً وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: وَ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوْراً ثُمَّ تَسْتَقْبِلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَتَقُوْلُ طِبْتَ فَادْخُلْهَا مَعَ الْخَالِدِيْنَ فَيَدْخُلُ فَاِذَا هُوَ

بِسِمَاطَيْنِ مِنْ شَجَرٍ اَغْصَانُهَا اللُّؤْلُؤُ وَ فُرُوْعُهَا الْحُلِيُّ وَ الْحُلَلُ ثِمَارُهَا مِثْلُ ثَدْيِ الْجَوَارِي الْاَبْكَارِ فَتَسْتَقْبِلُهُ الْمَلَائِكَةُ مَعَهُمُ النُّوْقُ وَ الْبَرَاذِيْنُ وَ الْحُلِيُّ وَ الْحُلَلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَا وَلِيَّ اللهِ ارْكَبْ مَا شِئْتَ وَ الْبَسْ مَا شِئْتَ وَ سَلْ مَا شِئْتَ قَالَ فَيَرْكَبُ مَا اشْتَهَى وَ يَلْبَسُ مَا اشْتَهَى وَ هُوَ نَاقَةٌ اَوْ بِرْذَوْنٌ مِنْ نُوْرٍ وَ ثِيَابُهُ مِنْ نُورٍ وَ حُلِيُّهُ مِنْ نُوْرٍ يَسِيْرُ فِي دَارِ النُّوْرِ مَعَهُ مَلَائِكَةٌ مِنْ نُوْرٍ وَ غِلْمَانٌ مِنْ نُوْرٍ وَ وَصَائِفُ مِنْ نُوْرٍ حَتّٰى تَهَابُهُ الْمَلَائِكَةُ مِمَّا يَرَوْنَ مِنَ النُّوْرِ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَنَحَّوْا فَقَدْ جَاءَ وَفْدُ الْحَلِيْمِ الْغَفُوْرِ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلٰى اَوَّلِ قَصْرٍ لَهُ مِنْ فِضَّةٍ مُشَرَّفاً بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ فَتُشْرِفُ عَلَيْهِ اَزْوَاجُهُ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَباً مَرْحَباً انْزِلْ بِنَا فَيَهُمُّ اَنْ يَنْزِلَ بِقَصْرِهٖ قَالَ فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ سِرْ يَا وَلِيَّ اللهِ فَاِنَّ هٰذَا لَكَ وَ غَيْرُهٗ. (بحارالانوارج۸ص۲۱۲۔۲۱۳)

جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچے گا تو اس سے کہا جائے گا پروانۂ راہ داری پیش کرو۔تو وہ کہے گا یہ ہے پروانۂ راہ داری جس میں تحریر ہوگا ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' یہ پروانۂ راہ داری ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے جاری کیا گیا ہے فلاں بن فلاں کے لیے جو اس اللہ کی جانب سے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔تو ایک منادی ندا کرے گا جسے تمام لوگ جو وہاں موجود ہوں گے سنیں گے آگاہ ہو جاؤ کہ فلاں بن فلاں نے ایسی سعادت حاصل کی ہے کہ جس کے بعد وہ کبھی بھی شقی (بدبخت) نہیں ہوگا۔امام علیہ السلام نے فرمایا وہ داخل ہوگا تو ناگاہ وہ ایک سایہ دار درخت کے پاس ہوگا جس کا سایہ پھیلا ہوا ہوگا اور ایسے پانی کے پاس جسے بھر کر اسے پلایا جائے گا اور ایسے پھلوں کے پاس جن کی ٹہنیاں لٹک رہی ہوں گی اور ان کی تنے سے دو چشمے نکل رہے ہوں گے وہ ان میں سے ایک کی طرف جائے گا اور اُس میں غسل کرے گا تو اس کے لیے نعمتوں کی تازگی برآمد ہو جائے گی۔پھر وہ دوسرے چشمے میں سے پیے گا تو پھر اس کے شکم میں مروڑ اور کسی قسم کی

بیماری اور مرض باقی نہ رہے گا اور یہ اللہ کا قول ہے ''وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا'' کہ ان کا رب انھیں پاک و پاکیزہ شراب پلائے گا۔ پھر فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے مبارک ہو تم بھی ہمیشہ رہنے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ تو وہ شخص داخل ہو جائے گا تو ناگاہ اُسے ایک درخت نظر آئے گا جیسے موتیوں کی لڑی ہو جس کی ٹہنیاں موتی کی، جس کی شاخیں زیورات اور حُلّے، جس کے پھل باکرہ لڑکیوں کے پستان جیسے ہوں گے فرشتے ان لوگوں کا استقبال کریں گے اور کہیں گے اے اللہ کے ولی جس سواری پر چاہو سوار ہو جاؤ، جو لباس چاہو پہن لو، اور جو پوچھنا ہو پوچھو امام علیہ السلام نے فرمایا وہ اپنی پسندیدہ سواری پر بیٹھ جائے گا اور پسندیدہ لباس زیب تن کرے گا اور وہ ناقہ پر سوار ہو گا یا نور کے ٹٹّو پر بیٹھے گا اور اس کا لباس نورانی ہو گا اور اس کے زیورات نورانی ہوں گے اور وہ نورانی گھر کی سیر کر رہا ہو گا اس کے ساتھ نورانی فرشتے ہوں گے نورانی غلمان ہوں گے اور نورانی خادمائیں ہوں گی۔ فرشتے بھی یہ دیکھ کر مرعوب ہو جائیں گے جب نور کا یہ عالم دیکھیں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے ہٹ جاؤ ''حلیم غفور'' کا وفد آ رہا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا تو وہ اپنے پہلے محل کو دیکھے گا جو چاندی سے بنا ہو گا اس کے جھروکے دُر و یاقوت سے بنے ہوں گے وہ اُن سے اپنی بیویوں کی طرف دیکھے گا وہ یہ کہیں گی مبارک ہو مبارک ہو آؤ اتر کر ہمارے پاس آؤ وہ ارادہ کرے گا کہ اپنے محل سے نیچے اترے فرمایا پھر فرشتے کہیں گے اے اللہ کے ولی روانہ ہو جاؤ یہ سب کچھ تمھارے لیے ہے۔ یہاں تک کہ وہ سونے کے ایک محل تک پہنچے گا جو آراستہ ہو گا موتیوں اور یاقوت سے تو اس کی بیویاں اس کے سامنے آئیں گی اور کہیں گی مبارک ہو، مبارک ہو، اے اللہ کے ولی آؤ اتر کر ہمارے پاس آ جاؤ وہ وہاں جانے کا قصد کرے گا تو فرشتے اس سے یہ کہتے نظر آئیں گے اے اللہ کے ولی جاؤ یہ سب کچھ تمھارے لیے ہے۔

جنت کی حوریں۔ بیویاں

وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ (بقرہ ۲:۲۵)

اور وہاں پر اُن کے لیے پاک و پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ازواج۔زوج کی جمع ہے جوڑا۔جوڑے کا ایک فرد۔میاں بیوی (SPOUSE)

وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ۝۱۵

(آل عمران ۳:۱۵)

اور پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ رضائے الٰہی سے سرفراز ہوں گے اور اللہ اپنے بندوں کے ہر عمل پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

لَهُمۡ فِيۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ۝۵۷ (النساء ۴:۵۷)

وہاں اُن کے لیے پاک و پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انھیں گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۝۲۳ (الرعد ۱۳:۲۳)

یعنی ایسے باغات ہیں جو اُن کی ابدی قیام گاہ ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد ان کی ازواج اور اولاد میں سے جو بھی صالح افراد ہوں گے وہ بھی اُن کے ساتھ وہاں جائیں گے ہر دروازے سے فرشتے ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ۝۵۶ (یٰس ۳۶:۵۶)

وہ اور ان کی بیویاں سب سائے میں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۝۴۸ (الصّافات ۳۷:۴۸)

كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ۝۴۹ (الصّافات ۳۷:۴۹)

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی غزال چشم حوریں ہوں گی۔

گویا کہ وہ انڈے ہوں پردوں میں چھپائے ہوئے (پیکرِ حسن و جمال)۔

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ۝۵۲ (ص ۳۸:۵۲)

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ﴿۵۳﴾ (ص ۳۸: ۵۳)

اوران کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔

یہ وہ ہے تم سے روز حساب کے لیے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ: صرف اپنے شوہر تک نگاہ رکھنے والی

یعنی پاک دامن عورت۔ شرمیلی۔ لجیلی۔ جس کی نگاہیں نیچی ہوں۔

اَتْرَابٌ: تِرب کی جمع ہم عمر دوست اکثر عورتوں کے لیے استعمال ہوتا ہے

ہَم سِن۔ ہم عمر۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ﴿۷۰﴾ (الزخرف ۴۳: ۷۰)

تم اپنی بیویوں کے ساتھ عزّت واحترام کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ

كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ﴿۵۴﴾ (الدخان ۴۴: ۵۴)

اسی طرح ہم اُن کی شادی بڑی آنکھوں والی حُور سے کرادیں گے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ﴿۲۰﴾ (الطّور ۵۲: ۲۰)

وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوب صورت آنکھوں والی حوروں سے ان کی شادی کرادیں گے۔

اَعْيَن عیناء مؤنث۔ جمع عِيْنٍ چوڑی سیاہ آنکھ والی مراد خوب صورت بڑی بڑی آنکھوں والی۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ﴿۲۳﴾ (واقعہ ۵۶: ۲۲۔ ۲۳)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۲۴﴾ (واقعہ ۵۶: ۲۴)

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جیسے حفاظت سے رکھا ہوا چمک دار موتی۔

یہ درحقیقت ان کے اعمال کی جزا ہوگی۔

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ﴿۵۶﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۵۷﴾

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ (الرحمٰن ۵۵:۵٦-۵۹)

ان جنتوں میں پاک دامن عورتیں ہوں گی جنھیں اُن سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔

پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نوازشوں کو جھٹلاؤ گے

ایسی خوب صورت گویا مجسّم یاقوت ومرجان ہوں

اے جن وانس تم اپنے رب کے کس کس لطف کو جھٹلاؤ گے

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ (الرحمٰن ۵۵:۷۰-۷۵)

ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوب صورت بیویاں ہوں گی۔

پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کس کس خوبیوں کو جھٹلاؤ گے

ایسی حوریں جو خیموں میں محفوظ بیٹھی ہیں

اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن بھلائیوں کو جھٹلاؤ گے

ان سے پہلے انھیں نہ کسی انسان نے چھوا ہے اور نہ ہی کسی جن نے ہاتھ لگایا ہے۔

پس اے جن وانس تم اپنے رب کے کس کس کرم فرمائی کو جھٹلاؤ گے۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ﴿۳۸﴾ (الواقعہ ۵۶: ۳۵۔۳۸)

ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا ہے۔

تو ہم نے انھیں کنواری بنایا۔

شوہروں سے محبت کرنے والی۔

یہ سب کچھ داہنے ہاتھ والوں کے لیے ہے۔

جنت میں جانے والوں کو حوریں ملیں گی جو کنواری ہوں گی اور اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور یہ انعام ہیں اُن کے لیے جن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ﴿۲۳﴾ (الواقعہ ۵۶: ۲۲۔۲۳)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۲۴﴾ (الواقعہ ۵۶: ۲۴)

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جیسے حفاظت سے رکھا ہوا چمک دار موتی۔

یہ درحقیقت ان کے اعمال کی جزا ہوگی۔

جنت کے شوہر اور ان کی بیویاں

۱۔ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (بقرہ ۲: ۲۵)

اور وہاں پر اُن کے لیے پاک و پاکیزہ بیویاں ہوں گی

۲۔ وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (آل عمران ۳: ۱۵)

اور پاکیزہ بیویاں ہوں گی

۳۔ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (النساء ۴: ۵۷)

وہاں اُن کے لیے پاک و پاکیزہ بیویاں ہوں گی

۴۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ﴿۲۳﴾ (الرعد ۱۳: ۲۳)

یعنی ایسے باغات ہیں جو اُن کی ابدی قیام گاہ ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد ان کی ازواج اور اولاد میں سے جو بھی صالح افراد ہوں گے وہ بھی اُن کے ساتھ وہاں جائیں گے ہر دروازے سے فرشتے ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

۵۔ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ (یٰس ۳۶:۵۶)

وہ اور ان کی بیویاں سب سائے میں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔

۶۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

(الصافات ۳۷:۴۸۔۴۹)

اور اُن کے پاس نیچی نگاہ والی غزال چشم حوریں ہوں گی۔ گویا کہ انڈے ہوں پردوں میں چھپائے ہوئے پیکرِ حسن و جمال

۷۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ (ص ۳۸:۵۲۔۵۳)

اور اُن کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔ یہ وہ ہے تم سے روز حساب کے لیے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

۸۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۸﴾ (المومن ۴۰:۸)

بارالہا! تو انھیں ایسی سدا بہار جنّتوں میں داخل کردے جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی ازْوَاج اور اَوْلاَد میں سے جو صالح ہوں (انھیں بھی اس نعمت سے نواز) بے شک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔

۹۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ (الزخرف ۴۳:۷۰)

تم اپنی بیویوں کے ساتھ عزّت و احترام سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۱۰۔ كَذٰلِكَ ۖ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ (الدّخان ۴۴:۵۴)

اسی طرح ہم ان کی شادی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کرا دیں گے۔

۱۱۔ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ﴿۲۰﴾ (الطّور ۵۲: ۲۰)

اور ہم خوب صورت آنکھوں والی حوروں سے اُن کی شادی کرا دیں گے۔

۱۲۔ وَحُوۡرٌ عِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُوٴِ الۡمَكۡنُوۡنِ﴿۲۳﴾ (الواقعہ ۵۶: ۲۲۔ ۲۳)

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جیسے حفاظت سے رکھا ہوا چمک دار موتی۔

۱۳۔ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ﴿۳۸﴾ (الواقعہ ۵۶: ۳۵۔ ۳۸)

ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا ہے۔ تو ہم نے انھیں کنواری بنایا۔ شوہروں سے محبت کرنے والی۔ یہ سب کچھ داہنے ہاتھ والوں کے لیے ہے۔

۱۴۔ وَّ كَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ﴿۳۳﴾ (النبا ۷۸: ۳۳)

اور نو جوان کنواری ہم عمر دوشیزائیں

ان تمام آیتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جنت میں رہنے والے اپنی بیویوں کے ساتھ رہیں گے۔ وہ بیویاں حوروں کی شکل میں ہوں یا کوئی اور بہر حال قرآن انھیں ازواج کہتا ہے اور ان کی صفت یہ بیان کرتا ہے کہ وہ ہم سن، ہم عمر، کنواری، دوشیزہ۔ پاک و پاکیزہ۔ غزالہ چشم۔ خوب صورت۔ خوب سیرت ہوں گی انھیں نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ ہی کسی جن نے چھوا ہوگا۔

عربی زبان میں لفظ ابکار استعمال ہوا ہے۔

بکر۔ جوان کو کہتے ہیں اور بَکارَة۔ دوشیزگی اور کنوارا پن

قرآن کریم نے نہایت خوب صورت انداز میں ازواج کا تعارف کرایا اور اُن کی صفات بیان کی ہیں۔

دنیا میں جو ازواج کا کام ہے وہی کام جنت میں ہوگا

البتہ جنت میں ہر شے کی لذّت، لطف اور مزے میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں احادیث کے ذریعے مزید وضاحت ملتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ : هَلْ یَمَسُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَزْوَاجُهُمْ قَالَ نَعَمْ، بِذَكَرٍ لَا یَمَلُّ، وَشَهْوَةٍ لَا تَنْقَطِعُ.

(کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۴۹)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے سوال کیا گیا کہ آیا جنت والے اپنی بیویوں کو مَس کریں گے فرمایا ہاں ایسے ذکر (آلۂ تناسل) سے جو اکتاہت کا شکار نہ ہوگا۔ کسی قسم کی تھکن نہ ہوگی اور ایسی شہوت جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَلْ یُجَامِعُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، دَحْمًا دَحْمًا، وَلٰكِنْ لَا مَنِیَّ وَلَا مَنِیَّةَ. (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۴)

ابوامامہ سے مروی ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا جنت والے مجامعت کریں گے فرمایا: ہاں زور سے دھکا دیتے ہوئے، زور سے دھکا دیتے ہوئے مگر وہاں پر نہ مَنی ہے نہ ہی موت۔ یعنی نجاست کا کوئی تصوّر نہیں ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ النَّبِیُّ ﷺ الْحُوْرَ الْعِیْنَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللهِ اَ مَا لَنَا فَضْلٌ عَلَیْهِنَّ قَالَ بَلٰی بِصَلَاتِكُنَّ وَ صِیَامِكُنَّ وَ عِبَادَتِكُنَّ لِلّٰهِ، بِمَنْزِلَةِ الظَّاهِرَةِ عَلَی الْبَاطِنَةِ وَ حَدَّثَ اَنَّ الْحُوْرَ الْعِیْنَ خَلَقَهُنَّ اللهُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ شَجَرِهَا وَ حَبَسَهُنَّ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ فِی الدُّنْیَا عَلٰی كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یُرٰی بَیَاضُ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْحُلَلِ السَّبْعِیْنَ كَمَا تُرٰی الشَّرَابُ الْاَحْمَرُ فِی الزُّجَاجَةِ الْبَیْضَاءِ وَ كَالسِّلْكِ الْاَبْیَضِ فِی الْیَاقُوْتِ الْحَمْرَاءِ یُجَامِعُهَا فِیْ قُوَّةِ مِائَةِ رَجُلٍ فِیْ شَهْوَةِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَ هُنَّ اَتْرَابٌ اَبْكَارٌ عَذَارٰی كُلَّمَا نَكَحَتْ صَارَتْ عَذْرَاءَ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَانٌّ یَقُوْلُ لَمْ یَمَسَّهُنَّ اِنْسِیٌّ وَ لَا جِنِّیٌّ قَطُّ فِیْهِنَّ خَیْرَاتٌ حِسَانٌ یَعْنِیْ خَیْرَاتِ الْاَخْلَاقِ حِسَانَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّهُنَّ

اَلْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ یَعْنِیْ صَفَاءَ الْیَاقُوْتِ وَبَیَاضَ اللُّؤْلُؤْ۔

(بحارالانوارج ۸ ص ۲۱۳)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حورلعین (بڑی آنکھوں والی خوب صورت حور) کا ذکر کیا تو حضرت امّ سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا ہمیں اُن پر فضیلت حاصل ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک تمھاری نماز تمھارے روزے اور تم جو اللہ کی عبادت کرتی ہو اس کی وجہ سے جس طرح ظاہر کو باطن پر فضیلت ہوتی ہے اور بیان کیا کہ حورالعین کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں خلق فرمایا ہے اس کے درخت کے ساتھ اور انھیں قید کر دیا ہے ان کے شوہروں کے لیے جو دنیا میں ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے ستّر پوشاکیں ہوں گی ان کی پنڈلیوں کی سفیدی ستر زیورات کے پیچھے سے کھائی دے گی جس طرح سفید شیشے میں تم سرخ شراب کو دیکھتے ہو اور جیسے سرخ یاقوت میں تم سفید سلک کو دیکھتے ہو وہ اس حور سے سو آدمیوں کی قوت سے مجامعت کرے گا چالیس سال کی شہوت کے بعد اور وہ حوریں باکرائیں اور غیر شادی شدہ ہوں گی جب بھی وہ ان سے نکاح کرے گا وہ کنواری ہوں گی ''لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ'' ان لوگوں سے پہلے انھیں نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ ہی جنوں نے وہ فرما رہے تھے انھیں کسی انسان اور نہ ہی کسی جن نے مس کیا ہوگا'' فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ''ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی یعنی اچھے اخلاق کی مالک اور صورت وشکل میں سب سے نمایاں گویا کہ وہ یاقوت ومرجان ہوں یعنی ان میں یاقوت کی صفائی ہوگی اور موتی کی چمک دمک ہوگی۔

جنت کی ازواج

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ علیہ السلام فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ.(تکویر۔۷)
قَالَ: اَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزُوِّجُوا الْخَیْرَاتِ الْحِسَانَ.

(المیزان ج ۲۰ ص ۳۴۲، از تفسیر قمّی)

اللہ تعالیٰ کے قول جب نفوس رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوں گے فرمایا جہاں تک اہلِ جنت کا تعلق ہے تو وہ نیکوکار اور خوب صورت عورتوں سے شادی کر لیں گے۔

جنّتی کا اپنے والدین اور ذریت کے بارے میں سوال

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ (ص) قَالَ : اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةِ، سَأَلَ عَنْ اَبَوَیْهِ وَ ذُرِّیَّتِهِ وَ وُلْدِہٖ فَیُقَالُ: اِنَّهُمْ لَمْ یَبْلُغُوا دَرَجَتَكَ وَ عَمَلَكَ. فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ لِیْ وَلَهُمْ فَیُؤْمَرُ بِاِلْحَاقِهِمْ بِهِ. وَقَرَأَ ابْنُ عَبّاسٍ:وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ. (الطّور ۵۲:۲۱)(المیزان ج۱۹ ص ۱۵)

ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص جنت میں داخل ہوگا تو وہ اپنے والدین اور اپنی ذرّیت اور اپنی اولاد کے بارے میں سوال کرے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ لوگ تمھارے درجے اور تمھاری عمل تک نہیں پہنچے تو وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اپنے لیے اور ان سب کے لیے عمل کیا تھا تو پھر حکم دیا جائے گا کہ ان سب کو اس شخص سے ملحق کر دو اور پھر ابن عباس نے پڑھا: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے بھی ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم ان کی ذرّیت کو بھی ان کے ساتھ ملحق کر دیں گے اور اُن کے عمل میں ہم ذرّہ برابر کمی نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنے عمل کا خود ضامن ہے۔

جنت میں شادی شدہ افراد

رَوَی الْعَیَّاشِیُّ بِالْاِسْنَادِ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ: قُلْتُ لَهٗ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْمُؤْمِنِ تَکُوْنُ لَهٗ امْرَاَةٌ مُؤْمِنَةٌ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ یَتَزَوَّجُ اَحَدُهُمَا بِالْآخَرِ. فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اللهَ حَکَمٌ عَدْلٌ اِنْ کَانَ هُوَ اَفْضَلُ مِنْهَا خَیَّرَ هُوَ فَاِنِ اخْتَارَهَا کَانَتْ مِنْ اَزْوَاجِهٖ وَ اِنْ کَانَتْ هِیَ خَیْراً مِنْهَا

خَيَّرَهَا فَإِنِ اخْتَارَتْهُ كَانَ زَوْجاً لَهَا . (بحارالانوار ج ۸ ص ۱۰۵)

عیاّشی نے اپنی سند جو امام جعفر صادق علیہ السلام تک منتہی ہوتی ہے کہا کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کی میری جان آپ پر فدا ہو جائے، فرمایئے ایک ایسے مومن کے بارے میں جس کی بیوی مومنہ ہو دونوں جنت میں داخل ہو جائیں کیا وہ دونوں وہاں ایک دوسرے سے شادی کرسکیں گے امام علیہ السلام نے جواب مرحمت فرمایا کہ اے ابو محمد اللہ حاکمِ عادل ہے اگر مرد عورت سے افضل ہوگا تو اسے پسندیدگی کا اختیار ہوگا اگر اس نے اسے پسند کرلیا تو وہ اس کی بیوی بن جائے گی اور اگر بیوی شوہر سے افضل ہوگی تو پھر اس عورت کی پسند پر دار و مدار ہوگا اگر اُس نے اس شخص کو پسند کرلیا تو وہ اس کا شوہر بن جائے گا۔

نبی اکرم شب معراج اور حُوریں

عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الْمَرْجَانِ فَنُوْدِيْتُ مِنْهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: هٰؤُلَاءِ حُوْرٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اسْتَأْذَنَّ رَبَّهُنَّ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُسَلِّمْنَ عَلَيْكَ فَأَذِنَ لَهُنَّ فَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ وَ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ أَزْوَاجُ رِجَالٍ كِرَامٍ ثُمَّ قَرَأَ:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿۷۴﴾

(الرحمٰن ۵۵: ۷۲، ۷۴) (بحار ج ۸ ص ۱۰۷)

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے انھوں نے فرمایا: میں معراج کی شب ایک ایسی نہر کے پاس سے گزرا جس کے کنارے مرجان کے گنبد تھے مجھے اس میں سے پکار کر کہا گیا السّلامُ علیک یا رسول اللہ میں نے سوال کیا اے جبریل یہ کون ہیں جو مجھ پر سلام کر رہی ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا یہ حوریں ہیں حور العین میں سے انھوں نے اپنے رب سے آپ کو سلام کرنے کی اجازت طلب کی تو انھیں اجازت دے دی گئی انھوں نے کہا ”ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمارے لیے موت نہیں ہے ہم نرم و نازک اور خوش حال ہیں ہم اپنے

شوہروں کو جو محترم مرد ہوں گے مایوس نہیں کریں گی پھر پڑھا: حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ، لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ ایسی حوریں جو خیموں میں محفوظ بیٹھی ہیں۔ان سے پہلے انھیں نہ کسی انسان نے چھوا ہے اور نہ ہی کسی جن نے ہاتھ لگایا ہے۔

رضائے رب سب سے بہتر ہے

فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ: عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ اللهُ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ قَالُوْا: يَارَبَّنَا وَهَلْ بَقِيَ شَيْءٌ اِلَّا قَدْ انلتنا فَيَقُوْلُ نَعَمْ رَضَائِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا.

(المیزان ج۹ ص ۲۶۴)

درّ منثور میں جابر بن عبداللہ الانصاری سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشت میں جانے والے بہشت میں داخل ہو جائیں گے تو ارشاد باری ہوگا کیا تمھیں کسی چیز کی خواہش ہے جسے میں بڑھادوں وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار کیا کوئی شے باقی رہ گئی ہے جو تو نے ہمیں نہیں دی ہے؟ تو اللہ فرمائے گا ہاں وہ میری رضامندی ہے میں تم پر کبھی بھی غضب ناک نہیں ہوں گا۔

آنسوؤں کی قیمت

قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ اِجَازَةً قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْاَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِيْنَا قَطْرَةً اَوْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِيْنَا دَمْعَةً اِلَّا بَوَّاَهُ اللهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ حُقُباً.

(امالی شیخ مفید مجلس اربعون حدیث ۷۔ص ۳۰۹)

ہمیں خبر دی ابوعمر عثمان بن احمد دقّاق نے اجازت سے فرمایا ہمیں خبر دی جعفر بن محمد

بن مالک نے فرمایا ہم سے بیان کیا احمد بن یحییٰ الاودی نے فرمایا ہم سے بیان کیا مخول ابن ابراہیم نے ربیع بن منذر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حسین بن علی علیہما السلام سے فرمایا کہ جس بندے کی آنکھوں نے ہمارے بارے میں ایک قطرہ گرایا ہو یا اس کی آنکھوں سے ہمارے بارے میں آنسو کا ایک قطرہ گرا ہو تو اللہ تعالیٰ جنت میں اُسے کافی عرصے تک ٹھہرائے گا۔ حقب اسّی (۸۰) سال کو کہتے ہیں۔

جنت میں گانا اور گناہ نہیں ہے

فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَأْثِيْمٌ (طور: ۲۳)

قَالَ: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ غَنَاءٌ وَلَا فُحْشٌ. (المیزان ج ۱۹۔ص ۱۵)

اللہ تعالیٰ کے قول: لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَأْثِيْمٌ (نہ لغو بات ہوگی نہ گناہ ہوگا) کی تفسیر میں فرمایا: جنت میں نہ تو غنا (گانا) ہے اور نہ ہی فحش باتیں۔

دوست احباب سے ملاقات کے اوقات

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ حَدِيْثٍ يَصِفُ فِيْهِ الْجَنَّةَ وَ اَهْلَهَا وَ يَزُوْرُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ يَتَنَعَّمُوْنَ فِيْ جَنَّاتِهِمْ فِيْ ظِلٍّ مَمْدُوْدٍ فِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ اَطْيَبُ مِنْ ذٰلِكَ.

(المیزان ج ۱۹،ص ۱۴۶)

امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے ایک حدیث میں جن میں جنت اور باشندگان جنت کی توصیف کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور وہ اپنی جنتوں میں نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے پھیلے ہوئے سایوں میں جس طرح طلوع فجر سے طلوع شمس کے درمیان ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ خوش گوار۔

جنت کا بازار جہاں پر خرید وفروخت نہیں ہے

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوْقاً مَا فِيْهَا شِرًى وَ

لَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ مَنِ اشْتَهَى صُوْرَةً دَخَلَ فِيهَا وَ إِنَّ فِيهَا لَمَجْمَعَ حُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ بِصَوْتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ أَبَداً وَ نَحْنُ الطَّاعِمَاتُ فَلَا نَجُوعُ أَبَداً وَ نَحْنُ الْكَاسِيَاتُ فَلَا نَعْرَى أَبَداً وَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ أَبَداً وَ نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ أَبَداً وَ نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَداً فَطُوبَى لِمَنْ كُنَّا لَهُ وَ كَانَ لَنَا نَحْنُ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ أَزْوَاجُنَا أَقْوَامٌ كِرَامٌ. (بحار ج ۸۔ص ۱۴۸)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک بازار ہے جہاں پر خرید و فروخت نہیں ہے وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جو بھی کسی تصویر کو پسند کرے گا اس بازار میں جائے گا وہاں پر حورالعین جمع ہوں گی جو اونچی آواز میں ایسی آواز میں مخلوقات نے جسے اس سے پہلے نہ سنا ہوگا یہ پڑھ رہی ہوں گی۔ ہم خوش وخرّم ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی۔ ہم سیر شکم ہیں کبھی بھوکی نہ ہوں گی۔ ہم لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں ہم کبھی برہنہ نہ ہوں گی۔

وَ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ أَبَداً	ہم خوش وخرّم ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی
وَ نَحْنُ الطَّاعِمَاتُ فَلَا نَجُوعُ أَبَداً	ہم شکم سیر ہیں کبھی بھوکی نہ ہوں گی
وَ نَحْنُ الْكَاسِيَاتُ فَلَا نَعْرَى أَبَداً	ہم لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں کبھی برہنہ نہ ہوں گی
وَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ أَبَداً	ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیاں ہیں کبھی موت سے ہم کنار نہ ہونگی
وَ نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ أَبَداً	ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی
وَ نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَداً	ہم ہمیشہ مقیم رہنے والیاں ہیں کبھی کوچ نہیں کریں گی

جنت کی کیفیت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جنت میں وہ کچھ ہوگا جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ ہی کسی فرد کے دِل و دماغ میں اس کا تصور آیا ہوگا۔ (کنزالعمال ج ۱۴ ۴۵۵)

ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و

تعالیٰ نے جب جنت عدن کو خلق فرمایا تو اس میں ایسی ایسی چیزیں پیدا کر دیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی بشر کے دل و دماغ میں ان کا تصوّر آیا پھر اس سے فرمایا گفتگو کر تو اس نے کہا: (قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ) مومنین یقیناً فلاح پا گئے۔

(کنز العمال ج ۱۴۔ص ۴۵۵)

جنت کے غُرفے

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ عَنۡ آبَائِهِ عَنۡ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ فِي الۡجَنَّةِ غُرَفاً يُرَى ظَاهِرُهَا مِنۡ بَاطِنِهَا وَ بَاطِنُهَا مِنۡ ظَاهِرِهَا يَسۡكُنُهَا مِنۡ اُمَّتِيۡ مَنۡ اَطَابَ الۡكَلَامَ وَ اَطۡعَمَ الطَّعَامَ وَ اَفۡشَى السَّلَامَ وَ صَلّٰى بِاللَّيۡلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ الۡخَبَرَ. (بحار الانوار ج ۸ ص ۱۱۹)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ وہ اپنے آباؤ اجداد سے اور وہ حضرت علی علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے غُرفے ہیں جس کا ظاہر اس کے باطن سے دکھائی دیتا ہے اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے نظر آتا ہے۔ میری امّت کے وہ افراد اس میں سکونت اختیار کریں گے جن کی گفتگو نہایت عمدہ اور شائستہ ہوگی جو دوسروں کو کھانا کھلاتے ہوں گے اور جو ہر ایک کی سلامتی کے خواہاں ہوں گے اور وہ نماز شب اس وقت ادا کرتے ہوں گے جب دوسرے لوگ محوِ خواب ہوں۔

غرفوں سے مشاھدہ

قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اَهۡلَ الۡجَنَّةِ لَتَرَاءَوۡنَ اَهۡلَ الۡغُرَفِ مِنۡ فَوۡقِهِ كَمَا تَرَاءَوۡنَ الۡكَوۡكَبَ الدُّرِّيَّ الۡغَابِرَ مِنَ الۡاُفُقِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ اَوِ الۡمَغۡرِبِ. (کنز العمّال ج ۱۴۔ص ۴۷۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کے لوگ اپنی بلندی سے

صاحبانِ غرفہ کا اس طرح مشاہدہ کریں گے جیسے تم لوگ گزرے ہوئے کوکب درّی کو مشرق یا مغرب سے دیکھتے ہو۔

جنت کے لباس کی کیفیت

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْ اَنَّ ثَوْباً مِنْ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اُلْقِيَ اِلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا لَمْ تَحْتَمِلْهُ اَبْصَارُهُمْ وَلَمَاتُوْا مِنْ شَهْوَةِ النَّظَرِ اِلَيْهِ،

وَ قَدْ وَرَدَ عَنْهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا سَمَاعُهُ اَعْظَمُ مِنْ عِيَانِهِ وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْآخِرَةِ عِيَانُهُ اَعْظَمُ مِنْ سَمَاعِهِ وَ فِي الْوَحْيِ الْقَدِيْمِ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيْ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر باشندگانِ جنت کے ملبوسات میں سے کوئی کپڑا باشندگانِ دنیا کی طرف لاکر ڈال دیا جائے تو ان کی آنکھیں اسے برداشت کرنے سے قاصر ہوں گی اور اس کو کماحقّہ دیکھنے کی خواہش میں وہ مرجائیں گے۔

اور ان ہی سے وارد ہوا ہے کہ دنیا کی ہر چیز ایسی ہے جس کا سننا اسے دیکھنے سے بڑھ کر ہے اور آخرت کی ہر شے ایسی ہے جس کا دیکھنا اس کے سننے سے زیادہ بڑھ کر ہے اور وحی قدیم میں آیا ہے میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ کچھ اکٹھا کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی کان نے اُسے سنا ہے۔

جنت سے محروم

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَلَامٍ لَهُ: اِيَّاكُمْ وَ عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، فَاِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَلْفِ عَامٍ، وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌّ، وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ، وَلَا شَيْخٌ زَانٍ، اِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (الکافی ج ۲)

امام محمد باقر علیہ اسلام سے مروی ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے

کلام میں! خبردار والدین کی نافرمانی نہ کرنا اس لیے کہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت پر پائی جاتی ہے اور اسے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، رشتہ ناطہ توڑنے والا اور بوڑھا زناکار نہیں پا سکتا۔ بے شک کبریائی اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

جنت کی نہروں کی وسعت

سُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اَنْھَارِ الْجَنَّةِ کَمْ عَرْضُ کُلِّ نَھَرٍ مِنْھَا فَقَالَ: عَرْضُ کُلِّ نَھَرٍ مَسِیْرَةُ خَمْسِیْنَ مِائَةَ عَامٍ یَدُوْرُ تَحْتَ الْقُصُوْرِ وَ الْحُجُبِ تَتَغَنّٰی اَمْوَاجُهٗ وَ تُسَبِّحُ وَ تَطْرَبُ فِی الْجَنَّةِ کَمَا یَطْرَبُ النَّاسُ فِی الدُّنْیَا۔

(بحار ج ۸ ص ۱۴۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا جنت کی نہروں کے بارے میں کہ ان میں سے ہر نہر کی چوڑائی کتنی ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نہر کی چوڑائی پانچ سو سال کا سفر ہے جو محلّات اور حجابات کے نیچے گردش کر رہی ہے جس کی موجیں نغمے الاپ رہی ہیں اور تسبیح پڑھ رہی ہیں اور اسی طرح محوِطرب ہیں جس طرح لوگ دنیا میں جھومتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔ (بحار ج ۸ ص ۱۴۶)

جس کے دو شوہر ہوں وہ کس کے ساتھ جنت میں رہے گی

عَنْ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ الْمَرْاَةُ یَکُوْنُ لَھَا زَوْجَانِ فَیَمُوْتَانِ فَیَدْخُلُوْنِ الْجَنَّةَ لِاَیِّھِمَا تَکُوْنُ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَا اُمَّ سَلَمَةَ تَخَیَّرُ اَحْسَنَھُمَا خُلُقاً وَ خَیْرَھُمَا لِاَھْلِهٖ یَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ ذَھَبَ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. (بحار ج ۸۔ ص ۱۱۹)

امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ سے دریافت کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمائیے کہ ایک

عورت کے دوشوہر تھے اور وہ سب مر جانے کے بعد جب جنت میں جائیں گے تو وہاں پر ان دونوں میں سے کون اس کا شوہر بنے گا۔ حضور نے فرمایا اے امّ سلمہ اسے چاہیے کہ وہ اس شوہر کا انتخاب کرے جو اخلاق کا اچھا ہو اور جس کا سلوک اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا اور بہترین رہا ہو اے اِمّ سلمہ حُسن خلق دنیا اور آخرت کے خیر کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔

(بحار ج ۸۔ص ۱۱۹)

صفاتِ جنّت

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ع فِیْ صِفَةِ الْجَنَّةِ: دَرَجَاتٌ مُتَفَاضِلَاتٌ وَ مَنَازِلُ مُتَفَاوِتَاتٌ لَا یَنْقَطِعُ نَعِیْمُهَا وَ لَا یَظْعَنُ مُقِیْمُهَا وَ لَا یَهْرَمُ خَالِدُهَا وَلَا یَبْاَسُ سَا کِنُهَا. (بحار ج ۸ ص ۱۶۲)

امیر المومنین علیہ اسلام نے جنت کی خوبی اس طرح بیان فرمائی ہے اس کے درجے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوں گے اور اس کی منزلیں جدا جدا ہوں گی اس کی نعمتیں کبھی بھی ختم نہ ہوں گی اور اس کا رہنے والا وہاں سے کوچ کر کے کہیں نہیں جائے گا اور اس میں دائمی رہنے والا کبھی بوڑھا نہیں ہوگا اور اس کا باشندہ کبھی مایوسی کا شکار نہ ہوگا۔

(بحار ج ۸ ص ۱۶۲)

جنت کے درجات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِنَّ الْجَنَّةَ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتِیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. (کنز العمال ج ۱۴۔ص ۴۵۱)

جنت کے سو درجات ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِنَّ الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، لَوْ اَنَّ الْعَالَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ. (کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجات ہیں اگر پوری دنیا ان میں سے ایک کے اندر آ کر جمع ہو جائے تو یہ اُن کے لیے وسیع ہو جائے گی۔

جنت کی تعمیر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اَلْجَنَّةُ بِنَاؤُهَا لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَدْخُلُهَا یَنْعَمُ لَا یَبْأَسُ وَیَخْلُدُ لَا یَمُوْتُ لَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ . (کنزالعمّال ج ۱۴ ص ۴۵۲)

جنت کی عمارت کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی ہے اور لپائی کا گارا نہایت اعلیٰ مُشک سے ہے اور اس کے سنگ ریزے موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹّی زعفران ہے جو اس عمارت میں داخل ہو جائے گا وہ نعمتوں سے بہرہ یاب ہو گا اور مایوس نہ ہو گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا وہاں اسے موت نہیں آئے گی وہاں پر نہ تو ان کے لباس بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی ان کی جوانی زائل ہو گی۔

جنت کی وجہ تسمیہ

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لِمَ سُمِّیَتِ الْجَنَّةُ جَنَّةً؟ قَالَ لِاَنَّهَا جَنِیْنَةٌ خِیَرَةٌ نَقِیَّةٌ وَعِنْدَ اللهِ تَعَالٰی ذِكْرُهُ مَرْضِیَّةٌ.

(البحار ج ۸ ص ۱۸۸ ۔ ۱۸۷ ۔ ۱۵۷۷)

یزید بن سلام سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سوال کیا کہ جنت کا نام جنت کیوں رکھا گیا؟ تو انھوں نے فرمایا اس لیے کہ یہ ایک باغیچہ ہے پسندیدہ، پاک و پاکیزہ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا تذکرہ پسندیدہ ہے۔

مَنْ یُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَهٗ کی تفسیر

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَسْتَطِيْعُ فِرَاقَكَ وَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ مَنْزِلِيْ فَاَذْكُرُكَ فَاَتْرُكُ صَنِيْعَتِيْ وَ اُقْبِلُ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْكَ حُبّاً لَكَ فَذَكَرْتُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ فَرُفِعْتَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ فَكَيْفَ لِيْ بِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ فَنَزَلَ:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾

(النساء۴:۶۹)

فَدَعَا النَّبِيُّ الرَّجُلَ فَقَرَاَهَا عَلَيْهِ وَبَشَّرَهُ بِذٰلِكَ.

(بحار ج ۸ ص ۱۸۸ ۔ ح ۵)

امام علی بن الحسین امام حسن وحسین سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ انصار کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا یارسول اللہ! میں آپ کا فراق برداشت نہیں کرسکتا جب میں اپنے گھر جاتا ہوں تو آپ یاد آتے ہیں میں اپنا کام چھوڑ دیتا ہوں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاتا ہوں اور محبت بھری نظروں سے آپ کو دیکھتا رہتا ہوں میں نے سوچا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے اور آپ اعلیٰ علیّین میں بلند مقام پر ہوں گے تو پھر میں آپ سے کس طرح ملاقات کروں گا تو یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾

(النساء۴:۶۹)

اور جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ رہے گا اللہ نے جن پر انعام واکرام کیا ہے یعنی انبیاء صدّیقین، شہدا اور صالحین اور یہ کتنے اچھے رفیق ہیں (اگر کسی کو میسّر آئیں۔)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا اور اس کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی اور اسے اس امر کی بشارت دی۔ (بحارالانوار ج ۸ ص ۸ ح ۱۵۹)

جنت میں کون جائے گا

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: اِنَّ الْجَنَّةُ مَحْفُوْفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ .... (محجۃ البضاء ۷ ص ۱۰۹)

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ جنت ناپسندیدہ امور اور مصائب وشدائد اور صبر میں گھری ہوئی ہے جو دنیا میں مصائب وآلام پر صبر کرے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

غرفے سے ایک دوسرے کا مشاھدہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ : اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ۔

(صحیح مُسلم حدیث ۲۸۳۰ کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا ص ۹۵۷ مکتبہ بیت السلام)

سہل بن سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جنت کے لوگ جنت میں غرفے میں سے اس طرح ایک دوسرے کو دیکھیں گے جس طرح آسمان میں ستارے کو دیکھتے ہیں۔

جنت دارالخلود موت نہیں

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَ يَدْخُلُ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لاَ مَوْتَ وَ يَا اَهْلَ النَّارِ لاَ مَوْتَ، كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ . (صحیح مُسلم ج ۴ ص ۲۱۸۹)

رسول اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ صاحبان جنت کو جنت میں اور جہنّمیوں کو جہنم میں داخل کرے گا پھر ان کے درمیان اعلان

کرنے والا کھڑا ہوگا اور یہ کہے گا ''اے جنتی لوگو موت نہیں ہے اور اے جہنّم کے باسیو موت نہیں ہے جو جس حال میں اور جہاں ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہے گا۔

اللہ کا خط مومن کے نام

عن النبی الختمیؐ فی صفة اهل الجنة انه یاتی الیهم الملك فاذادخل علیهم ناولهم کتاباً من عندالله بعد ان یسلّم علیهم من الله فاذا فی الکتاب من الحیّ القُیوم الّذی لا یموت الی الحیّ الْقَیُّوم الذی لایموتُ امّا بعد فانی اقولُ لِلشَّیٔ ءِ کن فیکون و قد جَعَلْتُك الیوم تقولُ للشیءِ کن فیکون.

(شرح اسماء الحسنٰی سبزواری،شرح دعائے صباح ص ۸۰)

خاتم النبیّین علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے صاحبانِ جنت کی خوبی کے بارے میں مروی ہے کہ ان کی جانب ایک فرشتہ آئے گا جب وہ داخل ہوگا تو انھیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے سلام کے بعد ایک تحریر پیش کرے گا تحریر میں یہ لکھا ہوگا حیّ وقیّوم کی جانب سے جو موت سے ہم کنار نہیں ہوتا اس زندہ اور قائم کے لیے جو موت کا مزہ نہیں چکھے گا۔'' اما بعد میں جب کسی شے سے کہتا ہوں کُن فیکون (ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے) آج میں نے تمھیں یہ اختیار دے دیا ہے کہ تم بھی کسی شے سے کہو گے ہوجا تو وہ ہوجائے گی۔

جنت کی ملاقات

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِذَا اسْتَقَرَّ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ اشْتَاقَ الْاِخْوَانُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ ، فَیَسِیْرُ سَرِیْرُاِلٰی سَرِیْرُ ذَا، وَ سَرِیْرُ ذَا اِلٰی سَرِیْرُ ذَا،حَتّٰی یَلْتَقِیَانِ، فَیَتَّکِیْ وَ یَتَّکِیْ ذَا،فَیَتَحَدَّثَانِ مَا کَانَ بَیْنَهُمَا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا. (کنزالعمال ج ۱۴۔ص ۶۷۶)

انس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جب جنّتی جنت میں سکونت اختیار کرلیں گے تو برادرانِ ایمانی ایک دوسرے سے ملاقات کی خواہش کریں گے تو یہ تخت اس تخت کی طرف چلا جائے گا اور وہ تخت اس تخت تک آجائے گا۔ جو کچھ دنیا کے گھر میں ان کے معاملات تھے یہ وہ دونوں تکیہ لگا کر آپس میں محوِ گفتگو ہوں گے۔

مومن کا نور شمس وقمر کی طرح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَأْتِيْ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ سَاعَةٌ يَرَوْنَ فِيْهَا نُوْرَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَيْسَ قَدْ وَعَدَنَا رَبُّنَا اَنْ لَا نَرٰى فِيْهَا شَمْساً وَ لَا قَمَراً فَيُنَادِيْ مُنَادٍ: قَدْ صَدَقَكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدَهُ لَا تَرَوْنَ فِيْهَا شَمْساً وَ لَا قَمَراً وَ لٰكِنْ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام يَتَحَوَّلُ مِنْ غُرْفَةٍ اِلٰى غُرْفَةٍ فَهٰذَا الَّذِيْ اَشْرَقَ عَلَيْكُمْ مِنْ نُوْرِ وَجْهِهٖ. (بحار ج ۸ ص ۱۴۹)

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ جنت والوں پر ایک ساعت آتی ہے جس میں وہ سورج اور چاند کے نور کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہمارے رب نے ہم سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ ہم وہاں پر سورج اور چاند کو نہیں دیکھیں گے تو ایک منادی ندا دے گا کہ تمھارے رب نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا ''تم جنت میں سورج اور چاند کو نہیں دیکھو گے البتہ یہ شخص علی ابن ابی طالب کا شیعہ ہے وہ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں منتقل ہوا ہے یہ جو تم نے چمک دیکھی ہے تو یہ اس کے چہرے کا نور ہے۔

نور کے مَنابر

عَنْ اَبِيْ بَصِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ قَدْ اَضَاءَ نُوْرُ وُجُوْهِهِمْ وَ نُوْرُ اَجْسَادِهِمْ وَ نُوْرُ مَنَابِرِهِمْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يُعْرَفُوْنَ بِهٖ، فَيُقَالُ: هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ. (بحار ج ۷ ص ۱۶۵)

ابو بصیر سے مروی ہے وہ امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: اللہ کی خاطر محبت کرنے والے قیامت کے دن نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے ان کے چہروں کے نور ان کے جسموں کے نور اور ان کے منبروں کے نور نے ہر شے کو روشن بنا دیا ہوگا۔ یہاں تک وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے تو کہا جائے گا یہ ہیں وہ لوگ جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

جنت مومن کے چہرے سے روشن

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ عِلِّیِّیْنَ یُشْرِفُ عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُضِیْءُ وَجْهِهٖ کَاَنَّهٗ کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ.

ابوسعید سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیّین والوں میں سے ایک شخص اہل جنت کی طرف جھانک کر دیکھے گا تو جنت اس کے چہرے کی وجہ سے ایسی روشن ہو جائے گی جیسے وہ کوکب دُرّی ہو۔

جنت میں درختوں کی کاشت

عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ غَرَسَ اللهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِی الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَرَسَ اللهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِی الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ غَرَسَ اللهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِی الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَ اللهُ اَکْبَرُ غَرَسَ اللهُ لَهٗ بِهَا شَجَرَةً فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ شَجَرَنَا فِی الْجَنَّةِ لَکَثِیْرٌ قَالَ نَعَمْ وَ لٰکِنْ اِیَّاکُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا عَلَیْهَا نِیْرَاناً فَتُحْرِقُوْهَا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ یَقُوْلُ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَکُمْ ﴿۳۳﴾ (محمد ۴۷:۳۳) (البحار ج ۸۔ ص ۱۸۶۔ ح ۵۴)

امام صادق علیہ السّلام اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے ''سُبحَانَ اللّٰہِ'' کہا اس کے عوض اللہ اس کے لیے جنت میں ایک درخت اُگا دے گا اور جو ''اَلحَمدُ لِلّٰہِ'' کہے گا تو اللہ اس کے عوض بھی جنت میں ایک درخت اگا دے گا۔ اور ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہے گا تو اللہ اس کے بدلے میں بھی اس کے لیے جنت میں ایک درخت اگا دے گا۔ اور جو اللہ اکبر کہے گا تو اللہ اس کی خاطر بھی جنت میں ایک درخت اگا دے گا تو قریش کے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ جنت میں ہمارے بہت سے درخت ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں بے شک لیکن خبردار اس کی طرف آگ روانہ نہ کرنا تم اس طرح ان درختوں کو خاکستر کر دو گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ﴿۳۳﴾ (محمد ۴۷: ۳۳)

اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ (البحار ج ۸ ص ۱۸۶ ح ۱۵۴)

جنت کے جانور

قَالَ الصَّادِق عَلَیۡهِ السَّلَامُ: لَا یَکُوۡنُ فِی الۡجَنَّةِ مِنَ الۡبَهَائِمِ سِوَی حِمَارَةِ بَلۡعَمَ بۡنِ بَاعُوۡرٍ وَنَاقَةِ صَالِحٍ وَذِئۡبِ یُوۡسُفَ وَکَلۡبِ اَهۡلِ الۡکَهۡفِ.

(البحار ج ۸ ص ۱۹۵ ح ۱۸۰)

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جنت میں چوپائے نہیں ہوں گے سوائے بلعم باعور کا گدھا، ناقۂ صالح، یوسف کا بھیڑیا اور اصحاب کہف کا کُتّا

دوسرے پر فوقیت کیوں؟

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ رَجُلَانِ کَانَا یَعۡمَلَانِ عَمَلًا وَاحِداً فَیَرَی اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَوۡقَهُ فَیَقُوۡلُ یَا رَبِّ بِمَا اَعۡطَیۡتَهُ وَ کَانَ

عَمَلُنَا وَاحِداً فَيَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ: سَأَلْتَنِيْ وَ لَمْ تَسْأَلْنِي، ثُمَّ قَالَ اسْأَلُوا اللهَ وَ اَجْزِلُوْا فَاِنَّهُ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ. (البحار ج۸ ص۲۲۱ ح۲۱۶)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں دو شخص داخل ہوں گے وہ دونوں ایک ہی جیسا عمل کیا کرتے تھے ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو خود سے بُلند دیکھے گا تو کہے گا اے میرے رب تو نے اسے مجھ پر فوقیت کیوں دی جب کہ ہم دونوں کا عمل ایک جیسا تھا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ اس نے مجھ سے مانگا تھا اور تو نے طلب نہیں کیا پھر فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے طلب کرو اور بھرپور جزا پاؤ، اس لیے کہ اس کے لیے کوئی شے زیادہ عظمت والی نہیں۔

مختلف سواریوں پر آئیں گے

وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : يُحْشَرُ الْاَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُوَافُوْا مِنْ يَوْمِهِمُ الْمَحْشَرَ ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلٰى نَاقَتِهِ ، وَاُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ ، وَيُبْعَثُ اَبْنَايَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى نَاقَتَيْنِ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّةِ. قَالَ ورواه الطِبْرَانِيُ فِي الْكَبِيْر (مجمع الزوائد ا/ ۳۳۳)

ابو ہریرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت انبیائے کرام چوپایوں پر محشور ہوں گے تاکہ محشر میں جوان کا قصد کرے اس سے وہ ملاقات کریں اور حضرت صالح علیہ السلام اپنے ناقے پر محشور ہوں گے اور میں براق پر آؤں گا اور میرے دونوں بیٹوں حسن وحسین علیہا السلام کو جنت کے ناقوں میں سے دو ناقوں پر بھیجا جائے گا فرمایا طبرانی نے اپنی کتاب کبیر میں یہ روایت کی ہے۔

فضیلت کیوں ملی

فِيْ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِاَبِيْ ذَرٍّ : يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيُدْخِلُ قَوْماً الْجَنَّةَ فَيُعْطِيْهِمْ حَتّٰى يَمَلُّوا وَ فَوْقَهُمْ قَوْمٌ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى فَاِذَا

نَظَرُوْا اِلَيْهِمْ عَرَفُوْهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كُنَّا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا فَبِمَ فَضَّلْتَهُمْ عَلَيْنَا ؟ فَيُقَالُ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجُوْعُوْنَ حِيْنَ تَشْبَعُوْنَ وَ يَظْمَئُوْنَ حِيْنَ تَرْوَوْنَ وَ يَقُوْمُوْنَ حِيْنَ تَنَامُوْنَ وَ يَشْخَصُوْنَ حِيْنَ تَخْفِضُوْنَ. (بحارالانوار ج ۷۷ ص ۷۷)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ابوذر سے اے ابوذر بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ یقیناً ایک قوم کو جنت میں داخل کرے گا اور انھیں اتنا عطا کرے گا کہ وہ اسے لے کر اکتا نہ جائیں اور اُن کے اوپر ایک قوم ہوگی بلند درجات میں یہ لوگ انھیں دیکھ کر پہچان لیں گے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہ ہمارے برادرانِ ایمانی ہیں ہم دنیا میں اُن کے ساتھ رہتے تھے تو نے انھیں ہم پر کیسے فضیلت عطا کر دی ان سے کہا جائے گا تم میں اور اُن میں کتنا فرق ہے وہ بھوکے رہتے تھے جب کہ تم پیٹ بھرے رہتے تھے وہ پیاسے رہتے تھے جبکہ تم سیراب رہا کرتے تھے وہ قیام کرتے تھے جب کہ تم محوِ خواب رہتے تھے وہ نمایاں رہتے تھے جب کہ تم پناہ ڈھونڈھتے رہتے تھے۔

جنت میں جانے کی شرط

وَ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ، اَ تُحِبُّ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ فِدَاكَ اَبِيْ. قَالَ: فَاَقْصِرْ مِنَ الْاَمَلِ، وَ اجْعَلِ الْمَوْتَ نُصْبَ عَيْنِكَ، وَ اسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. (البحار ج ۷۷ ص ۸۵)

اور فرمایا: اے ابوذر کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ میں نے کہا بے شک میری جان آپ فدا ہو جائے تو فرمایا تم اپنی آرزوں کو کم کرو اور موت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اللہ سے ویسی حیا کرو جو حیا کرنے کا حق ہے۔

نفوس کی قیمت

وَفِيْ مَوَاعِظِ علی علیہ السلام اِنَّهُ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ لِاَنْفُسِكُمْ ثَمَنٌ اِلاَّ الْجَنَّةَ، فَلاَ

تَبِیْعُوْهَا اِلاَّ بِهَا. (البحار ج۸۷ ص ۱۳)

یہ کہ تمھارے نفوس کی قیمت سوائے جنت کے کچھ نہیں لہٰذا سوائے جنت کے اور کسی چیز کا سودا نہ کرو

شیعوں کے منازل

كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَنْظُرُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِ شِيْعَتِنَا كَمَا يَنْظُرُ الْاِنْسَانُ اِلَى الْكَوَاكِبِ. (جامع الاخبار ص ۱۷۴)

امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جنت والے ہمارے شیعوں کے منازل کی طرف اس طرح دیکھیں گے جس طرح انسان ستاروں کی طرف دیکھتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا خَلَقَ اللهُ خَلْقاً اِلَّا جَعَلَ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلًا وَ فِي النَّارِ مَنْزِلًا. فَاِذَا سَكَنَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ. نَادَى مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَشْرِفُوْا فَيُشْرِفُوْنَ عَلَى النَّارِ وَ تُرْفَعُ لَهُمْ مَنَازِلُهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمْ: هٰذِهِ مَنَازِلُكُمُ الَّتِيْ لَوْ عَصَيْتُمْ رَبَّكُمْ دَخَلْتُمُوْهَا. قَالَ: فَلَوْ اَنَّ اَحَداً مَاتَ فَرَحاً لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَرَحاً لِمَا صُرِفَ عَنْهُمْ مِنَ الْعَذَابِ

ثُمَّ يُنَادَوْنَ: يَا مَعْشَرَ اَهْلِ النَّارِ. اِرْفَعُوْا رُءُوْسَكُمْ فَانْظُرُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ فِي الْجَنَّةِ وَ مَا فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: هٰذِهِ مَنَازِلُكُمُ الَّتِيْ لَوْ اَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ دَخَلْتُمُوْهَا. قَالَ: فَلَوْ اَنَّ اَحَداً مَاتَ حُزْناً لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حُزْناً فَيُوْرَثُ هٰؤُلَاءِ مَنَازِلَ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ مَنَازِلَ هٰؤُلَاءِ. وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ:

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

(المومنون ۲۳: ۱۰۔۱۱) (البحار ج۸ ص ۱۲۵ ح ۲۶)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی مخلوق خلق کی ہے اس کے لیے جنت میں منزل (جائے قرار) مقرر فرمائی ہے اور جہنّم میں بھی اس کا مقام ہے۔ جب جنت میں جانے والے جنت میں سکونت پذیر ہو جائیں گے اور جہنّمی جہنّم میں جا گزیں ہو چکے ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا اے جنت والو! ذرا توجّہ مبذول کرو تو وہ جہنّم کی طرف متوجّہ ہوں گے تو ان کی جو منزلیں جہنّم میں ہوتیں وہ دکھائی جائیں گی پھر اُن سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ کی نافرمانی کرتے تو تم اس جہنّم میں داخل ہوتے فرمایا کہ اگر کوئی خوشی کے مارے مر جاتا تو اس دن وہ لوگ خوشی سے مر جاتے جن سے عذاب کو دور کر دیا گیا تھا۔

پھر ندا دی جائے گی اے جہنّم والو تم ذرا اپنے سروں کو بلند کرو اور جنت میں اپنی منزلوں کو ملاحظہ کرو اور اُن کی نعمتیں دیکھو پھر اُن سے کہا جائے گا اگر تم نے اپنے رب کی اطاعت کی ہوتی تو یہ تمھاری منزل ہوتی فرمایا اگر کوئی غم کے مارے اس دن مر جاتا تو وہ صاحبان جہنّم ہوتے یہ لوگ اُن کی منزلوں کے وارث بن جاتے اور وہ لوگ اِن کی منزلوں کے وارث قرار پاتے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْوَٰرِثُونَ ۝١٠ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ۝١١

وہی لوگ تو وارث ہیں۔ جو فردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ (المومنون ۲۳: ۱۰۔۱۱) (بحارالانوار ج ۸ ص ۱۲۵ ح ۲۶)

دروازہ جنت کی تحریر

عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا مَكْتُوْباً بِالذَّهَبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ فَاطِمَةُ اَمَةُ اللهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللهِ عَلٰى

مُبْغِضِیهِمْ لَعْنَةُ اللهِ. (البحار ج ۸ ص ۱۹۱ ح ۱۶۷)

امام موسیٰ الکاظم علیہ السّلام اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے اُس کے دروازے پر سونے سے یہ لکھا ہوا دیکھا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ : نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے

مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللهِ: محمد اللہ کے حبیب ہیں

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللهِ: علی اللہ کے ولی ہیں

اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ صَفْوَةُ اللهِ: حسن وحسین اللہ کے منتخب کردہ ہیں

عَلٰی مُبْغِضِیهِمْ لَعْنَةُ اللهِ: ان سے بغض کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو

(البحار ج ۸ ص ۱۹۱ ح ۱۶۷) (حدیث ۱۱۱۸۶ امالی طوسی ص ۵۰۴)

جنت کا شہر اور اس کا دروازہ

وَ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَمَاعَةٌ، عَنْ اَبِی الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ غَالِبٍ الْاَزْدِیُّ بِاَرْتَاحَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ التُّرْخُمِیُّ بِحِمْصٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الْغَنِیِّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْغَنِیِّ الْاَزْدِیُّ بِمَعَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ هَمَّامٍ الْحِمْیَرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِی اَبِیْ هَمَّامُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ: اَنَا مَدِیْنَةُ الْجَنَّةِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْجَنَّةَ فَلْیَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا.

سعید بن جبیر عبداللہ بن عباس سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں جنت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے لہٰذا جو جنت میں جانے کا ارادہ کررہا ہے تو اسے چاہیے کہ دروازے سے آئے تا کہ جنت میں جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی زندگی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَحْيٰ حَيَاتِیْ وَ يَمُوْتَ مَمَاتِیْ وَ يَسْكُنَ جَنَّةَ عَدْنٍ غَرَسَهَا رَبِّیْ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً مِنْ بَعْدِیْ وَ لْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَ لْيَقْتَدِ بِالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِیْ فَاِنَّهُمْ عِتْرَتِیْ، خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِیْ رُزِقُوْا فَهْماً وَ عِلْماً وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِيْنَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ اُمَّتِیْ الْقَاطِعِيْنَ فِيْهِمْ صِلَتِیْ لَا اَنَالَهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِیْ.

(المعجم الکبیر للطبرانی ۳ / ۴۴ ح ۲۶۳۳۳، السنن الکبری للبیہقی ۷ / ۶۴۔ ۱۱۴، فیض القدیرہ ۵ / ۶۰ ،حلیتہ الاولیاء ۷ / ۳۱۴)

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ے فرمایا جسے اس بات سے خوشی ہو کہ میری حیات جیسی زندگی گزارے اور میری موت جیسی موت کو اختیار کرے اور جنت عدن میں بسیرا کرے جس کا پودا میرے رب نے لگایا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ میرے بعد علی کو دوست رکھے اور ان کے ولی سے محبت کرے اور میرے بعد ائمہ کی اقتدا کرے اس لیے کہ وہ میری عترت ہیں انھیں میری طینت (مٹّی) سے خلق کیا گیا ہے اور انھیں فہم اور علم سے نوازا گیا ہے۔ وائے ہو میری امت کے ان افراد پر جو ان کی فضیلتوں کو جھٹلائیں۔ جو ان سے میری صلہ رحمی کو توڑ ڈالیں گے اللہ ان تک میری شفاعت کو نہیں پہنچائے گا۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۶)

رب کی طرف جانے کی سبیل

قَالَ وَ عَنْ عبدالعزیز بسندہ اِلَی النَّبِیِّ قَالَ اَنَا وَ اَهْلُ بَيْتِیْ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ، اَغْصَانُهَا فِی الدُّنْيَا، فَمَنْ تَمَسَّكَ بِنَا اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهِ سَبِيْلًا. (قَالَ) اخرجه ابو سعید فی شرف النبوة. (شرف النبی لابی سعید الخرکوشی ص ۵۱)

فرمایا اور عبدالعزیز سے ان کی سند سے مروی ہے جو نبی اکرم تک منتہی ہوتی ہے

انھوں نے فرمایا کہ میں اور میرے اہل بیت جنت کے ایک درخت کی مانند ہیں جس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں لہٰذا جو بھی ہم سے متمسّک رہے گا وہ اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرلے گا فرمایا اس کی تخریج کی ہے ابوسعید نے شرف نبوّت میں۔

پنج تن کا تعارف

عَنْ مَوْلَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ! خُذُوْا عَنِّيْ قَبْلَ اَنْ تُشَابَ الْاَحَادِيْثُ بِالْاَبَاطِيْلِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: اَنَا الشَّجَرَةُ وَ فَاطِمَةُ فَرْعُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَ شِيْعَتُنَا وَرَقُهَا، وَ اَصْلُ الشَّجَرَةِ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ وَسَائِرُ ذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الْجَنَّةِ.

(مستدرک الصحیحین ۳/ ۱۶۰)

عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے احادیث لے لو قبل اس کے کہ احادیث باطل کا روپ دھارلیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ فرمارہے تھے میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کی شاخ ہے اور علی اس کا شگوفہ ہیں (باردار کا ذریعہ) اور حسن وحسین اس کے پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتّے ہیں اور اس درخت کی جڑ جنّت عدن میں ہے اور اس کی طرف جانے والا جنت میں جارہا ہے۔

روضۂ جنت

(۱): عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۷، حدیث ۱۱۹۵)

عبداللہ بن زید مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغات میں سے۔

(۲): عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ.
(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۷، حدیث ۱۱۹۴)

ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہےاور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(۳): قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنِ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّةِ سَارَعَ فِی الْخَیْرَاتِ. (بحار ج ۷۴ ص ۹۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنت میں جانے کا مشتاق ہے اسے چاہیے کہ وہ نیکی کے کاموں میں سبقت کرے۔

یاقوت احمر کا محل کس کے لیے ہوگا

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ آبَائِهِ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ إِلَی السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَیْتُ فِیهَا قَصْراً مِنْ یَاقُوْتٍ اَحْمَرَ، یُرٰی بَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ لِضِیَائِهِ وَ نُوْرِهِ، وَ فِیْهِ قُبَّتَانِ مِنْ دُرٍّ وَ زَبَرْجَدٍ، فَقُلْتُ: یَا جَبْرَئِیلُ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالَ: هُوَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ، وَ اَدَامَ الصِّیَامَ، وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَ تَهَجَّدَ بِاللَّیْلِ وَ النَّاسُ نِیَامٌ. (تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۱، بحار الانوار ج ۸ ص ۱۹ ح ۱۶۴)

جعفر بن محمد علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی اور میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں یاقوتِ احمر (سرخ یاقوت) کا ایک محل دیکھا جس کا باطن اس کی ضیا اور اس کے نور کے سبب دکھائی دے رہا تھا اور اس میں موتیوں اور زمرّد کے دو قبّے تھے میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ محل کس

کے لیے ہے تو جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ محل اس کا ہے جو شیریں کلام ہے، جس کے روزوں کو دوام ہے۔ جو بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے اور نماز تہجّد بجالاتا ہے جب کہ لوگ محوِ خواب ہوتے ہیں۔

عشرۃ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَضِیَ اللهُ عَنْه قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَارِسِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْبَصْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ : لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ خَلَقَهَا مِنْ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَ جَعَلَ حِیطَانَهَا الْیَاقُوتَ وَ سَقْفَهَا الزَّبَرْجَدَ وَ حَصْبَاءَهَا اللُّؤْلُؤَ وَ تُرَابَهَا الزَّعْفَرَانَ وَ الْمِسْكَ الْاَذْفَرَ فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِیْ فَقَالَتْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَدْ سَعِدَ مَنْ یَدْخُلُنِیْ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ بِعِزَّتِیْ وَ عَظَمَتِیْ وَ جَلَالِیْ وَ ارْتِفَاعِیْ لَا یَدْخُلُهَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَ لَا سِكِّیرٌ وَ لَا قَتَّاتٌ وَ هُوَ النَّمَّامُ وَ لَا دَیُّوثٌ وَ هُوَ الْقَلْطَبَانُ وَ لَا قَلَّاعٌ وَ هُوَ الشُّرْطِیُّ وَ لَا زَنُّوقٌ وَ هُوَ الْخُنْثٰی وَ لَا خَیُّوفٌ وَ هُوَ النَّبَّاشُ وَ لَا عَشَّارٌ وَ لَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَ لَا قَدَرِیٌّ. (البحار الانوار ج ۸ ص ۱۳۲، الخصال ج ۲ ص ۴۳۵، باب العشرۃ ح ۲۲)

دس طرح کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند عالم نے جنت کی تخلیق کی تو اسے دو طرح کی اینٹوں سے بنایا ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی اس کی دیواروں کو یاقوت سے اور اس کی چھت کو زَمرُّد سے اور اس کی سنگریزوں کو موتیوں سے اس کی مٹی کو زعفران سے اور نہایت اعلیٰ مشک و عنبر سے بنایا اللہ نے اس سے فرمایا کلام کر تو وہ گویا ہوئی ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' جو بھی میرے اندر آئے گا وہ خوش بخت

ہوگا تو ارشاد باری ہوا مجھے قسم ہے اپنی عزّت، عظمت، جلال اور بلندی کی اس جنت میں عادی شرابی اور نہ ہی کسی قسم کا نشہ کرنے والا اور نہ ہی جھوٹ بولنے والا چغل خور اور نہ ہی کینہ صفت جو قلطبان کہلاتا ہے اور نہ ہی قلّاع جو رذیل ہو اور نہ ہی زنّوق جو خُنثیٰ ہوتا ہے اور نہ ہی خیّوف جو کفن چور ہوتا ہے اور نہ ہی عُشر وصول کرنے والا اور نہ ہی رشتہ ناطہ توڑنے والا اور نہ ہی قدری جو قضا وقدر پر ایمان نہ رکھتا ہو داخل ہوگا۔

حسنؑ و حسینؑ و فاطمہؑ کی فضیلت

وَ اجْتَمَعُوْا اَيْضاً اَنَّهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ ابْنُ كَادِشٍ الْعُكْبَرِيُّ عَنْ اَبِيْ طَالِبِ الْحَرْبِيِّ الْعُشَارِيِّ عَنِ ابْنِ شَاهِيْنِ الْمَرْوَزِيِّ فِيْ مَا قَرَّبَ سَنَدَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَامِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ سَالِمِ بْنِ قَنْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ الْخَبَرَ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْفَضَائِلِ وَ الْمُسْنَدِ وَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْجَامِعِ وَ ابْنُ مَاجَةَ فِي السُّنَنِ وَ ابْنُ بُطَّةَ فِي الْاِبَانَةِ وَ الْخَطِيْبُ فِي التَّأْرِيْخِ وَ الْمَوْصِلِيُّ فِي الْمُسْنَدِ وَ الْوَاعِظُ فِيْ شَرَفِ الْمُصْطَفٰى وَ السَّمْعَانِيُّ فِي الْفَضَائِلِ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ مِنْ ثَلَاثَةِ طُرُقٍ وَ ابْنُ حُبَيْشٍ التَّمِيْمِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ رَوَى الدَّارُ قُطْنِيُّ بِالْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اَبْنَایَ هٰذَانِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

احمد نے فضائل میں اور مسند میں، ترمذی نے جامع میں اور ابن ماجہ نے سنن میں ابن بطّہ نے ابانہ میں، خطیب نے تاریخ میں، موصلی نے مسند میں، واعظ نے شرف مصطفیٰ میں، سمعانی نے فضائل میں اور ابونعیم نے حلیہ میں تین طرق سے اور ابن حُبَیش تمیمی نے اعمش سے اور روایت کیا ہے دارقطنی نے اسناد سے ابن عمر سے انھوں نے کہا کہ رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے یہ دونوں بیٹے (حسن اور حسین) جوانان جنت کے سردار ہیں اوران کے ماں باپ ان دونوں سے بہتر ہیں۔

(مناقب آل ابی طالب محمد بن علی بن شہرآشوب ج ۳ ص ۴۴۵)

وَ رَوَاهُ الْخُدْرِيُّ وَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ جَابِرٌ الْأَنْصَارِيُّ وَ أَبُو جُحَيْفَةَ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ حُذَيْفَةُ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَ أُمُّ سَلَمَةَ وَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَ الزِّبْرِقَانُ بْنُ أَظْلَمَ الْحِمْيَرِيُّ وَ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَ فِي حِلْيَةِ الْأَوْلِيَاءِ وَ اعْتِقَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَ مُسْنَدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بِالْإِسْنَادِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ النَّبِيُّ فِي خَبَرٍ أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي قُلْتُ بَلَى قَالَ ذَاكَ مَلَكٌ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ السَّاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں بیان فرمایا کیا تم نے اس پیش ہونے والے کو دیکھا جو میرے سامنے پیش ہوا میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرشتہ ہے جوایک ساعت قبل زمین پر نازل نہیں ہوا تھا اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ حسن وحسین دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور یہ کہ فاطمہ جنّتی خواتین کی سردار ہیں۔

(مناقب آل ابی طالب محمد بن علی بن شہرآشوب ج ۳ ص ۴۴۵)

جنتی جوان ہوں گے

سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ هُمَا وَ اللهِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ

وَ الْآخِرِيْنَ. وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ شَبَابٌ كُلُّهُمْ. قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

يوافق قولنا موجب الإمامة لهما في الدنيا والسّيادة في العقبىٰ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ'' کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم وہ دونوں اوّلین وآخرین میں سے تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ اور یہ بات مشہور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کہ جنت کے تمام لوگ جوان ہوں گے'' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا۔ حسن وحسین دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور ان دونوں کے ماں باپ ان دونوں سے بہتر ہیں۔ ہمارے قول کی موافقت کرتا ہے جو دنیا میں ان کی امامت کا موجب ہے اور عقبیٰ میں ان کی سیادت کا۔ (مناقب بن شہر آشوب ج ۳ ص ۴۴۵)

فرشتے کی بشارت

حدیث نمبر ۳۷۹۰ سُنن ترمذی

قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی بھی زمین پر نہیں آیا اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کر رکھی ہے کہ وہ مجھے سلام کرے اور وہ مجھے بشارت دے رہا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جنت میں جانے والی خواتین کی سردار ہیں اور یہ کہ امام حسنؑ وامام حسینؑ دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

حدیث نمبر ۳۷۷۷ سُنن ترمذی

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابوداؤد الحفری عن سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن ابن اَبِیْ نُعم، عن ابی سعید الخُدْرِی رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

ہم سے بیان کیا محمود غیلان نے، ہم سے بیان کیا ابوداؤد حفری نے سفیان بن یزید سے انھوں نے ابن ابی زیاد سے انھوں نے ابن ابی نعم سے انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین دونوں جوانانِ جنّت کے سردار ہیں۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيْدٍ وَنَحْوِهِ.

حدیث نمبر ۳۷۷۷ سُنن ترمذی

قَالَ اَبُوْ عِيْسىٰ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث الجنان و النّوق

عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ علیہ السلام، قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: ''يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا'' (سورہ مریم ۱۹:۸۵)

فَقَالَ يَا عَلِيُّ اِنَّ الْوَفْدَ لَا يَكُوْنُوْنَ اِلَّا رُكْبَانًا اُولٰئِكَ رِجَالٌ اتَّقُوا اللهَ فَاَحَبَّهُمُ اللهُ وَ اخْتَصَّهُمْ وَ رَضِيَ اَعْمَالَهُمْ فَسَمَّاهُمُ الْمُتَّقِيْنَ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ اَمَا وَ الَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَاَ النَّسَمَةَ اِنَّهُمْ لَيَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَقْبِلُهُمْ بِنُوْقٍ مِنْ نُوْقِ الْعِزِّ عَلَيْهَا رَحَائِلُ الذَّهَبِ مُكَلَّلَةً بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ وَ جَلَائِلُهَا الْاِسْتَبْرَقُ وَ السُّنْدُسُ وَ خُطُمُهَا جُدُلُ الْاُرْجُوَانِ تَطِيْرُ بِهِمْ اِلَى الْمَحْشَرِ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَلْفُ

مَلَكٍ مِنْ قُدَّامِهٖ وَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ يَزُفُّوْنَهُمْ زَفّاً حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهِمْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ الْاَعْظَمِ وَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِنَّ الْوَرَقَةَ مِنْهَا لَيَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا اَلْفُ رَجُلٍ مِنَ النَّاسِ وَ عَنْ يَمِيْنِ الشَّجَرَةِ عَيْنٌ مُطَهِّرَةٌ مُزَكِّيَةٌ.

قَالَ فَيُسْقَوْنَ مِنْهَا شَرْبَةً فَيُطَهِّرُ اللّٰهُ بِهَا قُلُوْبَهُمْ مِنَ الْحَسَدِ وَ يُسْقِطُ مِنْ اَبْشَارِهِمُ الشَّعْرَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: ''وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوْراً''(سورہ انسان۷۶:۲۱) مِنْ تِلْكَ الْعَيْنِ الْمُطَهِّرَةِ.

قَالَ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى عَيْنٍ اُخْرٰى عَنْ يَسَارِ الشَّجَرَةِ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهَا وَ هِيَ عَيْنُ الْحَيَاةِ فَلَا يَمُوْتُوْنَ اَبَداً.

قَالَ ثُمَّ يُوْقَفُ بِهِمْ قُدَّامَ الْعَرْشِ وَ قَدْ سَلِمُوْا مِنَ الْآفَاتِ وَ الْاَسْقَامِ وَ الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ اَبَداً.

قَالَ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ جَلَّ ذِكْرُهٗ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ مَعَهُمْ احْشُرُوْا اَوْلِيَائِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ لَا تُوْقِفُوْهُمْ مَعَ الْخَلَائِقِ فَقَدْ سَبَقَ رِضَايَ عَنْهُمْ وَ وَجَبَتْ رَحْمَتِيْ لَهُمْ وَ كَيْفَ اُرِيْدُ اَنْ اُوْقِفَهُمْ مَعَ اَصْحَابِ الْحَسَنَاتِ وَ السَّيِّئَاتِ.

قَالَ فَتَسُوْقُهُمُ الْمَلَائِكَةُ اِلَى الْجَنَّةِ فَاِذَا انْتَهَوْا بِهِمْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ الْاَعْظَمِ ضَرَبَ الْمَلَائِكَةُ الْحَلْقَةَ ضَرْبَةً فَتَصِرُّ صَرِيْراً يَبْلُغُ صَوْتُ صَرِيْرِهَا كُلَّ حَوْرَاءَ اَعَدَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِاَوْلِيَائِهٖ فِي الْجِنَانِ فَيَتَبَاشَرْنَ بِهِمْ اِذَا سَمِعْنَ صَرِيْرَ الْحَلْقَةِ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُنَّ لِبَعْضٍ قَدْ جَاءَنَا اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فَيُفْتَحُ لَهُمُ الْبَابُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ تُشْرِفُ عَلَيْهِمْ اَزْوَاجُهُمْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ الْآدَمِيِّيْنَ فَيَقُلْنَ مَرْحَباً بِكُمْ فَمَا كَانَ اَشَدَّ شَوْقَنَا اِلَيْكُمْ وَ يَقُوْلُ لَهُنَّ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

فَقَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَزَّ: غُرَفٌ مِنْ

فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ (سورہ زمر ۳۹:۲۰) بِمَا ذَا بُنِيَتْ يَا رَسُولَ اللهِ؟

فَقَالَ يَا عَلِيُّ تِلْكَ غُرَفٌ بَنَاهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِاَوْلِيَائِهِ بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ وَ الزَّبَرْجَدِ سُقُوْفُهَا الذَّهَبُ مَحْبُوْكَةٌ بِالْفِضَّةِ لِكُلِّ غُرْفَةٍ مِنْهَا اَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهِ فِيْهَا فُرُشٌ مَرْفُوْعَةٌ (سورہ واقعہ ۵۶: ۳۴) بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مِنَ الْحَرِيْرِ وَ الدِّيْبَاجِ بِاَلْوَانٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ حَشْوُهَا الْمِسْكُ وَ الْكَافُوْرُ وَ الْعَنْبَرُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ فُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ. اِذَا اُدْخِلَ الْمُؤْمِنُ اِلٰى مَنَازِلِهِ فِي الْجَنَّةِ وَ وُضِعَ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْمُلْكِ وَ الْكَرَامَةِ اُلْبِسَ حُلَلَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْيَاقُوْتِ وَ الدُّرِّ الْمَنْظُوْمِ فِي الْاِكْلِيْلِ تَحْتَ التَّاجِ.

قَالَ وَ اُلْبِسَ سَبْعِيْنَ حُلَّةَ حَرِيْرٍ بِاَلْوَانٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ ضُرُوْبٍ مُخْتَلِفَةٍ مَنْسُوْجَةً بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ اللُّؤْلُؤِ وَ الْيَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لُؤْلُؤًا وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ. (سورہ الحج ۲۲: ۲۳)

فَاِذَا جَلَسَ الْمُؤْمِنُ عَلٰى سَرِيْرِهِ اهْتَزَّ سَرِيْرُهُ فَرَحًا فَاِذَا اسْتَقَرَّ لِوَلِيِّ اللهِ جَلَّ وَ عَزَّ مَنَازِلُهُ فِي الْجِنَانِ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِجِنَانِهِ لِيُهَنِّئَهُ بِكَرَامَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اِيَّاهُ. فَيَقُوْلُ لَهُ خُدَّامُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْوُصَفَاءِ وَ الْوَصَائِفِ مَكَانَكَ فَاِنَّ وَلِيَّ اللهِ قَدِ اتَّكَاَ عَلٰى اَرِيْكَتِهِ وَ زَوْجَتُهُ الْحَوْرَاءُ تَهَيَّاُ لَهُ فَاصْبِرْ لِوَلِيِّ اللهِ.

قَالَ فَتَخْرُجُ عَلَيْهِ زَوْجَتُهُ الْحَوْرَاءُ مِنْ خَيْمَةٍ لَهَا تَمْشِيْ مُقْبِلَةً وَ حَوْلَهَا وَصَائِفُهَا وَ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً مَنْسُوْجَةً بِالْيَاقُوْتِ وَ اللُّؤْلُؤِ وَ الزَّبَرْجَدِ وَ هِيَ مِنْ مِسْكٍ وَ عَنْبَرٍ وَ عَلٰى رَاْسِهَا تَاجُ الْكَرَامَةِ وَ عَلَيْهَا نَعْلَانِ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَتَانِ بِالْيَاقُوْتِ وَ اللُّؤْلُؤِ شِرَاكُهُمَا يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ

فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وَلِيِّ اللهِ فَهَمَّ اَنْ يَقُوْمَ اِلَيْهَا شَوْقاً. فَتَقُوْلُ لَهُ يَا وَلِيَّ اللهِ لَيْسَ هٰذَا يَوْمَ تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ فَلَا تَقُمْ اَنَا لَكَ وَ اَنْتَ لِيْ.

قَالَ فَيَعْتَنِقَانِ مِقْدَارَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ مِنْ اَعْوَامِ الدُّنْيَا لَا يُمِلُّهَا وَ لَا تُمِلُّهُ قَالَ فَاِذَا فَتَرَ بَعْضَ الْفُتُوْرِ مِنْ غَيْرِ مَلَالَةٍ نَظَرَ اِلٰى عُنُقِهَا فَاِذَا عَلَيْهَا قَلَائِدُ مِنْ قَصَبٍ مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَسَطُهَا لَوْحٌ صَفْحَتُهُ دُرَّةٌ مَكْتُوْبٌ فِيْهَا اَنْتَ يَا وَلِيَّ اللهِ حَبِيْبِيْ وَ اَنَا الْحَوْرَاءُ حَبِيْبَتُكَ اِلَيْكَ تَنَاهَتْ نَفْسِيْ وَ اِلَيَّ تَنَاهَتْ نَفْسُكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ اِلَيْهِ اَلْفَ مَلَكٍ يُهَنِّئُوْنَهُ بِالْجَنَّةِ وَيُزَوِّجُوْنَهُ بِالْحَوْرَاءِ.

قَالَ فَيَنْتَهُوْنَ اِلٰى اَوَّلِ بَابٍ مِنْ جِنَانِهِ فَيَقُوْلُوْنَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِاَبْوَابِ جِنَانِهِ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلٰى وَلِيِّ اللهِ فَاِنَّ اللهَ بَعَثَنَا اِلَيْهِ نُهَنِّئُهُ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ حَتّٰى اَقُوْلَ لِلْحَاجِبِ فَيُعْلِمَهُ بِمَكَانِكُمْ قَالَ فَيَدْخُلُ الْمَلَكُ اِلَى الْحَاجِبِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْحَاجِبِ ثَلَاثُ جِنَانٍ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى اَوَّلِ بَابٍ فَيَقُوْلُ لِلْحَاجِبِ اِنَّ عَلٰى بَابِ الْعَرْصَةِ اَلْفَ مَلَكٍ اَرْسَلَهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لِيُهَنِّئُوْا وَلِيَّ اللهِ وَ قَدْ سَاَلُوْنِيْ اَنْ آذَنَ لَهُمْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ الْحَاجِبُ اِنَّهُ لَيَعْظُمُ عَلَيَّ اَنْ اَسْتَأْذِنَ لِاَحَدٍ عَلٰى وَلِيِّ اللهِ وَ هُوَ مَعَ زَوْجَتِهِ الْحَوْرَاءِ. قَالَ وَ بَيْنَ الْحَاجِبِ وَ بَيْنَ وَلِيِّ اللهِ جَنَّتَانِ قَالَ فَيَدْخُلُ الْحَاجِبُ اِلَى الْقَيِّمِ فَيَقُوْلُ لَهُ اِنَّ عَلٰى بَابِ الْعَرْصَةِ اَلْفَ مَلَكٍ اَرْسَلَهُمْ رَبُّ الْعِزَّةِ يُهَنِّئُوْنَ وَلِيَّ اللهِ فَاسْتَأْذِنْ لَهُمْ فَيَتَقَدَّمُ الْقَيِّمُ اِلَى الْخُدَّامِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رُسُلَ الْجَبَّارِ عَلٰى بَابِ الْعَرْصَةِ وَ هُمْ اَلْفُ مَلَكٍ اَرْسَلَهُمُ اللهُ يُهَنِّئُوْنَ وَلِيَّ اللهِ فَاَعْلِمُوْهُ بِمَكَانِهِمْ.

قَالَ فَيُعْلِمُوْنَهُ فَيُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ فَيَدْخُلُوْنَ عَلٰى وَلِيِّ اللهِ وَ هُوَ فِي الْغُرْفَةِ وَ لَهَا اَلْفُ بَابٍ وَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهِ. فَاِذَا

اُذِنَ لِلْمَلَائِكَةِ بِالدُّخُوْلِ عَلٰی وَلِیِّ اللهِ فَتَحَ کُلُّ مَلَكٍ بَابَهُ الْمُوَكَّلَ بِهٖ قَالَ فَيُدْخِلُ الْقَيِّمُ كُلَّ مَلَكٍ مِنْ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْغُرْفَةِ قَالَ فَيُبَلِّغُوْنَهُ رِسَالَةَ الْجَبَّارِ جَلَّ وَ عَزَّ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰی. وَ الْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ (سورہ رعد ۱۳: ۲۳)(مِنْ اَبْوَابِ الْغُرْفَةِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اِلٰی آخِرِ الْاٰيَةِ)

قَالَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَ عَزَّ: وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْماً وَ مُلْكاً كَبِيْراً (سورہ الانسان ۷۶: ۲۰) يَعْنِیْ بِذٰلِكَ وَلِیَّ اللهِ وَ مَا هُوَ فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَ النَّعِيْمِ وَ الْمُلْكِ الْعَظِيْمِ الْكَبِيْرِ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ مِنْ رُسُلِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ يَسْتَأْذِنُوْنَ [فِی الدُّخُوْلِ] عَلَيْهِ فَلَا يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَلِذٰلِكَ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ الْكَبِيْرُ.

قَالَ وَ الْاَنْهَارُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِ مَسَاكِنِهِمْ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ (سورہ الکهف ۱۸: ۳۱) وَ الثِّمَارُ دَانِيَةٌ مِنْهُمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (سورہ الانسان ۷۶: ۱۴) مِنْ قُرْبِهَا مِنْهُمْ يَتَنَاوَلُ الْمُؤْمِنُ مِنَ النَّوْعِ الَّذِیْ يَشْتَهِيْهِ مِنَ الثِّمَارِ بِفِيْهِ وَ هُوَ مُتَّكِئٌ وَ اِنَّ الْاَنْوَاعَ مِنَ الْفَاكِهَةِ لَيَقُلْنَ لِوَلِیِّ اللهِ يَا وَلِیَّ اللهِ كُلْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَاْكُلَ هٰذَا قَبْلِیْ.

قَالَ وَ لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ فِی الْجَنَّةِ اِلَّا وَ لَهُ جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْشَاتٌ وَ غَيْرُ مَعْرُوْشَاتٍ وَ اَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ وَ اَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ وَ اَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ وَ اَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ فَاِذَا دَعَا وَلِیُّ اللهِ بِغِذَائِهٖ اُتِیَ بِمَا تَشْتَهِیْ نَفْسُهُ عِنْدَ طَلَبِهِ الْغِذَاءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسَمِّیَ شَهْوَتَهُ.

قَالَ ثُمَّ يَتَخَلّٰی مَعَ اِخْوَانِهٖ وَ يَزُوْرُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ يَتَنَعَّمُوْنَ فِیْ جَنَّاتِهِمْ فِیْ ظِلٍّ مَمْدُوْدٍ فِیْ مِثْلِ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

اَطْيَبُ مِنْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ سَبْعُوْنَ زَوْجَةً حَوْرَاءَ وَ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ مِنَ الْاٰدَمِيِّيْنَ وَ الْمُؤْمِنُ سَاعَةً مَعَ الْحَوْرَاءِ وَ سَاعَةً مَعَ الْاٰدَمِيَّةِ وَ سَاعَةً يَخْلُوْ بِنَفْسِهِ عَلَى الْاَرَائِكِ مُتَّكِئاً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَغْشَاهُ شُعَاعُ نُوْرٍ وَ هُوَ عَلٰى اَرِيْكَتِهِ وَ يَقُوْلُ لِخُدَّامِهِ مَا هٰذَا الشُّعَاعُ اللَّامِعُ لَعَلَّ الْجَبَّارَ لَحَظَنِي. فَيَقُوْلُ لَهُ خُدَّامُهُ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ جَلَّ جَلَالُ اللّٰهِ بَلْ هٰذِهِ حَوْرَاءُ مِنْ نِسَائِكَ مِمَّنْ لَمْ تَدْخُلْ بِهَا بَعْدُ قَدْ اَشْرَفَتْ عَلَيْكَ مِنْ خَيْمَتِهَا شَوْقاً اِلَيْكَ وَ قَدْ تَعَرَّضَتْ لَكَ وَ اَحَبَّتْ لِقَاءَكَ فَلَمَّا اَنْ رَاَتْكَ مُتَّكِئاً عَلٰى سَرِيْرِكَ تَبَسَّمَتْ نَحْوَكَ شَوْقاً اِلَيْكَ فَالشُّعَاعُ الَّذِيْ رَاَيْتَ وَ النُّوْرُ الَّذِيْ غَشِيَكَ هُوَ مِنْ بَيَاضِ ثَغْرِهَا وَ صَفَائِهِ وَ نَقَائِهِ وَ رِقَّتِهِ.

قَالَ فَيَقُوْلُ وَلِيُّ اللّٰهِ ائْذَنُوْا لَهَا فَتَنْزِلَ اِلَيَّ فَيَبْتَدِرُ اِلَيْهَا اَلْفُ وَصِيْفٍ وَ اَلْفُ وَصِيْفَةٍ يُبَشِّرُوْنَهَا بِذٰلِكَ فَتَنْزِلُ اِلَيْهِ مِنْ خَيْمَتِهَا وَ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً مَنْسُوْجَةً بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ مُكَلَّلَةً بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ وَ الزَّبَرْجَدِ صِبْغُهُنَّ الْمِسْكُ وَ الْعَنْبَرُ بِاَلْوَانٍ مُخْتَلِفَةٍ يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً وَ عَرْضُ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهَا عَشَرَةُ اَذْرُعٍ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وَلِيِّ اللّٰهِ اَقْبَلَ الْخُدَّامُ بِصَحَائِفِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ فِيْهَا الدُّرُّ وَ الْيَاقُوْتُ وَ الزَّبَرْجَدُ فَيَنْثُرُوْنَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ يُعَانِقُهَا وَ تُعَانِقُهُ فَلَا يَمَلُّ وَ لَا تَمَلُّ.

قَالَ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ علیہ السلام: اَمَّا الْجِنَانُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي الْكِتَابِ فَاِنَّهُنَّ جَنَّةُ عَدْنٍ وَ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وَ جَنَّةُ نَعِيْمٍ وَ جَنَّةُ الْمَاْوٰى. قَالَ وَ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: جِنَاناً مَحْفُوْفَةً بِهٰذِهِ الْجِنَانِ وَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكُوْنُ لَهُ مِنَ الْجِنَانِ مَا اَحَبَّ وَ اشْتَهٰى يَتَنَعَّمُ فِيْهِنَّ كَيْفَ يَشَاءُ وَ اِذَا اَرَادَ الْمُؤْمِنُ

شَيْئاً اَوِ اشْتَهٰى اِنَّمَا دَعْوَاهُ فِيهَا اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْلَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ فَاِذَا قَالَهَا تَبَادَرَتْ اِلَيْهِ الْخَدَمُ بِمَا اشْتَهٰى مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ طَلَبَهُ مِنْهُمْ اَوْ اَمَرَ بِهِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ (سورہ یونس ۱۰:۱۰) يَعْنِي الْخُدَّامَ.

قَالَ وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (سورہ یونس ۱۰:۱۰) يَعْنِي بِذٰلِكَ عِنْدَ مَا يَقْضُوْنَ مِنْ لَذَّاتِهِمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ فَرَاغَتِهِمْ وَ اَمَّا قَوْلُهُ اُولٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُوْمٌ (سورہ الصّافات ۳۷: ۴۱) قَالَ يَعْلَمُهُ الْخُدَّامُ فَيَأْتُوْنَ بِهِ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَسْاَلُوْهُمْ اِيَّاهُ وَ اَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: فَوَاكِهُ وَ هُمْ مُكْرَمُوْنَ (سورہ الصّافات ۳۷: ۴۲) قَالَ فَاِنَّهُمْ لَا يَشْتَهُوْنَ شَيْئاً فِي الْجَنَّةِ اِلَّا اُكْرِمُوْا بِهِ. (کتاب الرّوضۃ ج ا کلینی رازیؒ ص ۱۹۰ سے ۱۹۷ تک)

جنّتوں اورناقوں کی حدیث

علی ابن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن محبوب سے وہ محمد بن اسحاق مدَنی سے، وہ ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول: يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ (سورہ مریم ۱۹:۸۵) (جس روز ہم متّقین کو رحمان کی طرف بطور مہمان اکٹھا کر کے لائیں گے۔) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی وہ وفد سواری پر آئے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ سے ڈرتے ہیں جن میں تقویٰ تھا اللہ نے انھیں محبوب بنایا تھا انھیں مختص کر لیا تھا اور ان کے اعمال سے راضی تھا اسی لیے ان کا نام متقین رکھ دیا تھا۔ پھر حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا اے علی اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ہر ذی روح کو زیور تخلیق سے آراستہ کیا کہ وہ لوگ اپنی قبروں سے جب باہر آئیں گے تو فرشتے ان کا استقبال کریں گے ایسے ناقوں پر جو عزّت وشرف کے ناقے ہوں گے ان کے

اوپر سونے کا کجاوہ ہوگا جو موتیوں اور یاقوت سے جڑا ہوا ہوگا اس کے جُھول (سائبان) کمخواب اور عمدہ ریشمی کپڑے کے ہوں گے اور اس کی نکیل اور جوُان کا تنہ ہوگا اور اس کی مہار نہایت سرخ رنگ کی ہوگی جو انھیں لے کر محشر میں پرندوں کی طرح پرواز کرے گا اور ان میں سے ہر شخص کے ساتھ ہزار فرشتے آگے آگے، دائیں طرف اور بائیں طرف ہوں گے وہ اس طرح آراستہ و پیراستہ کر کے لے جائیں گے جیسے دلہن کو سنوار سجا کر شوہر کے گھر لے جایا جاتا ہے یہاں تک وہ انھیں جنت کے بابِ اعظم تک پہنچا دیں گے اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہوگا جس کا ایک ایک پتّا ایسا ہوگا جس کے نیچے انسانوں میں سے ہزار افراد اس کے سائے تلے ہوں گے اور درخت کے داہنی طرف ایک پاک و پاکیزہ چشمہ ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا لوگ اس سے ایسا مشروب پئیں گے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو حَسَد سے پاک بنا دے گا اور ان کے چہروں سے بال جھڑ جائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ (سورہ انسان ۷۶:۲۱) اور اللہ انھیں پاک و پاکیزہ شراب پلائے گا اس پاک و پاکیزہ چشمے سے فرمایا: پھر وہ لوگ درخت کے بائیں طرف دوسرے چشمے تک پلٹ کر آئیں گے اور یہ ''چشمۂ حیات'' ہے جس میں وہ غسل کریں گے اور اس کے بعد کبھی نہیں مریں گے فرمایا پھر انھیں عرش کے سامنے ٹھہرایا جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آفتوں بیماریوں گرمی اور سردی سے محفوظ ہو جائیں گے۔ فرمایا: تو پھر جبّار (ہر شے پر تسلّط رکھنے والا، بہت طاقت ور) اللہ تبارک و تعالیٰ ان فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمائے گا جو ان کے ساتھ تھے۔ تم میرے اَولیاء کو جنت کی طرف جمع کرو اور انھیں دوسری مخلوقات کے ساتھ نہ ٹھہراؤ میری رضامندی پہلے سے ان کے لیے مہیّا ہے اور میری رحمت ان کے لیے لازم و واجب ہو چکی ہے اور میں کیسے چاہوں گا کہ میں ان ہستیوں کو اصحاب حسنات و سَیّئات کے ساتھ ٹھہراؤں فرمایا: تو ملائکہ انھیں تُزک و احتشام سے جنت کی طرف لے جائیں گے تو جب وہ جنت کے بابِ اعظم پر پہنچیں گے تو فرشتے حلقہ پر ضرب لگائیں گے جس سے ایک آواز بلند ہوگی جس آواز

کو وہ تمام حوریں سن لیں گی جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنتوں میں اپنے اولیا کے لیے خلق فرمایا ہے وہ جب حلقہ کی آواز کو سنیں گی تو ایک دوسرے کو خوش خبری سناتے ہوئے گویا ہوں گی ہمارے اولیاء (چاہنے والے، محبت کرنے والے دوست اور سرپرست) آ گئے ان کے لیے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں اور انسانوں میں سے ان کی بیویاں ان کے سامنے آئیں گی اور اس طرح گویا ہوں گی ''مَرْحَباً بِكُمْ فَمَا كَانَ اَشَدَّ شَوْقَنَا اِلَيْكُمْ ''۔ خوش آمدید مرحبا ہم شوقِ دیداد میں تمھارا انتظار کر رہے تھے اور ان کے اولیاء بھی اسی جیسی گفتگو کریں گے۔

علی علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس قول: غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ (سورہ زمر ۳۹: ۲۰) ان کے لیے بلند و بالا عمارتیں ہیں ایک منزل کے اوپر دوسری منزل) کی بابت آگاہ کیجیے کہ اے رسول اللہ انھیں کس چیز سے بنایا گیا ہے۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! وہ ایسی منزلیں ہیں کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے درّ و یاقوت و زمرّد سے بنایا ہے اس کی چھتیں سونے کی ہیں جو چاندی میں لپٹی ہوئی ہیں ان میں سے ہر کمرہ سو دروازوں پر مشتمل ہے جن میں سے ہر دروازے پر ایک فرشتہ مامور ہے جن میں اونچے اونچے فرش بچھے ہوں گے ایک دوسرے کے اوپر ریشم کے دیباج کے مختلف رنگوں کے اور جس کی گوٹ (جھالر) مشک اور کافور اور عنبر کی ہوگی اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ (سورہ واقعہ ۵۶: ۳۴) اور جن میں اونچے اونچے فرش بچھے ہوں گے۔ جب مومن کو ان کی منزلوں کی جانب جنت میں داخل کیا جائے گا تو اس کے سر پر بادشاہت اور کرامت کا تاج رکھا جائے گا اور تاج کے نیچے اکلیل میں انھیں سونے، چاندی یاقوت اور ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کے زیورات پہنائے جائیں گے، فرمایا اور انھیں ستّر حُلّے (پوشاکیں) مختلف رنگوں اور مختلف

اقسام کی جنھیں سونے، چاندی موتی اور یاقوت احمر (سرخ) سے بُنا گیا ہوگا اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قول: يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ (سورہ الحج ۲۲: ۲۳) وہاں انھیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔)

پس جب مومن اپنی مسہری پر جلوہ افروز ہوگا تو اس کی مسہری خوشی سے پھولے نہیں سمائے گی پس وہ ولی اللہ کے لیے پرسکون ہو جائے گی اور جنت میں اس کی منزلیں جلال و عظمت و عزّت کی علامت بن جائیں گی تو اس کی جنتوں پر جو فرشتہ متعین ہوگا وہ اذنِ باریابی طلب کرے گا تاکہ خداوند متعال کی جانب سے اسے جن کرامتوں سے نوازا گیا ہے اس کی مبارکباد پیش کرے تو اس سے مومن کے خدّام کہیں گے جن کا تعلق خدمت گزار مردوں اور عورتوں سے ہوگا تم اپنی جگہ رکے رہو اس لیے کہ اللہ کے ولی نے اپنے آراستہ و پیراستہ تخت پر ٹیک لگا رکھا ہے اور اس کی زوجہ جس کا تعلق حورالعین سے ہے اس کے لیے آمادہ ہو رہی ہے لہٰذا تم ولیّ اللہ کا انتظار کرو۔

فرمایا: تو اس کے لیے اس کی وہ زوجہ جس کا تعلق حورالعین سے ہے برآمد ہوگی اس خیمے سے جو اس سے مخصوص ہوگا وہ آگے آگے چل رہی ہوگی اور اس کے اردگرد اس کی کنیزیں ہوں گی اور اس کے اوپر ستّر حلّے ہوں گے یاقوت موتی اور زمرّد سے بُنے ہوئے اور ان کا تعلق مشک و عنبر سے ہوگا اور اس کے سر پر کرامت کا تاج سجا ہوگا اور وہ سونے کی جوتیاں پہنے ہوئے ہوگی جن پر یاقوت اور موتی جڑے ہوئے ہوں گے جن کا تسمہ یاقوت احمر کا ہوگا۔ جب وہ حور ولی اللہ کی جانب بڑھے گی تو ولی اللہ ارادہ کرے گا کہ شوق اور ولولے میں اس کی طرف بڑھے تو وہ گویا ہوگی اے ولیّ خدا یہ دن نہ مشقت برداشت کرنے کا ہے اور نہ پریشانیوں سے دوچار ہونے کا تم کھڑے نہ ہوؤ میں تمھارے لیے ہوں اور تم میرے لیے ہو۔

فرمایا تو وہ دنیا کے سن و سال کے مطابق پانچ سو سال تک ایک دوسرے سے معانقہ

کیے رہیں گے نہ اِس سے اُس کو تھکن ہوگی اور نہ اس کو اس سے تھکن ہوگی اور جب جسم بغیر کسی تھکن کے ہلکا ہو جائے گا تو وہ ولی اللہ اس حور کے گردن کی طرف دیکھے گا تو اس کی گردن میں یاقوت احمر کے ہار کی لڑی ہوگی اس کے درمیان میں ایک لوح ہوگی جس کے ظاہری حصّے پر موتی ہوگا جس پر یہ تحریر ہوگا ''اے ولیِ خدا تم میرے حبیب ہو اور میں حُور تمھاری محبوبہ ہوں میری ذات تم پر جا کر ختم ہوتی ہے اور تمھاری ہستی مجھ تک آ کر منتہی ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہزار فرشتوں کو روانہ کرے گا جو جنت میں اسے تہنیت اور تبریک پیش کریں گے اور حور سے اس کی شادی کرا دیں گے۔

فرمایا: پھر وہ جنتوں کے پہلے دروازے پر آ کر ٹھہر جائیں گے اور اس فرشتے سے کہیں گے جو جنتوں کے دروازوں پر مؤکل (مقرر) ہے۔ تم ہمیں ولی اللہ سے اجازت طلب کر کے دو ہمیں اللہ نے ان کی طرف بھیجا ہے تاکہ ہم انھیں مبارک باد پیش کریں تو فرشتہ اس سے کہے گا یہاں تک کہ میں دربان سے کہوں گا تو تمھاری جائے قیام سے انھیں آگاہ کر دے گا۔ فرمایا: تو فرشتہ حاجب کے پاس آئے گا اور اس کے اور دربان کے درمیان تین جنتیں ہوں گی یہاں تک کہ وہ پہلے دروازے پر پہنچے گا وہ دربان سے یہ کہے گا کہ صحن کے دروازے پر ہزار فرشتے ہیں جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے روانہ کیا ہے تاکہ وہ ولیّ خدا کو ہدیۂ تبریک پیش کریں اور انھوں نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں انھیں ولی خدا تک جانے کی اجازت طلب کروں تو دربان یہ کہے گا میرے لیے یہ بہت دشوار ہے کہ میں کسی کے لیے ولی خدا سے اجازت طلب کروں جب کہ وہ اپنی زوجہ حورُ العین کے ساتھ محوِ اختلاط ہو، فرمایا کہ دربان اور ولی خدا کے درمیان دو جنتیں ہیں فرمایا کہ دربان منتظم کے پاس جائے گا اور اس سے کہے گا: کہ صحن کے دروازے پر ہزار فرشتے ہیں جنھیں ربّ العزّت نے روانہ کیا ہے جو ولی خدا کی تہنیّت وتبریک پیش کر رہے ہیں وہ ان سے اذن طلب کرے گا تو منتظم دربان کی جانب بڑھے گا اور ان سے کہے گا کہ خدائے غالب وجبار کے پیغام بر صحن کے دروازے پر ہیں اور وہ ہزار فرشتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں بھیجا ہے تاکہ وہ ولیِ

خدا کی تہنیت وتبریک پیش کریں تم انھیں ان کا ٹھکانا بتادو فرمایا وہ ٹھکانے سے آگاہ کردیں گے تو اس وقت فرشتوں کو اذن دے دیا جائے گا تو وہ ولیِ خدا کے پاس آئیں گے جب کہ وہ غرفے میں ہوگا جس کے ہزار دروازے ہوں گے اور ان دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہوگا جب فرشتوں کو ولی خدا کے پاس جانے کا اذنِ دخول مل جائے گا تو ہر فرشتہ جس دروازے پر معین وہ اسے کھول دے گا فرمایا تو منتظم ہر فرشتے کو ابواب غرفہ میں سے ایک دروازے سے لے کر داخل ہوگا۔فرمایا تو وہ فرشتے اس تک جبار وغالب خدا کے پیغام کو پہنچائیں گے اور یہ قول ربّ متعال سے واضح ہے: وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ﴿۲۳﴾ (سورہ رعد ۱۳: ۲۳) اور ان پر فرشتے ہر دروازے سے داخل ہورہے ہوں گے۔یعنی کمروں کے دروازوں سے ''سلام علیکم'' کہہ رہے ہوں آخر ایک تک فرمایا اور یہ قول ربّ متعال ہے :وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا﴿۲۰﴾ (سورہ الانسان ۷۶: ۲۰) اور تم وہاں نظر دوڑاؤ گے تو تمھیں ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت نظر آئے گی۔یعنی وہ ولیِ خدا ہوگا اور جنت میں جو اس کی شان و شوکت ہوگی نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت وحکومت ہوگی۔ بے شک فرشتے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے اس کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب کریں گے اور اس کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں گے اسی کا نام بہت بڑی اور عظیم بادشاہت ہے فرمایا اور ان کی رہائش گاہوں کے نیچے نہریں جاری وساری ہوں گی اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ (سورہ الکھف ۱۸: ۳۱) ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور پھل ان سے بہت نزدیک نیچے اور قریب ہوں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا﴿۱۴﴾ (سورہ انسان ۷۶: ۱۴) اور گھنے درختوں کے سایے ان پر جھکے ہوں گے اور میووں کے گچھے ان کے قریب ان کے اختیار میں ہوں گے۔ ان سے قریب ہوں گے مومن اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ان پھلوں میں سے جسے چاہے گا نوش فرمائے گا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے ہوگا اور پھلوں کے مختلف اقسام اس سے یہ

کہہ رہے ہوں گے اے اللہ کے ولی تم اس پھل کھانے سے پہلے مجھے نوش کرو۔ فرمایا جنت میں ہر مومن کے لیے بہت سے باغات بیلیں چڑھے ہوئے اور جن کی بیلیں چڑھی ہوئی نہ ہوں اور ان میں نہریں ہیں شراب کی اور نہریں ہیں پانی کی اور نہریں ہیں دودھ کی اور نہریں ہیں شہد کی تو جب ولی خدا اپنی غذا طلب کرے گا تو اس کی مرضی اور خواہش کے مطابق غذا اُسے مہیّا کی جائے گی اس کی خواہش کے اظہار سے قبل ہی ایسا ہو جائے گا۔ فرمایا کہ وہ پھر اپنے بھائیوں (برادران ایمانی) کے ساتھ ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور وہ اپنے اپنے باغات میں پھیلے ہوئے سایے تلے نعمتوں سے بہرہ افروز ہوں گے ایسا سایہ ہوگا جیسے طلوع فجر سے طلوع شمس تک بلکہ اس سے بھی زیادہ خوش گوار۔ ہر مومن کے لیے ستر بیویاں ہوں گی جن کا تعلق حوروں سے ہوگا اور چار بیویاں آدمیوں سے تعلق رکھتی ہوں گی۔ اور ایک ساعت وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے مخلّی بالطبع گزارے گا وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے اور مومن کو نور کی کرنیں ڈھانپ لیں گی جب کہ وہ اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوگا اور اپنے ملازمین سے پوچھے گا کہ یہ چمک دار روشنی کیسی ہے کیا خدائے جبار نے میری طرف نظر کرم کی ہے تو اس کے خدّام اس سے کہیں گے جل جلالہ وعمّ نوالہ ان تمام امور سے مُنَزَّہ اور پاک ہے۔ یہ تمھاری بیویوں میں ایسی حوریں ہیں تم ابھی تک جن کے پاس نہیں گئے ہو وہ تم سے ملاقات کے شوق میں اپنے خیمے سے تمھیں دیکھ رہی ہیں وہ تم سے ملنا چاہتی ہیں وہ وصل کے لیے مضطرب ہیں جب انھوں نے تمھیں تخت پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو تمھیں مسکرا کر دیکھا ہے تم سے ملنے کی تمنّا میں یہی وہ روشنی ہے جو تمھیں نظر آ رہی ہے اور وہ ایسا نور ہے جس نے تمھیں ڈھانپ لیا ہے اور اس کے دانتوں کی سفیدی اس کی چمک دمک اور اس کا حسن ہے۔

فرمایا: تو ولی خدا کہے گا اسے اجازت مرحمت کی جائے تاکہ وہ میرے پاس آ جائے تو اس کی طرف ہزار خدّام اور ہزار خادمائیں تیزی سے روانہ ہوں گی اور اس کو اس بات کی خوش خبری سنائیں گی تو وہ اپنے خیمے سے اتر کر اس ولی خدا کے پاس آئے گی اور اس پر ستّر

حلّے ہوں گے جو سونے اور چاندی سے بُنے ہوئے ہوں گے جس پر موتی یاقوت اور زمرد کا جڑاؤ ہوگا۔ وہ اس پر ان جواہر کو نچھاور کر رہے ہوں گے پھر وہ ولی اللہ ان حوروں سے معانقہ کرے گا اور وہ اس سے معانقہ کریں گی نہ وہ تھکے گا اور نہ ہی وہ حوریں تھکیں گی۔

فرمایا: پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ قرآن کریم میں جن جنتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ جنت عدن، جنت الفردوس، جنتِ نعیم اور جنت الماویٰ ہے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کے پاس جنّتیں ہیں جو ان جنّتوں کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور مومن کے لیے جنّتوں میں سے ایسی جنّتیں ہوں گی وہ جنھیں چاہے گا اور جن کی خواہش کرے گا وہ ان جنّتوں میں جس قسم کی نعمتیں چاہے گا اُسے ان سے نوازا جائے گا اور جب مومن کسی چیز کا ارادہ کرے گا یا خواہش کرے گا تو وہاں پر یہ دعا کرے گا اور کہے گا سبحانك اَللّٰھُمَّ جب یہ کلمہ کہے گا تو خدّام اس کی جانب بڑھیں گے اور بغیر طلب کے اور حکم کے وہ چیز لا کر حاضر کریں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے:

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ۔ (سورہ یونس ۱۰:۱۰)

فرمایا: **وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ** یعنی یہ جملہ وہ اس وقت ادا کریں گے جب وہ اپنی لذّتیں مجُامعت، کھانے اور پینے کی تکمیل کو پہنچا دیں گے اور اُن سے فراغت حاصل کرلیں گے۔

جہاں تک **اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ** (سورہ الصّافات ۳۷:۴۱) کا تعلق ہے تو فرمایا کہ خدّام کو اس کا علم ہوگا تو وہ اولیاءُ اللہ کے لیے ان کی طلب سے پہلے ہی لا کر حاضر کر دیں گے۔ اور اللہ کے اس قول: **فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ** (سورہ الصّافات ۳۷:۴۲) کا مفہوم ہے کہ وہ لوگ جنت میں جس چیز کی خواہش کریں گے ان کی خواہش کا احترام کیا جائے گا۔

درجۂ وسیلہ

حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ ع قَالَ: قَالَ

رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةٌ تُسَمَّى الْوَسِيْلَةَ وَ هِيَ لِنَبِيٍّ وَ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا فَاِذَا سَاَلْتُمُوْهَا فَاسْاَلُوْهَا لِيْ فَقَالُوْا مَنْ يَسْكُنُ مَعَكَ فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاطِمَةُ وَ بَعْلُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ.

(ابنِ مغازلی الشافعی ص ۲۳۷)

اخرجه الخطيب خوارزم فی مقتل الحسين ٦٦ من طريق ابی بكر ابن مَرْدويه الحافظ ابن كثير دمشقی فی تفسيره ج۳۲۱/۳

(کنز العمال متقی ہندی ۵ / ۹۴)

ہم سے بیان کیا شریک نے ابن اسحاق سے انھوں نے حارث سے انھوں نے علی سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درجہ ہے جس کا نام وسیلہ ہے اور یہ نبی کے لیے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔لہٰذا جب اس کے بارے میں تم سوال کرو تو تمھیں چاہیے کہ مجھ سے سوال کرو انھوں نے دریافت کیا اس میں آپ کے ساتھ کون سکونت اختیار کرے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو انھوں نے فرمایا فاطمہ اور ان کے شوہر اور حسن اور حسین۔

نجات کا پروانہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَمَرَ اللهُ تَعَالٰى جِبْرِيْلَ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَا يَدْخُلُهَا اِلَّا مَنْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام.

(ابنِ مغازلی الشافعی ص ۱۳۱، وراه الخطيب الخوارزمی فی المناقب ۲۵۳، لسان المیزان ۱ /۵۱۔۵۷ و ۴ /۱۱۱، ذخائر العقبیٰ ۷۱، الریاض النضرۃ ۲ / ۱۷۷)

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم دے گا کہ وہ جنت کے دروازے پر بیٹھ جائے۔اس میں کوئی شخص داخل نہ ہو سکے گا مگر وہ جس کے پاس علی ابن ابی طالب کی جانب سے نجات کا

پروانہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلِيٌّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الْحَوْضِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِجَوَازٍ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام۔ (ابن مغازلی الشافعی ص ۱۱۹)

ابن عباس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی علیہ السلام قیامت کے دن حوض (کوثر) پر ہوں گے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک وہ علی بن ابی طالب سے پروانۂ اجازت (پاسپورٹ) لے کر نہیں آئے گا۔

عَنْ قَيْسِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: الْتَقَى ابوبكرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام، فَتَبَسَّمَ أَبُوبَكْرٍ فِي وَجْهِ عَلِيٍّ علیہ السلام فَقَالَ لَهُ مَالَكَ تَبَسَّمْتَ؟

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: لَا يَجُوْزُ أَحَدٌ الصِّرَاطَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ لَهُ عَلِيٌّ نِ الْجَوَازَ.

(راجع الرّیاض النضرۃ ۲/ ۱۷۷، ۲۴۴ الصواعق المحرقۃ ۷۵)

قیس بن حازم سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت علی بن ابی طالب میں ملاقات ہوئی تو ابوبکر علی کو دیکھ کر اُن کے سامنے مسکرائے حضرت علی نے ان سے دریافت کیا آپ کی مسکراہٹ کس وجہ سے ہے؟ تو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی پلِ صراط سے گزر نہیں سکتا جب تک اس کے پاس علی کا تحریری اجازت نامہ نہ ہو۔

دروازہ جنت کی تحریر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُوْلُ مَكْتُوْبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ بِأَلْفَيْ عَامٍ،

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَلِيٌّ أَخُوْهُ.

(مناقب علی بن ابی طالب ابن مغازلی الشافعی المتوفّٰی ۴۸۳ ہجری ص ۹۱)

دیگر حوالے:

الحافظ ابو نعیم فی حلیة الاولیاء ۷/۲۵۶ وعنه العلامة الخطیب فی تاریخة تحت رقم ۳۹۱۹ ج۷ص ۳۸۷ الحافظ الذهبی فی میزان الاعتدال ۲۶۹/۱ بالرقم ۱۰۰۶ وفی ۶/۲، ۷ بالرقم ۲۸۹۰، واخرجه العلامة الحافظ ابن حجر اَلْعَسْقَلَانِیْ فی میزانه ۱/۷ ۴۵ و ۲/ ۸۴۴ و ۴/ ۴۸۱

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا۔ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ وَ عَلِيٌّ اَخُوْهُ.

محمد رسول اللہ ؐ اور علیؑ ان کے بھائی ہیں۔

قَوْلُهٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : نَحْنُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

نَحْنُ بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ. اَنَا وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ ابْنَا اَبِيْ طَالِبٍ وَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ.

(مناقب علی ابن ابی طالب ابن مغازلی الشافعی متوفی ۴۸۳ ہجری ص ۳۸)

(اخرجه الخطیب فی تاریخه ۹/ ۴۳۴، ورواه المحب الطبری فی ذخائر العقبیٰ ۱۵ و ۸۹، والرّیاض النضرة ۲/ ۲۰۹، والسیوطی فی کتابه الحاوی للفتاویٰ ۲/ ۵۷، ورواه شیخنا الصاروق بهذه السند فی امالیه ۲۸۴)

انس بن مالک سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم بنو عبدالمطلب (اولاد عبدالمطلب) جنت والوں کے سردار ہیں۔ میں، علی، جعفر ابوطالب کے دونوں فرزند اور حمزہ بن عبدالمطلب اور حسن وحسین۔

جنت کی نہر اور رجب کا دروازہ

قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ علیہ السلام: رَجَبٌ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضاً

مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فَمَنْ صَامَ یَوْماً مِنْ رَجَبٍ سَقَاهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّهَرِ.

امام ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام نے فرمایا رجب جنت کی ایک نہر ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شریں ہے لہٰذا جو بھی رجب میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تبارک تعالیٰ اس شخص کو اس نہر سے سیراب کرے گا۔

(روضۃ الواعظین ج ۳ ص ۲۶۰)

ہر مہینے میں تین روزے

عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام قَالَ:سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْبُلْهَ، قَالَ: قُلْتُ مَا اَبْلَهَ فَقَالَ: الْعَاقِلُ فِی الْخَیْرِ الْغَافِلُ عَنِ الشَّرِّ الَّذِیْ یَصُوْمُ فِیْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ.

مَسعدہ بن صدقہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے اکثر باشندے "بُلَهُ" ہیں فرمایا کہ میں نے سوال کیا اَبْلَهَ کیا ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ جو اچھے اور بھلے کاموں میں عقل کی بنیاد پر کام انجام دے اور برے کاموں سے غافل رہے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ (جامع احادیث الشیعہ ج ۹ ص ۳۹۵)

اہل جنت کے قائد و سردار

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ قُوَّادُهَا وَ الرُّسُلُ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

قرآن کو اٹھانے والے یعنی اس کی مسلسل تلاوت اور اس پر عمل کرنے والے اہلِ

جنت کے عُرَفاء ہیں۔اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اہلِ جنت کے قائدین ہیں اور مُرسلین اہلِ جنت کے سیّد وسردار ہیں۔ (بحار الانوار ج ۸ ص ۱۹۹)

حور العین کا نغمہ

باب ماجاء فی کلام الحور العین

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ :

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ : اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعاً لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ. يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا.

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ،
وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ،
وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ ،
طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَ كُنَّا لَهُ

(سنن الترمذی ص ۷۲۷۔۷۲۸)

ہم سے بیان کیا ھناد نے اور احمد بن منیع نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابومعاویہ نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے انھوں نے علی علیہ السلام سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں حورالعین کا ایک اجتماع ہوگا جس میں وہ بلند آواز میں یہ پڑھ رہی ہوں گی جسے مخلوقات میں سے کسی نے اس سے پہلے نہ سنا ہوگا۔

ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہم تباہی اور ہلاکت سے دوچار نہ ہوں گی
ہم نرم ونازک ہیں ہمارے لیے کسی قسم کی سختی اور تباہی نہیں
ہم راضی رہنے والیاں ہیں ہم ناراض ہونے والیاں نہیں ہیں
سعادت وتبریک اس کے لیے ہے جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں

جنت میں اولاد

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ عَامِرٍ الاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ:

الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي.

وَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي حَدِيْثِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَلَكِنْ لَا يَشْتَهِي.

ہم سے بیان کیا بندار نے، ہم سے بیان کیا مُعاذ بن ہشام نے، ہم سے بیان کیا اُبی نے عمر احوال سے انھوں نے ابی الصدیق ناجی سے انھوں نے ابی سعید خدری سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اگر جنت میں اولاد کا خواہش مند ہوگا تو اس کا حمل اور وضع حمل اور اس کی عمر سب اس کی خواہش کے مطابق ایک ساعت میں ہو جائے گی۔

محمد نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم نے نبی اکرمؐ کی حدیث کے بارے میں فرمایا کہ اگر مومن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو ایک سَاعَت میں جیسا چاہے گا ویسا ہو جائے گا لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کرے گا۔ (سنن الترمذی ص ۲۷۷، حدیث ۲۵۶۸)

اہلِ جنت کی عمریں

باب ما جاء فی سنّ اهل الجنّة

حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ، مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قَالَ: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ اَبْنَاءَ ثَلاَثِيْنَ اَوْ ثَلاَثٍ وَثَلاَثِيْنَ سَنَةً .

ہم سے بیان کیا ابو ہریرہ نے محمد بن فراس بصری سے، ہم سے بیان کیا ابو داؤد نے ہم سے بیان کیا عمران ابوالعوام نے، قتادہ بن شہر بن حوشب سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن غنم سے معاذ بن جبل سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جانے والے بغیر ڈاڑھی مونچھ کے جنت میں داخل ہوں گے، اور سرمہ لگائے ہوئے ہوں گے ان کی عمریں تیس سال یا ۳۳ سال کی ہوں گی۔ (سُنَن الترمذی ص۲۲۱۷۔۲۲۲، حدیث ۲۵۵۰)

باب ماجاء فی صفة خیل الجَنَّةِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلاً، سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: اِنِ اللهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلاَ تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلاَّ فَعَلْتَ . قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ قَالَ: اِنْ يُدْخِلْكَ اللهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ .

جنت کے گھوڑوں کے بارے میں

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انھوں نے کہا ہم کو خبر دی عاصم نے علی سے، ہم سے بیان کیا مسعودی نے علقمہ بن مَرثد سے انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے انھوں نے اپنے والد سے کہ کسی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ فرمایا کہ یقیناً اللہ تم کو جنت میں داخل کرے گا تو پھر تمھیں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کرا کے لے جایا جائے گا وہ تمھاری مرضی کے مطابق جنت میں

پرواز کرے گا۔ فرمایا کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا جنت میں اونٹ ہوں گے تو کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے وہ نہیں کہا جو اس کے ساتھی سے کہا تھا فرمایا اگر اللہ تمھیں جنت میں لے جائے گا تو اس جنت میں وہ کچھ ہوگا۔ جو تمھارا جی چاہے اور جو تمھاری آنکھوں کو بھائے گا۔ (سنن الترمذی ص ۱۲۷ حدیث ۲۵۴۸)

باب ماجاء صفة اهل الجنّة

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلٰی صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لاَ يَبْصُقُوْنَ فِيهَا وَلاَ يَمْتَخِطُوْنَ وَلاَ يَتَغَوَّطُوْنَ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الاَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، مِنَ الْحُسْنِ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُوْنَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

اہل جنت کی خصوصیت کے بارے میں

ہم سے بیان کیا سوید بن نصر نے ہمیں خبر دی عبداللہ بن المبارک نے ہمیں خبر دی مَعمر نے، انھوں نے ھّمام بن منبّہ سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا اُن کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے وہ نہ تو وہاں لعاب دہن پھینکیں گے نہ ہی اپنی ناک سے آلائش پھینکیں گے اور نہ ہی وہاں پر بول و براز ہوگا، ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی۔ اُن کی انگیٹھیاں اگر کی لکڑیوں سے ہوں گی اور ان کے پسینے سے مشک کی خوش بو آ رہی ہوگی اور اُن میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی ان کی خوب صورتی کی وجہ سے گوشت کے نیچے ان کی پنڈیوں کا گودا نظر آ رہا ہوگا ان میں

آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے دلوں میں کسی قسم کا بغض ہوگا ان کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے وہ صبح وشام اللہ کی تسبیح پڑھتے نظر آئیں گے۔

(سنن الترمذی ص۷۱۹۔۷۲۰، حدیث ۲۵۴۲)

باب ماجاء فی صفۃ جامع اھل الجنّۃ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَ كَذَا مِنَ الْجِمَاعِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوَ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ: يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ.

اہل جنت کے جماع کرنے کی کیفیت

ہم سے بیان کیا محمد بن بشار نے اور محمود بن غیلان نے انھوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابوداوٗد طیالسی نے، عمران بن قطّان سے، انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ جنت میں مومن کو جماع کرنے کی ایسی ایسی قوت عطا کی جائے گی۔ کہا گیا یارسول اللہ کیا وہ طاقت رکھتا ہوگا فرمایا اسے سو افراد کی قوت دی جائے گی۔ (سنن الترمذی ص۷۱۹، حدیث ۲۵۴۱)

جنت کا پہلا گروہ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُ وُجُوهِهِمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ہم سے بیان کیا سفیان بن وکیع نے ،ہم سے بیان کیا اُبی نے ،انھوں نے روایت کی فضیل بن مرزوق سے انھوں نے عطیّہ سے، انھوں نے ابی سعید سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے فرمایا کہ پہلا گروہ جو روز قیامت جنت میں داخل ہوگا تو ان کے چہروں کی ضیاء چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور دوسرا گروہ ایسے چمک رہا ہوگا جیسے آسمان میں کوکب درّی روشن ستارہ چمکتا ہے۔ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی ہر زوجہ پر ستّر حُلّے (قیمتی لباس) ہوں گے جس کے پیچھے سے پنڈلی کے گودے دکھائی دے رہے ہوں گے۔ (سنن الترمذی ص ۷۱۹،حدیث ۲۵۴۰)

اللہ سے فردوس کا سوال کرو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم قَالَ: فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ.

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ہمیں خبر دی یزید بن ہارون نے ہمیں آگاہ کیا ہمّام نے، ہم سے بیان کیا زید بن اسلم نے، عطاء بن سیار سے، انھوں نے عُبادہ بن صَامت سے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین وآسمان کے درمیان ہے اور ان میں فردوس کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں جاری ہوتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے لہٰذا اگر تمھیں اللہ سے طلب کرنا ہو تو اس سے فردوس طلب کرو۔

(سنن الترمذی ص ۷۱۸، حدیث ۲۵۳۶)

جنت تین افراد کی مشتاق ہے

باب مناقب سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ حدیث نمبر ۳۸۰۶ سنن الترمذی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنّت تین افراد کی مشتاق ہے۔

علی، عمّار اور سلمان (سنن ترمذی حدیث ۳۸۰۶)

جنت میں پہلے جانے والے

أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہوکر فرمایا: اے علی آپ پہلے شخص ہیں جو جنت میں جائیں گے۔ (مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۷۷)

علیؑ و نبیؐ کا گھر آمنے سامنے

وَعَنْهُ فِي خَبَرٍ وَمَنْزِلُكَ فِي الْجَنَّةِ حِذَاءَ مَنْزِلِي كَمَنْزِلِ الْأَخَوَيْنِ.

اے علی جنت میں تمھارا مکان میرے گھر کے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے مکان ہوں۔ (مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۷۷)

جنت کے ۷۱ دروازے

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام: إِنَّ لِلْجَنَّةِ إِحْدَى وَسَبْعِينَ بَاباً يَدْخُلُ مِنْ سَبْعِينَ مِنْهَا شِيعَتِي وَأَهْلُ بَيْتِي وَمِنْ بَابٍ وَاحِدٍ سَائِرُ النَّاسِ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جنت کے ۷۱ دروازے ہیں جن میں سے ستر دروازوں سے میرے شیعہ اور میرے اہل بیت داخل ہوں گے اور ایک دروازے سے دوسرے تمام لوگ داخل ہوں گے۔ (مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۷۷)

حضرت علیؑ کے لیے حوروں کی تعداد

النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ خَبَرٍ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ حُوْرَ عَلِيٍّ اَكْثَرَ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ وَ قُصُوْرَ عَلِيٍّ بِعَدَدِ الْبَشَرِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس بن مطلب سے کہا۔ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے علی کی حوروں کو درختوں کے پتوں سے زیادہ دیکھا اور علی کے محلّات کو تعداد بشر کے مطابق پایا۔ (مناقب ابن شہرآشوب ج ۲ ص ۱۷۷)

علی بحکم خدا قَسِيْمُ النَّارِ وَالْجَنَّة

وَ فِيْ رِوَايَةِ غَيْرِهِمَا وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَأْمُرُ اللهُ عَلِيّاً اَنْ يَقْسِمَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.

ان کے علاوہ دوسروں سے روایت ہے مجھ سے ابووائل نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس نے کہا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ علی کو حکم دے گا کہ وہ جنت اور جہنم کے درمیان تقسیم کا کام کریں۔

(مناقب ابن شہرآشوب ج ۲ ص ۱۸۰)

وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ کی تفسیر

وَ رَوَى اَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ نَحْواً مِنْهُ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ وَ فِيْ اَخْبَارِ اَبِيْ رَافِعٍ مِنْ خَمْسَةِ طُرُقٍ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا عَلِيُّ تَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَ شِيْعَتُكَ رِوَاءً مَرْوِيِّيْنَ وَ يَرِدُ عَلَيْكَ عَدُوُّكَ ظِمَاءً مُقْمَحِيْنَ. وَ جَاءَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ (الانسان:۲۱) يَعْنِيْ سَيِّدَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ علیہ السلام وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الرَّبَّ بِمَعْنَى السَّيِّدِ قَوْلُهُ تَعَالٰى اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ (سورہ یوسف ۱۲:۴۲).

احمد نے فضائل میں ابی حرب بن اسود دئلی سے اور ابی رافع کی حدیث سے پانچ طریقوں سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تم حوض (کوثر) پر میرے پاس آؤ گے اور تمھارے شیعہ وہاں سے سیراب ہو کر جائیں گے اور تمھارے دشمن جب وہاں پہنچیں گے تو انھیں پیاسا لوٹنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے قول (وَسَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ) سورۃ الانسان کی تفسیر میں آیا ''کہ ان کا رب انھیں سیراب کرے گا'' یعنی ان کا سردار علی بن ابی طالب اور دلیل یہ ہے کہ اس آیت میں رب سردار کے معنیٰ میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے (اذۡكُرۡنِيۡ عِنۡدَ رَبِّكَ) (سورہ یوسف ۱۲: ۴۲) تم اپنے حاکم اور سردار سے میرا ذکر کرنا۔ (مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۸۵)

علی قَسِيۡمُ النَّارِ

قَالَ عَمۡرُو بۡنُ شِمۡرٍ اجۡتَمَعَ الۡكَلۡبِيُّ وَ الۡاَعۡمَشُ فَقَالَ الۡكَلۡبِيُّ اَيُّ شَيۡءٍ اَشَدُّ مَا سَمِعۡتَ مِنۡ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ علیہ السلام فَحَدَّثَ بِحَدِيۡثِ عَبَايَةَ: اَنَّهُ قَسِيۡمُ النَّارِ فَقَالَ الۡكَلۡبِيُّ وَ عِنۡدِيۡ اَعۡظَمُ مِمَّا عِنۡدَكَ اَعۡطٰى رَسُوۡلُ اللّٰهِ عَلِيًّا كِتَاباً فِيۡهِ اَسۡمَاءُ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ وَ اَسۡمَاءُ اَهۡلِ النَّارِ.

عمرو بن شمر نے کہا کہ کلبی اور اعمش ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو کلبی نے کہا: اے اعمش تم نے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کے بارے میں سب سے زیادہ زبردست کون سی بات سنی ہے تو انھوں نے ایک حدیث عبایہ سنائی کہ وہ جہنّم کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ کلبی نے کہا اور میرے پاس تمھاری بیان کردہ بات سے زیادہ عظیم چیز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو ایک ایسی تحریر عطا کی ہے جس میں جنت میں جانے والوں اور جہنّم میں جانے والوں کے نام ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۸۳)

اصحاب یمین واصحاب شمال کے نام

عَبۡدُ الصَّمَدِ بۡنُ بَشِيۡرٍ عَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام فِيۡ خَبَرٍ طَوِيۡلٍ يَذۡكُرُ فِيۡهِ

حَدِیْثَ الْاِسْرَاءِ ثُمَّ قَالَ: فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی (سورہ النجم ۵۳:۱۰)

قَالَ: دَفَعَ اِلَیْہِ کِتَاباً یَعْنِیْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ اَسْمَاءِ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَ اَصْحَابِ الشِّمَالِ فَاَخَذَ کِتَابَ الْیَمِیْنِ بِیَمِیْنِہٖ وَ نَظَرَ اِلَیْہِ فَاِذَا فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ اَسْمَاءُ آبَاءِھِمْ وَ قَبَائِلِھِمْ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ الْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ آمَنَ بِاللّٰہِ الْاٰیَۃَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا.

فَقَالَ تَعَالٰی قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ: وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ اِلٰی آخِرِ السُّوْرَۃِ کُلَّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ فَعَلْتُ.

عبدالصّمد بن بشیر نے امام صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں روایت کی ہے جس میں وہ معراج کی روایت بیان کرتے ہیں پھر انھوں نے فرمایا: فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی (اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی جو وحی کرنی تھی) امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک تحریر دی گئی جس میں اصحاب یمین اور اصحاب شمال کے اسماء تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب یمین کی کتاب کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا اور اس میں دیکھا تو اس میں جنتیوں کے نام دیکھے اور ان کے باپ دادا اور ان کے قبائل کے نام دیکھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ) رسول ان چیزوں پر ایمان لائے جو ان پر ان کے رب کی جانب سے نازل کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (وَ الْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ آمَنَ بِاللّٰہِ) اور تمام مومنین اللہ پر ایمان لائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا) اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے یہ کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ) اور ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں ہے یہ سورے کے آخری حصے تک کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا کر دیا ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۸۴)

رضوان و مالک کا آنا

الصَّفْوَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ علیہ السلام عَنِ النَّبِيِّ فِي خَبَرٍ طَوِيلٍ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ مَلَكَانِ أَحَدُهُمَا رِضْوَانُ وَ الْآخَرُ مَالِكٌ فَيَصْعَدُ الرِّضْوَانُ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَأَقُولُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ أَيُّهَا الْمَلَكُ الطَّيِّبُ الرِّيحِ الْحَسَنُ الْوَجْهِ الْكَرِيمُ عَلَى مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِلُطْفِهِ أَنْ أُزَخْرِفَ الْجِنَانَ فَزَخْرَفْتُهَا وَ أَنْ أُغْلِقَ أَبْوَابَهَا فَغَلَقْتُهَا وَ أَتَيْتُكَ بِمَفَاتِيحِهَا فَخُذْهَا يَا أَحْمَدُ فَأَقُولُ قَدْ قَبِلْتُ مِنْ رَبِّي فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيَّ أَدْفَعُهُ إِلَى أَخِي عَلِيٍّ فَيَدْفَعُهُ إِلَى عَلِيٍّ.

صفوان اپنی سند سے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرمؐ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ میں اپنی کیفیت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دو فرشتے میرے پاس آئے ان میں سے ایک رضوان تھا اور دوسرا مالک تھا رضوان بلندی پر آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو میں کہوں گا وعلیک السلام اے فرشتے اے پاک و پاکیزہ اے خوشبوؤں کے مالک اے خوب صورت چہرے والے اے صاحب کرم تم کون ہو؟ تو وہ کہے گا میں رضوان خازن جنان ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف سے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جنّتوں کو مزین اور آراستہ کروں تو میں نے اسے آراستہ کر دیا ہے۔ اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس کے دروازوں کو بند کردوں تو میں نے انھیں بند کر دیا اب میں ان دروازوں کی کنجیاں لے کر آیا ہوں اے احمدؐ آپ انھیں قبول فرما لیں تو میں کہوں گا کہ میں نے انھیں اپنے رب کی جانب سے قبول کرلیا تمام تر حمد وثنا صرف اسی کے لیے ہے ان نعمتوں کی بنیاد پر جو اس نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔تم ان کنجیوں کو میرے بھائی علی کے حوالے کردو تو وہ اسے علی کے حوالے کر دیں گے۔

(مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۱۸۴)

جنّت اور لقائے رب

رویتِ باری عزّ اسمہ محال ہے اس لیے کہ وہ جسم و جسمانیات سے عاری ہے نظر آنے کے لیے مادّے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ مادّے کا خالق ہے جب کچھ نہ تھا تو خدا تھا وہ ہر شے سے قبل تھا اور ہر شے اس کے بعد اس کے حکم سے وجود میں آئی ہے اگر خدا دکھائی دیتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب سوال کیا تھا اور ستر آدمیوں کا انتخاب کیا تھا اور انھوں نے خواہش اور فرمائش کی تھی: (لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہۡرَۃً) اے موسیٰ ہم تمھاری بات کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں: (فَاَخَذَتۡکُمُ الصّٰعِقَۃُ وَ اَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ﴿۵۵﴾)(سورۂ بقرہ۲: ۵۵)تو تمھارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی نے تم کو آلیا۔

وَ لَمَّا جَآءَ مُوۡسٰی لِمِیۡقَاتِنَا وَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَ لٰکِنِ انۡظُرۡ اِلَی الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا ۚ (سورۂ اعراف ۷: ۱۴۳)

اور جب موسیٰ ہمارے مقرّر کردہ وقت پر پہنچے اور اُن کے رب نے اُن سے گفتگو کی تو انھوں نے التجا کی میرے پروردگار تو مجھے اپنا جلوہ دکھا کہ میں تیرا دیدار کروں۔

ارشاد ہوا تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے لیکن پہاڑ کی جانب دیکھو اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ

جائے تو البتہ تم مجھے دیکھ سکو گے پس جب اُن کے رب نے پہاڑ پر تجلّی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر گئے اور ان کے ساتھ جن ستر آدمیوں نے فرمائش اور دیکھنے کی خواہش کی تھی وہ مر گئے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ ۡ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ‌ ۚ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۰۳﴾

(سورۃُ الانعام ۶: ۱۰۳)

نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں البتہ وہ نگاہوں کا ادراک کرتا ہے وہ نہایت لطیف و خبیر ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اس کا ظاہری آنکھوں سے دیکھنا محال ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کا دیدار دنیا میں محال ہے لیکن کیا اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اور عرصۂ محشر میں نظر آئے گا اور جنت میں جانے والوں کو اپنا جلوہ دکھائے گا تو اس بارے میں متعدد آیات نشان دہی کرتی ہیں کہ لقائے رب ہوگا اور آنکھیں رب کی طرف دیکھ رہی ہوں گی۔

كَلَّا بَلۡ تُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾ (القیامۃ ۷۵: ۲۰۔ ۲۳)

ہرگز نہیں تم دنیاوی چیزوں سے محبت کرتے ہو۔ اور تم آخرت کو چھوڑ دیتے ہو کچھ چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

لفظ لِقَا کے معنیٰ ہیں ملاقات قرآن کریم کی بہت سی آیات میں لقائے رب کا ذکر ہے۔

قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ (سورۃُ الانعام ۶: ۳۱)

وہ لوگ یقیناً خسارے میں رہے جنھوں نے رب کی ملاقات کو جھٹلایا۔

فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا (سورۃِ کہف ۱۸: ۱۱۰)

پس جو اپنے رب سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾ (سورۂ روم ۳۰:۸)

لیکن لوگوں کی اکثریت اپنے رب سے ملاقات کا انکار کرتی ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾

(سورۂ فصلت۔حٰم السجدہ ۴۱: ۵۴)

جان لو! یہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں شک وشبے میں مبتلا ہیں، آگاہ ہوجاؤ یقیناً وہی ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا

(سورۂ یونس ۱۰:۷)

جولوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیاوی زندگی پر راضی اور مطمئن ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

(سورۂ کہف ۱۸:۱۰۵)

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کی ملاقات کا یقین نہ کیا تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

(سورۂ عنکبوت ۲۹: ۲۳)

اور جن لوگوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہ لوگ میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾

(سورۂ بقرہ ۲:۲۲۳)

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور خوب جان لو کہ ایک دن تمھیں اس سے ملاقات کرنی ہے۔اور (اے نبی) آپ مومنین کو خوش خبری سنا دیں۔

ان آیتوں کی روشنی میں اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ قیامت کے دن، روزحشر اوراس کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی اس پر ایمان رکھنا، یقین رکھنا اور اسے تسلیم کرنا ضروری ہے اور اس کا انکار اعمال کو حبط کر دیتا اور رحمت سے مایوسی کا سبب بنتا ہے۔ ملاقات کی کیا صورت ہوگی اس کی وضاحت ضروری ہے۔ کیا صاحبانِ جنت اپنی آنکھوں سے رب کی زیارت کریں گے، اس کا مشاہدہ کریں گے بالمشافہ اسے دیکھیں گے یا اسے دیکھنے کی کوئی اورصورت ہوگی اللہ تعالیٰ جب محشر میں لوگوں کو جمع کرے گا تو آواز قدرت آئے گی۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ (سورۃ المومن ۴۰: ۱۶)

جس دن وہ نکل کر سامنے آجائیں گے ان کی کوئی بات بھی اللہ سے چھپی ہوئی نہیں ہوگی (دریافت کیا جائے گا) آج کس کی بادشاہت ہے (آواز آئے گی) اللہ کی جو واحد وقہّار ہے۔

ملاقات کا مقصد اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہونا اور موجود ہونا ہے اس کی رحمت اور فیض سے دامن مراد کو بھرنا ہے۔ آنکھوں سے مشاہدہ کرنا محال ہے وہ نور مطلق ہے اور نور مطلق کو دیکھنا ناممکن ہے۔ نظریں ٹھہر نہیں سکتیں، نگاہیں جم نہیں سکتیں جب سورج کو دیکھ کر آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں تو وہ نور خداوندی جو نور مطلق ہے اس کا مشاہدہ اور معاینہ کیسے کر سکتی ہیں۔

جبرئیل امین جب معراج پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تشریف لے گئے تو وادی نور پر جا کر ایک مقام پر رک گئے اور حضور سے فرمایا اب آپ آگے خود بنفس نفیس تشریف لے جائیے میرا آگے جانا ممکن نہیں اس لیے کہ **لودنوتُ انملۃ لَا حْتَرَقْتُ** اگر میں انگلی کی پور کے برابر بھی آگے بڑھا تو جل کر خاکستر ہو جاؤں گا میں اس نور کی تجلّی کو برداشت نہ کر سکوں گا۔ شعراء نے اپنے محبوب کے نور کی وضاحت اس انداز میں کی ہے۔

میرتقی میرؔ فرماتے ہیں:

وہ آئے بزم میں اتنا تو میرؔ نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

غالب فرماتے ہیں:

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

اِرَم کی حقیقت کیا ہے

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ۝ اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ۝ الَّتِىۡ لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِى الۡبِلَادِ۝ (سورۂ الفجر ۶:۸۹-۸)

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رَبّ نے قومِ عاد کے ساتھ کیا کِیًا؟ جو اِرم کہلاتے تھے، ستونوں والے دراز قد۔ اُن جیسے لوگ دنیا میں کہیں پیدا نہیں کیے گئے۔

اِرَمَ: عاد کے شہر کا نام (غیاث اللّغات)

باغ عاد یا اس شہر کا نام جسے شدّاد فرزندِ عاد نے بنایا تھا وہ سب کچھ اس جنت اِرَم میں موجود تھا جب شداد نے اس جنت میں داخل ہونا چاہا تو اسکی روح قبض کر لی گئی اور اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملی۔

اِرَم شداد صنعاء اور حضرموت کے درمیان میں ہے جو پہلے اقلیم میں واقع ہے اور باغ ارم کی پیمائش بارہ فرسخ چوڑی اور بارہ فرسخ لمبی ہے۔ اور اس کی دیوار کی بلندی تین سو ہاتھ تھی۔ (لغت نامۂ دھخدا ج ۲ ص ۱۸۹۲)

زمخشری نے بیان کیا ہے کہ اِرَم اسکندریہ کا ایک شہر ہے۔ اور دوسروں نے یہ کہا ہے ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلھا فی البلاد یمن میں واقع حضرموت اور صنعاء کے درمیان جسے شدّاد بن عاد نے تعمیر کیا تھا روایت کی گی ہے کہ شدّاد بن عاد بہت طاقت وَر تھا جب

اس نے جنت کے بارے میں سُنا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنت میں اپنے اولیاء کے لیے سونے اور چاندی کے محلّات بنا رکھے ہیں اور ایسے کاشانے تعمیر کیے ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں اور کمرے ہیں جن کے اوپر کمرے بنے ہوئے ہیں تو اس نے اپنے بڑے لوگوں سے کہا کہ میں بھی زمین میں جنت جیسا ایک شہر آباد کردوں گا۔ اس نے اِس مقصد کے لیے اپنے نمائندوں اور آمدوخرچ کے منتظم میں سے سو افراد منتخب کر لیے ہر شخص کے ماتحت سو مددگار تھے انھیں حکم دیا کہ یمن کی سرزمین پر ایسا خطّہ ارض تلاش کریں جس کی تربت پاک صاف ہو اور انھیں دولت و سرمایہ فراہم کر دیا اور انھیں نقشہ بنا دیا کہ کس طرح تعمیر کریں اور اس نے اپنے تینوں گورنر غانم بن عُلوان، ضحاک بن عُلوان اور ولید بن ریّان کو لکھا اور انھیں حکم دیا کہ وہ پوری دنیا میں اپنے نمایندوں اور کارندوں کو تحریر کریں کہ زمین میں جتنا سونا چاندی، دُر یاقوت مشک و عنبر، زعفران ہے ان سب کو جمع کریں اور اس کی طرف روانہ کر دیں پھر اُس نے تمام معاونین کی طرف کارندے روانہ کیے جنھوں نے وہاں سے سونے اور چاندی کو نکالا پھر اس نے اپنے تینوں نمایندے سمندر کے غوطہ خوروں کی طرف روانہ کیے انھوں نے سمندروں سے جواہرات نکالے انھوں نے پہاڑوں کی طرح جواہرات جمع کیے اور ان سب کو شدّاد کے پاس لے جایا گیا۔ پھر کان کنوں کو یاقوت، زمرد اور دیگر تمام معادن کی طرف روانہ کیا تو انھوں نے ان سے بہت سی بڑی بڑی چیزیں نکال لیں پھر اس نے حکم دیا کہ سونے کی اینٹیں بنائی جائیں پھر وہ شہر تعمیر کیا گیا اور حکم دیا کہ در، یاقوت، زمرّد اور عقیق سے دیواروں کو ان نگینوں سے جڑا جائے اور کمروں کے اوپر کمرے بنائے جائیں اور ان سب کو زمرّد کے ستونوں پر استوار کیا جائے جواہرات اور یاقوت سے پھر اس شہر کے نیچے وادی بنائی جائے اور چالیس فرسخ زمین کے نیچے بہت بڑی نہر کی مانند جاری کی جائے پھر حکم دیا تو اس وادی میں ان راستوں اور شاہراہوں اور گلیوں پر بازار بنائے گئے جن میں صاف پانی جاری کیا جائے اور اس نے

نہر کے دونوں کناروں اور بازاروں کے لیے حکم دیا کہ درخت لگائے جائیں انھیں سرخ سونے سے وارنش کر دیا گیا اور انواع واقسام کے جواہرات سرخ پیلے اور سبز رنگوں والے اس کے سنگریزے بنا دیے گئے اور نہر و بازار کے کنارے درخت لگا دیے گئے جو سونے کے تھے اور ان میں پھل آویزاں تھے اور اُن کے پھل یاقوت اور جواہرات کے تھے اور شہر کی لمبائی اور چوڑائی ۱۲ بارہ فرسخ تھی اور اس کی چار دیواری بلند اور ابھری ہوئی تھی اور اس میں تین لاکھ محلّات تعمیر کیے گئے تھے جن کے ظاہر و باطن کو جواہرات سے مطلّا کیا گیا تھا پھر اسنے اپنے لیے شہر کے بیچوں بیچ اس نہر کے کنارے ایک نہایت بلند و بالا محل تعمیر کرایا جو تمام محلات کی طرف کھلتا تھا۔ اور اس کا دروازہ وادی کی جانب ایک وسیع مقام پر رکھا گیا اور اس کے دونوں پاٹ سونے کے تھے جن پر انواع واقسام کے جواہرات جڑے ہوئے تھے اور اس نے حکم دیا کہ مشک و زعفران کی گولیاں بنائی جائیں اور اُن راستوں اور شاہراہوں پر ڈال دی جائیں اور پورے شہر میں ان گھروں کی بلندی تین سو ہاتھ کی ہوا میں ہو اور سور البلد شہر کی چار دیواری تین سو ہاتھ بلند اور اونچی ہو اور اس کا بیرونی حصہ اور اندرونی حصہ انواع واقسام کے جواہرات اور قسم قسم کے یاقوت سے مُرصّع ہو۔

ضمیمہ

آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی سے یہ بات ثابت ہے کہ جنت وجہنّم کی تخلیق ہو چکی ہے اور اس کا وجود ہے، یہ نہیں معلوم کہ محّل وقوع کیا ہے اور وہ کہاں پر پائی جاتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی شریک حیات حوّا کو پیدا کیا تو فرمایا:

وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ (سورۃ الاعراف ۷:۱۹)

اور اے آدم تم اور تمھاری زوجہ دونوں جنت میں رہو، جہاں جس چیز کا تمھارا جی چاہے کھاؤ، لیکن خبردار اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ جنت ارضی تھی یا جنت سمادی لیکن یہ بات ثابت ہے کہ بلندی پر تھی جبھی تو ارشاد فرمایا:

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (سورۃ الاعراف ۷:۲۴)

کہ اتر جاؤ تم سب ایک دوسرے کے دشمن ہو تمھارے لیے زمین میں جائے قرار ہے اور ایک خاص مدّت تک کے لیے سامانِ زیست مہیّا ہے۔

اس آیت سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ کسی بلند جگہ سے آدم، حوّا اور ابلیس کو زمین پر اتارا گیا اور وہ ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔

جہنّم کا وجود بھی ثابت ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے بطور مثال سمجھایا گیا ہے اور جنتی لوگ یہ سوال جہنّم میں جانے والے سے کر رہے ہیں۔

اِلَّآ اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ ﴿۳۹﴾ فِیۡ جَنّٰتٍ ۟ؕ یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ کُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ کُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الۡیَقِیۡنُ ﴿۴۷﴾ (سورۂ المدثر ۷۴:۳۹۔۴۷)

سوائے اصحاب یمین کے جو جنتوں میں (ہوں گے) وہ پوچھ رہے ہوں گے مجرموں سے۔ تم سقر (جہنّم) میں کس طرح پہنچے؟ تو وہ جواب دیں گے، ہم نماز گزاروں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور اہل باطل کے ساتھ مل کر ہم بھی بیہودہ باتیں کیا کرتے تھے اور ہم روز جزا کو بھی جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔

امام رضا علیہ السّلام سے سوال کیا گیا۔

حدیث ۶۸ محمد بن عیسی القمی نے کہا:

اَخۡبِرۡنِیۡ عَنِ الۡجَنَّةِ خُلِقَتۡ بَعۡدُ فَاِنِّیۡ اَزۡعُمُ اَنَّهَا لَمۡ تُخۡلَقۡ قَالَ کَذَبَ فَاَیۡنَ جَنَّةُ اٰدَمَ.

مولا یہ فرمائیے کہ کیا جنت بعد میں پیدا ہوگی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی وہ پیدا نہیں ہوئی تو امام علیہ السلام نے فرمایا یہ جھوٹ ہے یہ بتاؤ آدم کی جنت کہاں گئی؟

(بحارالانوار جلد ۸ ص ۱۴۶)

حدیث ۶۹ ابنِ سنان سے مروی ہے انہوں نے کہا:

قُلۡتُ لِاَبِی الۡحَسَنِ علیہ السلام: اِنَّ یُوۡنُسَ یَقُوۡلُ اِنَّ الۡجَنَّةَ وَ النَّارَ لَمۡ یُخۡلَقَا

قَالَ فَقَالَ مَا لَهُ لَعَنَهُ اللهُ فَأَيْنَ جَنَّةُ آدَمَ.

میں نے امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یونس کا یہ خیال ہے کہ جنت وجہنّم ابھی پیدا نہیں ہوئی تو امام علیہ السلام نے فرمایا اسے کیا ہو گیا ہے اس پر لعنت ہو؟ بتاؤ تو سہی جنت آدم کہاں گئی۔ (بحارالانوار ج ۸ ص ۱۴۶)

ان کے علاوہ۔

۱۔ رضوان جنت کا امام حسن وحسین کے لیے حلّہ ہائے جنت کا لے کر آنا۔

۲۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کی کنیز حضرت فضّہ کے لیے جنت سے کھانوں کا آنا۔

۳۔ حضرت علی علیہ السلام کا قسیم الجنۃ والنار ہونا۔

۴۔ امام حسنؑ وحسینؑ کا جوانان جنت کا سردار ہونا۔

۵۔ اور حضرت فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیہا کا سیدۃ نساء اہل جنۃ ہونا ثابت کرتا ہے کہ جنت کا وجود ہے اور وہ موجود ہے۔